بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاک خونبار

(ترجمہ: تربۃ الحسین و تحولھا الی دم عبیط یوم عاشوراء)

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین السید علی الشہر ستانی دام ظلہ

ترجمہ

ناظم علی خیرآبادی

جامعۂ حیدریہ مدینۃ العلوم خیرآباد مئو

ناشر

المؤمل کلچرل فاؤنڈیشن، لکھنؤ

جملہ حقوق محفوظ بحق ناشر

نام کتاب : خاک خونبار

مؤلف : حجۃ الاسلام والمسلمین السید علی الشہر ستانی دام ظلہ

اصل کتاب : تربۃ الحسین و تحولھا الی دم عبیط یوم عاشوراء

ترجمہ : ناظم علی خیرآبادی

ای بک : مولانا صادق عباس فاضل قم

ای میل : aalulbayt@gmail.com

کمپوزنگ : آئیڈیل کمپیوٹرس پوائنٹ، چوک، لکھنؤ (09935025599)

ناشر : **المؤمل** کلچرل فاؤنڈیشن، سرفراز گنج، لکھنؤ (0522-2405646)

نوٹ: کتاب کے سبھی مطالب کو حوالے کے ساتھ نقل کر سکتے ہیں

ملنے کے پتے

۱۔ **المؤمل** کلچرل فاؤنڈیشن، سرفراز گنج، لکھنؤ (0522-2405646)

۲۔ **المؤمل** کلچرل فاؤنڈیشن، شعبہ ممبئی (09969408014)

۳۔ ادارۂ اصلاح، مسجد دیوان ناصر علی، مرتضیٰ حسین روڈ، لکھنؤ (0522-2261954)

۴۔ الہادی بک ایجنسی، دہلی-94 (09540492867)

۵۔ عباس بک ایجنسی، درگاہ حضرت عباس، لکھنؤ

۶۔ صحیفہ بک سینٹر، خواجہ ٹاور، وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ (9415152648)

www.eBooksApp.com

Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it

موسسۃ آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان

IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

عرض مترجم

برادر عزیز ومحترم حجۃ الاسلام والمسلمین جناب احتشام الحسن صاحب موسس 'موسسہ المول الثقافیہ' لکھنؤ نے یہ گرانقدر کتاب مجھے عطا کی، کتاب کو سفر عراق وایران کے درمیان پڑھا یہ سفر جشن ولادت باسعادت امام حسینؑ، جناب عباسؑ وامام زین العابدینؑ کے سلسلہ میں منعقدہ پنج روزہ پروگرام میں شرکت کی غرض سے ہوا تھا۔ مولانا نے اسی سفر میں یہ کتاب مجھے دی، میں نے اسے اِدھر اُدھر سے پڑھا بہت پسند آئی تو ایک ایک لفظ پڑھ ڈالا اور طے کرلیا کہ اس کا اردو زبان میں ترجمہ کروں گا تا کہ اس روحانی عظیم سفر کی یادگار بھی رہے، اس دوران کتاب کے مولف حجۃ الاسلام والمسلمین آقائی السید علی شہرستانی سے بھی شرف نیاز حاصل ہوا، علم وعمل کا یہ کوہ گراں، اخلاق حسنہ کا بہترین نمونہ تھے ملاقات کے ضمن میں اس کتاب اور ترجمہ کا تذکرہ بھی کیا، مولانا موصوف نے دعائیں بھی دیں۔

میں نے ترجمہ کا کام کربلاء معلّٰی میں قیام کے دوران شروع کیا تھا تقریباً بیس صفحات کے ترجمے کر چکا تھا کہ واپسی کا پروگرام بن گیا اور ایران ہوتا ہوا وطن واپس آ گیا، اس کے بعد دوسری مصروفیات شروع ہوگئیں اور کام رک گیا لیکن ماہ مبارک رمضان میں اپنی عادت کے مطابق اس ترجمہ کو مکمل کرنے کا عزم بالجزم کرلیا اور الحمدللہ پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔

تربت امام حسینؑ کا خون میں تبدیل ہونا کوئی نیا موضوع نہیں ہے جیسا کہ مولف محترم کی واقعات وروایات جمع آوری اور تالیف سے ظاہر ہوتا ہے لیکن جس انداز سے اسے

موضوع بنایا گیا ہے اور اس سے جو نتائج شواہد کی روشنی میں حاصل کئے گئے ہیں اس نے موضوع میں جدت اور کشش پیدا کردی ہے۔

مولف محترم نے خلاصۂ بحث اور نتیجہ گفتار کے طور پر جو تحریر فرمایا ہے وہ ان کی علمی بلندی اور تحقیقی گہرائی اور گیرائی کا ثبوت فراہم کرتی ہے۔

درحقیقت پتھروں کے نیچے خون تازہ کا پایا جانا یہ امامؑ وقت اور وصی مرسل اعظمؐ کی شہادت کی ایک علامت ہے ایسا واقعہ جناب ہارون وصی جناب موسیٰؑ اور یوشع بن نون کے قتل اور جناب عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے موقع پر بھی پیش آیا۔ چنانچہ حضرت آیۃ اللہ سید محمد حسین تہرانی کی کتاب معادشناسی میں یہ واقعہ ملتا ہے یہ کتاب دس جلدوں پر مشتمل ہے اس کی تلخیص حجۃ الاسلام والمسلمین شیخ مہدی شمس الدین نے درسنامہائے عبرت انگیز کے نام سے کی ہے اس کتاب کے ص ۱۴۲، پر یہ واقعہ درج ہے۔

استبصار میں شیخ طوسیؒ اپنی سند کے ساتھ ابوبصیر سے اور وہ امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ امامؑ نے فرمایا کہ ہشام بن عبدالملک نے میرے والد سے پوچھا کہ مجھے یہ بتائیے کہ جس شب حضرت علیؑ کو شہید کیا گیا تو جو لوگ حضرت علیؑ کے شہر سے دور رہتے تھے انھیں کس طرح ان کی شہادت کی خبر ملی، حضرت علیؑ کی شہادت کی علامت لوگوں کے لئے کیا تھی، کیا کوئی علامت تھی؟

میرے والد بزرگوار نے ہشام سے فرمایا کہ جس شب حضرت علیؑ کی شہادت ہوئی تو جو پتھر بھی روئے زمین سے اٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے خون تازہ پایا جاتا تھا یہاں تک صبح صادق کا وقت ظاہر ہوا یہی حال اس وقت بھی تھا جس رات ہارون برادر جناب موسیٰ کی رحلت ہوئی اور یوشع بن نون قتل کئے گئے اور جس شب میں جناب عیسیٰ بن مریم آسمان پر لے جائے

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسۃ آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامک
IslamicMobility.com

گئے اور اس دن کی رات میں جب امام حسینؑ کو شہید کیا گیا۔ (۴/ ۱۹۱ بحوالہ نقل از بحارالانوار، ج۹ ص ۶۷۷)

ترجمہ کرنے میں الفاظ اور جملوں کے ترجمہ کی پابندی کے بجائے مفہوم اور مطلب کو پیش کرنے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے، بعض مقامات پر مطلب کے حل کرنے میں دشواری بھی ہوئی ہے اس لئے کوتاہی بہرحال ثابت ہے اور غلطی بھی ہوسکتی ہے۔

علماء کرام اور قارئین باعلم و ہوش سے مودبانہ التماس ہے کہ کوتاہیوں کی جانب متوجہ فرمائیں گے تاکہ ان کی اصلاح کی جاسکے۔

مولا! مجھ گناہ گار کی یہ حقیر ترین خدمت اگر آپ کی بارگاہ عصمت وطہارت میں کسی قابل ہو تو اسے شرف قبولیت سے نواز دیجئے اور حقیر کی خطاؤں کو درگزر فرمایئے۔ زیادہ سے زیادہ خدمت دین اسلام اور تعلیم وتبلیغ مذہب حق کا حوصلہ عطا فرمایئے اور مجھ سراپا تقصیر کو وہ قوت عطا فرمادیجئے کہ زندگی کی آخری سانس تک دین کی خدمت میں بسر ہو۔

وماتوفیقی الا باللہ والیہ انیب

ناظم علی خیرآبادی

جامعۂ حیدریہ مدینۃ العلوم

خیرآباد ضلع مئو

محرم الحرام ۱۴۳۴ھ میں ائمہ معصومین کی پاکیزہ قبروں کی زیارت سے عراق کا سفر کیا، روز عاشورہ جب حرم امام حسینؑ میں داخل ہوا تو اکثر میرے شناسا لوگوں نے مجھ سے بعض خبررساں وسائل کے توسط سے منقول اس امر کی صحت کے بارے میں سوال کیا کہ تربت حسینی جو کربلاء معلّٰی کے میوزیم میں موجود ہے وہ سرخ رنگ میں تبدیل ہوجاتی ہے؟

میں نے ان لوگوں کو جواب تو دے دیا کہ مجھے اس خبر کی اطلاع نہیں ہے جب کہ میں امام حسینؑ کی کرامت اور مسلمانوں کے عقائد کی ترسیخ کی بنا پر اس طرح کے امور کو بعید اور تعجب خیز نہیں سمجھتا ہوں کیونکہ امام حسینؑ خداوند عالم کی آیتوں میں سے ایک عظیم آیت ہیں ان کی تعظیم ان شعائر الٰہیہ میں سے ہے جن کی جانب خدا نے دعوت دی اور تعظیم کا حکم دیا ہے، امامؑ کی عزت وحرمت رسول اکرمؐ اور انبیاء ومرسلین کی حرمت کی طرح ہے۔

چونکہ امامؑ کی حرمت کعبہ، مدینہ، شب قدر اور ماہ رمضان کی طرح ہے اور ان کی تربت ناقۂ جناب صالح، قمیص جناب یوسف، تابوت بنی اسرائیل، عصاء جناب موسیٰ سے کم نہیں ہے بلکہ امام حسینؑ کی حرمت اور ان کے شعائر ان مذکورہ شعائر اور حرمات سے کہیں زیادہ عظیم ہیں یہ احادیث اہل بیت طاہرینؑ میں بیان ہوا ہے۔ مزید یہ کہ جب لوگوں نے جناب صالح کے ناقہ کو ذبح کیا (تو خداوند عالم غضبناک ہوا) ارشاد قرآنی ہے: "**فکذّبوہ فعقروھا فدمدم علیھم ربھم بذنبھم فسوّاھا**" ان لوگوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اس کی (ناقہ کی) کونچیں کاٹ ڈالیں تو خدا نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کیا پھر ہلاک کرکے برابر کردیا۔

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسۃ آل البیت علیھم السلام
لاھور پاکستان
IslamicMobility
اسلامک
IslamicMobility.com

تو کیونکر خداوند عالم غضبناک نہیں ہوگا ایسے شخص پر جس نے امام حسینؑ کے شیر خوار فرزند کو ذبح اور کیونکر خدا اس شخص کو نہیں بخشے گا جس نے امام حسینؑ سے محبت کی اور دنیا میں ان کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

لہٰذا ان ذوات مقدسہ، اماکن مشرفہ اور مہینوں کی تعظیم ان شعائر اور حرمات میں سے ہے جن کا حکم پروردگار عالم نے ہمیں دیا ہے۔

ذالک و من یعظم شعائر اللّٰہ فانھا من تقوی القلوب۔(۱)

جس شخص نے خدا کی نشانیوں کی تعظیم کی تو کچھ شک نہیں کہ یہ بھی دلوں کی پاکیزگی سے حاصل ہوتی ہے۔

اور دوسری آیت میں ارشاد خداوندی ہے:

ذالک من یعظّم حرمات اللّٰہ فھو خیر لہ عند ربہ۔(۲)

جو شخص خدا کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے گا تو یہ اس کے پروردگار کے یہاں اس کے حق میں بہتر ہے۔

روز عاشورہ اور سال کے دوسرے دنوں میں امام حسینؑ کے لئے کرامت کا ظہور بعید نہیں ہے اور یہ تاکید کے ساتھ بیان بھی ہے کہ تربت حسینؑ کے سرخ ہونے کی خبریں شہادت امامؑ کے بعد کتب تاریخ اور حدیث میں ثابت اور متواتر ہیں یہ کوئی ایجاد کیا ہوا امر نہیں ہے جس کا خیال بعض بے بصیرت لوگوں کو ہوتا ہے، جبرئیل امین کی پہلی ذات ہے جس نے

(۱) الحج:۳۲

(۲) الحج:۳۰

صادق و امین محمدؐ بن عبد اللہ کو ان کے لخت جگر امام حسینؑ کی شہادت کی خبر دی، یہ امام حسینؑ کے کربلا میں شہید ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ جبرئیل نے پیغمبرؐ کو وہ پاکیزہ زمین و مٹی دکھائی اس میں سے ام سلمہ نے کچھ مٹی لی اور اسے اپنی چادر میں باندھ لیا۔(۱)

جیسا کہ بارش اور دریاؤں پر موکل ملک نے رسول اکرمؐ کو اس کی خبر دی اس کی نصوص سے بعد میں باخبر ہوں گے۔

تمام احادیث اخبار اور امور اس کی تاکید اور تنبیہ کے لئے ہیں کہ وہ مصیبت عظیم تھی جو اسلام اور مسلمانوں پر وارد ہوئی یہ خبریں صرف اس واقعہ فاجعہ کے لئے خبر نہیں ہیں اگر وہ صرف خبر ہوتیں تو ایک مرتبہ خبر دینے سے مقصد حاصل ہو جاتا ملائکہ کے گروہ کی جانب سے بار بار اس کے تکرار کی کوئی ضرورت نہ ہوتی، یہ امام حسینؑ کی تعظیم کے پیش نظر ہے اور اسے عظیم قرار دینے کے لئے ہے جو امامؑ اور ان کے بعد امت پر وارد ہوئے اور رسول اکرمؐ نے جناب ام سلمہ سے فرمایا: اے ام سلمہ جب یہ تربت خون میں تبدیل ہو جائے تو سمجھ لینا کہ میرا فرزند قتل کر دیا گیا۔(۲)

اسی طرح امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی ذات دوسری ہے جنھیں معلوم تھا کہ ان کے فرزند پر کون سی مصیبت آنے والی ہے امام علیؑ صفین جاتے ہوئے سرزمین کربلا سے گزرے آپؑ نے اس میں سے تھوڑی مٹی لے کر سونگھا اور اسے پہچان لیا۔(۳)

(۱) مسند احمد ۳:۲۴۲ / ۱۳۵۶۳، مسند ابو یعلی ۶:۱۲۹ / ۳۴۰۲، مجمع الزوائد ۹:۱۸۷

(۲) المعجم الکبیر طبرانی ۳:۱۰۸ / ۲۸۱۷، مجمع الزوائد ۹:۱۸۹، طرح التثریب عراقی ۳:۱۰۸

(۳) المعجم الکبیر ۳:۱۱۱ / ۲۸۲۵، مجمع الزوائد ۹:۱۹۱

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
IslamicMobility.com

اس بارے میں متواتر خبریں موجود ہیں کہ آسمان امام حسینؑ کی شہادت کے وقت اوراس کے بعد سرخ ہوگیا اور ہر پتھر اور ڈھیلے کے نیچے جما ہوا خون پایا گیا خاص طور پر شام اور بیت المقدس میں اس کی روایت مختلف طریقوں سے کی گئی ہے اس روایت میں بصرہ، کوفہ، واسط، مصر اور مدینہ کے رجال ہیں اس واقعہ کی ایک بار تکرار یا کئی مرتبہ تکرار قابل تعجب نہیں ہے اس حکمت ومصلحت کی بنا پر جس کو خداوند عالم جانتا ہے۔

یہ امر امام حسینؑ بن علیؑ کے لئے کیونکر نہیں ہوگا جب کہ وہ رسولؐ کے نواسے اور اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں؟ اور انھیں اس طرح بے رحمی اور ظلم سے قتل کیا گیا کہ انسانیت کی پیشانی عرق آلود ہے، جب کہ رسول اکرمؐ کی متواتر حدیث امام حسینؑ اور ان کے بھائی امام حسنؑ کے لئے اس انداز میں موجود ہے:

"الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة"۔[(۱)] حسنؑ وحسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ **"حسین منّی وانا من حسین احبّ اللّٰہ من احب حسینا"**[(۲)] حسینؑ مجھ سے اور میں حسینؑ سے ہوں خدا اسے دوست رکھے جو حسینؑ کو دوست رکھے۔

"حسین سبط من الاسباط" حسین نواسہ رسول ہیں۔

جوانان جنت کی سرداری ایک ایسا مقدس عنوان ہے جو امام حسینؑ کی منزلت کا خدا کے نزدیک دنیا وآخرت میں پتہ دیتا ہے۔

(۱)الاحادیث المختارہ۱:۹۹، المستدرک علی الصحیحین ۳:۱۸۲/ ۴۷۷۸ اس پر حاکم نے یہ کہہ کر حاشیہ لگایا ہے کہ یہ حدیث کثیر وجھوں سے صحیح ہے مجھے تعجب ہے کہ صحیحین نے اسے نہیں لکھا، ۳:۴۲۹/ ۵۶۳۰

(۲)البخاری فی الادب المفرد: ۱۳۳/ ۳۶۴، ترمذی فی سننہ ۵:۶۵۸/ ۳۷۷۵، سنن ابن ماجہ ۱:۵۱/ ۱۴۴، معجم کبیر طبرانی ۳:۳۳/ ۲۵۸۹، مصنف ابن ابی شیبہ ۶:۳۸۰/ ۳۲۱۹۶، مسند احمد ۴:۱۷۲

تو امام حسین کی حرمت کا تحفظ نہ کرنا اور ہتک حرمت کرنا تمام حرمات کی ہتک کرنا ہے کیونکہ رسول اکرمؐ نے تاکید کے ساتھ ان کی نصرت کو لازم قرار دے دیا اور خداوند عالم کا ارشاد ہے: **"اِلّاتنصروہ فقد نصرہ اللّٰہ"**۔[(۱)]

اگر تم اس رسول کی مدد نہیں کروگے تو کچھ پروا نہیں خدا مددگار ہے۔ تو امامؑ زندہ ہیں انھیں موت نہیں آئی کیونکہ خدا ان کا حافظ وناصر ہے۔

مصباح کفعمی میں امام صادق علیہ السلام سے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے بارے میں وارد ہوا ہے:

اشهد انک قتلتَ ولم تمت بل برجاء حیاتک حییت
قلوب شیعتک وبضیاء نورک اهتدی الطالبون الیک[(۲)]

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کو قتل کیا گیا لیکن آپ کو موت نہیں آئی بلکہ آپ کی حیات کی امید میں آپ کے شیعوں کے قلوب زندہ ہیں اور آپ کے نور کی ضیاء سے ہدایت حاصل کرتے ہیں۔

عائشہ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ کے بارے میں کہ انھوں نے اپنے لئے کسی چیز کا انتقام نہیں لیا یہاں تک کہ جب حرمات الٰہی کو برباد کیا گیا تو خدا کے لئے انتقام لیا۔[(۳)]

(۱)توبہ:۴۰

(۲)مصباح کفعمی:۴۹۹، بحارالانوار ۹۸:۳۴۲/ ۲

(۳)صحیح بخاری ۴:۱۱۹/ ۶۴۰۴

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاهور پاکستان
IslamicMobility
IslamicMobility.com

انس بن حارث نے روایت کی ہے پیغمبرؐ کے قول کی آپؐ نے فرمایا:

ان ابنی ذا یعنی الحسین یقتل بارض یقال لھا کربلا، فمن شھد ذلک فلینصرہ۔(۱)

میرا یہ فرزند حسین سرزمین کربلا پر قتل کیا جائے گا تو جو شخص حاضر وموجود ہوا سے ان کی نصرت کرنا چاہئے۔

ابوھریرہ کی روایت ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: "**من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب**"(۲) جس نے میرے دوست (ولی) سے عداوت کی تو میں نے اس کو جنگ کی اس سے اجازت دی۔

نیز رسول اکرمؐ نے اہلبیتؑ کے بارے میں فرمایا: "**انا حرب لما حاربکم وسلم لمن سالمکم**"(۳) جس سے تمہاری جنگ اس سے میری جنگ جس سے تمہاری صلح اس سے میری صلح۔

اس لئے حسینؑ بن علیؑ کی حرمت خداوندعالم کی بارگاہ میں ثابت ہے کیونکہ وہ خداوندعالم کے اس ارشاد کی کامل مثال ہیں:

"**ان اللّٰہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنة**

(۱) خصائص الکبریٰ سیوطی ۲: ۲۱۴، اصابہ ۱: ۱۲۱/ ۲۶۶، تاریخ دمشق ۱۴: ۲۲۴

(۲) صحیح بخاری ۵: ۲۳۸۴

(۳) مسند احمد ۲: ۴۴۲/ ۹۶۹۶، المعجم الکبیر ۳: ۴۰/ ۲۶۲۱، سنن ترمذی ۵: ۶۹۹/ ۳۸۷۰، مصنف ابن ابی شیبہ ۶: ۳۷۸/ ۳۲۱۸۱

یقاتلون فی سبیل اللّٰہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التوراة والانجیل

والقرآن ومن اوفی بعھدہ من اللّٰہ فاستبشروا ببیعکم الذین بایعتم بہ وذلک ھو الفوز العظیم۔"(۱)

اس میں تو شک نہیں ہے کہ خدا نے مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس بات پر خرید لئے ہیں کہ ان کی قیمت ان کے لئے بہشت ہے اسی وجہ سے یہ لوگ خدا کی راہ میں لڑتے ہیں تو کفار کو مارتے ہیں اور خود بھی مارے جاتے ہیں یہ پکا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا خدا پر لازم ہے اور ایسا پکا عہد ہے کہ توریت، انجیل اور قرآن سب میں لکھا ہوا ہے اور اپنے عہد کا پورا کرنے والا خدا سے بڑھ کر کون ہوگا تو تم اپنی خرید وفروخت پر جو خدا سے کی ہے بشارت لو یہ بڑی کامیابی ہے۔

اس آیت کا مصداق نہ کوئی نبی ہے نہ وصی جس نے قتال کیا ہو اور قتل ہو گیا ہو سوائے امام حسینؑ کے اسی طرح امامؑ خداوندعالم کے فرمان "**وفدیناہ بذبح عظیم**"(۲) کے بھی مکمل مصداق ہیں تو بلاشبہ وہ اس دنبہ سے کئی گنا زیادہ عظیم ہیں جو جناب ابراہیمؑ کے لئے جنت سے آیا کیونکہ امامؑ ابراہیم خلیلؑ خدا کی نسل میں اور سید المرسلینؐ محمد بن عبداللہ کی اولاد میں ہیں یہی معنی امام رضاؑ کی خبر میں بیان ہوئے ہیں۔(۳)

اسی طرح امامؑ پیراہن یوسف، ناقہ صالح، عصاء موسیٰ وغیرہ آیات الٰہیہ سے عظیم ہیں جو بشریت کی تاریخ میں انسانوں کے لئے ظاہر ہوئیں۔

(۱) توبہ ۱۱۱

(۲) الصافات ۱۰۷

(۳) عیون اخبار الرضا صدوق ۲: ۱۸۷ باب ۱۷ الحدیث ۱

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer, let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیھم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامک
IslamicMobility.com

اس بنا پر خداوند عالم نے امام حسینؑ کے نفس کو عالم ذر میں خرید لیا اور اس کے بدلہ میں ان کی تربت میں شفاء، ان کی ذریت میں امام، ان کے قبہ کے نیچے دعا کو مستجاب قرار دیا ہے۔ اس سے بھی بلند تر امر یہ ہے کہ حضرت علیؑ نے اصحاب امام حسینؑ کو روز قیامت شہداء کا سردار شمار کیا ہے اور ان کی تعریف اس طرح کی ہے کہ سوائے شہداء بدر کے کوئی شہید ان کے مثل نہیں ہے۔ (۱)

شیخ صدوقؒ نے اکمال الدین میں اصبغ بن نباتہ کی روایت بیان کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ ایک روز امیر المومنین حضرت علیؑ ہمارے پاس آئے آپ کا ہاتھ آپ کے فرزند حسنؑ کے ہاتھ میں تھا اور وہ کہہ رہے ہے کہ ایک روز رسول اکرمؐ ہمارے پاس آئے اور میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں اسی طرح تھا اور وہ فرما رہے تھے میرے بعد بہترین مخلوق کے سردار میرے یہ بھائی ہیں یہ تمام مسلمانوں کے امام ہیں، میری وفات کے بعد ہر مومن کے مولا ہیں آگاہ ہو میں کہہ رہا ہوں بہترین مخلوق میرے بعد اور ان کا سردار میرا یہ فرزند ہے یہ تمام مومنین کے امام اور میری وفات کے بعد سارے مومنین کے مولیٰ ہیں۔ آگاہ ہو میرے بعد ان پر اس طرح ظلم کیا

(۱) ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور طبرانی نے معجم میں شیبان بن محزم سے نقل کیا ہے یہ عثمانی تھا۔ اس کا بیان ہے کہ میں حضرت علیؑ کے ہمراہ تھا کہ کربلا پہنچے آپ نے فرمایا کہ اس جگہ ایسے شہداء کو قتل کیا جائے گا جن کے مثل شہداء نہیں ہیں سوائے شہدائے بدر کے۔۔۔۔ تو میں نے بعض جھوٹی باتیں کہیں۔۔۔۔۔ جب امام حسینؑ کو قتل کیا گیا تو میں اپنے اصحاب کے ساتھ گیا زبیر نے دیکھا کہ حسینؑ ابن علیؑ کا جسم اس جگہ ہے اور ان کے اصحاب............ گرد ہیں۔

تاریخ دمشق ۱۴: ۲۲۲، المعجم الکبیر ۳: ۱۱۱/ ۲۸۲۶، مجمع الزوائد ۹: ۱۹۱

جائے گا جیسے رسول اللہ کے بعد مجھ پر ظلم کیا گیا۔ حسنؑ کے بعد بہترین مخلوق اور ان کے سردار حسنؑ کے بھائی حسینؑ ہیں جنھیں سرزمین کربلاء پر قتل کیا جائے گا آگاہ ہو وہ اور ان کے اصحاب

شہداء کے سردار ہیں روز قیامت۔ (۱)

جیسا کہ کلینی نے یونس کناسی سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے بعض زیارات مطلقہ میں فرمایا: ”انتم سادة الشهداء فی الدنيا والآخرة وانتم السابقون والمهاجرون والانصار“ (۲) تم دنیا اور آخرت میں شہداء کے سردار ہو تم سابق، مہاجر اور انصار میں ہو۔

اور دوسری زیارت میں حسن بن عطیہ سے روایت ہے کہ امام صادقؑ نے زیارت میں کہا:

”السلام عليكم ايها الشهداء انتم لنا فرط ونحن لكم تبع ابشروا بموعد الله الذی لا خلف له الله مدرک لکم وترکم ومدرک لكم فی الارض عدوه انتم سادة الشهداء فی الدنيا والآخرة۔“ (۳)

تم پر سلام ہے شہداء تم آگے آگے ہو ہم تمہارے پیچھے تمہیں اس خدا کے وعدہ کی بشارت ہو جس کے یہاں وعدہ خلافی نہیں ہے۔۔۔۔۔ تم شہداء کے سردار ہو دنیا و آخرت میں جب یہ مرتبہ ان شہداء کا ہے جو امام حسینؑ کے ساتھ تھے تو کیسے نہیں ممکن ہے کہ امام حسینؑ کی تربت سرخ ہو جائے؟ یہ ایک حقیقت ہے امامؑ کے ذریعہ ہم نے اس کو پہچانا ہے مزید توثیق و بیان کی ضرورت نہیں ہے فریقین کی کتابوں میں متواتر حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

(۱) اکمال الدین صدوق: ۲۵۹/ ۵

(۲) الکافی کلینی ۴: ۵۷۴/ ۱

(۳) کامل الزیارات: ۳۶۰/ ۶۱۷

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البيت عليهم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

لیکن یوم عاشورا کے مراسم کے ختم ہونے کے بعد میں نے تربت امام حسینؑ کے خون ہونے کے واقعہ کی جزئیات کو جاننا چاہا تو میں نے سید جعفر موسوی بیۃ ادار یہ عتبہ حسینیہ مقدسہ سے گزارش کی کہ مجھے اس میوزیم میں لے جائے جس میں تربت شریفہ رکھی ہے تا کہ میں اسے دیکھوں میوزیم کے مدیر نے ہمارا استقبال کیا ہم نے اس سے اس واقعہ کی تفاصیل کے بارے میں سوال کیا اور کیسے یہ تربت حاصل ہوئی کیا یہ تربت سابق حکومتوں کے زمانہ میں میوزیم میں تھی یا بعد میں اسے حاصل کیا گیا ہے؟

اس نے ہمیں جواب دیا کہ یہ تربت کربلاء قدیم کے بعض خاندانوں سے حاصل کر کے مخلوط کر دی گئی ہے اور اس وجہ سے کہ تربت حسینیہ بنیادی اور تاریخی اور معنوی محافظ ہے ان منتخب چیزوں کے لئے جو میوزیم میں موجود ہیں اس لئے کہ تاریخ کربلا اور واقعہ طف ذاتی طور پر تربت امام حسینؑ سے مربوط ہے، زائر کو چاہئے کہ تربت حسینیہ سے میوزیم میں جانا شروع کرے کیونکہ کل برکت تربت امام سے ہے۔

پھر اس نے مزید اضافہ کیا اور کہا:

میں روز عاشورہ حرم حسینی کے باہر ایک انجمن کے دفتر میں موجود تھا اتنے میں میوزیم میں مصروف عمل ایک بھائی نے مجھ سے ملاقات کر کے تعجب کے عالم میں کہا کہ تربت حسینی سرخ رنگ میں بدل گئی مجھے بھی اس خبر سے تعجب ہوا میں انجمن سے نکل کر جلدی میوزیم کی طرف گیا تو میں نے دیکھا کہ واقعی سرخ رنگ میں تبدیل ہو چکی ہے مجھ پر ایسی وحشت اور اضطراب طاری ہوا کہ میں اسے بیان نہیں کر سکتا اور میں نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ کیا کروں اور کون عمل انجام دوں یہ دہشت و تعجب مجھ پر ابھی باقی ہی تھا کہ اس درمیان میں کربلاء۔۔۔ جو باب قبلہ سے تلہ زینبیہ کی طرف حرم حسینی کی راہ میں میوزیم سے گزرتے ہوئے ہے، میں

جس حال میں تھا کر رہا شہادت گاہ کا تصور اور اس کے حالات کو لحظہ بہ لحظہ سوچتا رہا۔

میں نے میوزیم کے مدیر سے خواہش کی کہ وہ اس بات کی جستجو کرے جو کام کرنے والوں سے سنی تھی اور تائید یا نفی میں جلدی نہ کرے اور واقعہ میں عاطفی نہ ہو کیونکہ اس کا تعلق لوگوں کے عقائد اور احساسات سے ہے کوئی اس کرامت پر ایمان لاتا ہے اس سے انکار دین کا انکار سمجھتا ہے اور بعض دوسرے اسے قبول نہیں کرتے ہیں یا مشکوک ہوتے ہیں ان کی یہ تشکیک ان کے عقیدہ کی اصل کو متاثر نہیں کرتی کیونکہ وہ ضروریات دین میں سے کسی ضروری چیز کا انکار نہیں کرتے ہیں بلکہ وہ اس خبر کی تاکید اور جستجو چاہتے ہیں اس بنا پر ان امور کی لوگوں کے لئے صبر وقوت کے ساتھ وضاحت ضروری ہے اور زوار سے متاثر نہیں ہونا چاہئے۔

کیونکہ بعض اصحاب ائمہ ان کے کلام کی حقیقت کو نہیں سمجھ پاتے ہیں اور ان کے دلوں میں ائمہؑ کی جانب سے شک پیدا ہوتا ہے اور ائمہؑ یہ نہیں چاہتے تھے کہ مطلق تشکیک ظاہر اور شایع ہو اس کے ساتھ انھوں نے اصحاب کو دعوت دی کہ ان کے اقوال میں جستجو کریں ثابت قدم رہیں اور اسے قرآن پر پیش کریں کیونکہ مطلق تشکیک کبھی انھیں اس چیز سے دور کر دیتی ہے جو واقعاً امام سے امر صادر ہوا ہو تو وہ لوگ اصحاب کے ساتھ وسیع القلبی، ادب اور نرمی سے سلوک کرتے تھے پھر وہ انھیں ہدایت کرتے تھے بلند ترین طریقہ کی جانب اس طرح کے امور میں تو نرم سلوک مومنین کے ساتھ کیسا ہوگا جب وہ ایسی کرامات کو سنتے ہیں جو عقلوں کے لئے مشکل ہوتی ہیں یا وہ ایسے خارق عادت امور کا مشاہدہ کرتے ہیں ہزاروں سال کے بعد تو انھیں حق ہوتا ہے کہ ان امور کے سلسلہ میں سوال کریں اور ہم پر جواب دینا واجب ہوگا۔

امام محمد باقرؑ کی ایک طویل حدیث میں آیا ہے آپؑ نے جابر سے فرمایا: ”وما ثقل

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاهور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

علیکم من احادیثنا فلا تطیقوه و کبر علیکم فلا تتحملوه فردوه الینا فان الراد علینا مخبث الم تسمع اللہ بقول ولو ردوه الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطو نه منهم۔"[۱] ہماری جو حدیث تم پر بار ہو اس کی طاقت تم میں نہ ہو اور تم پر دشوار ہو کہ اسے تحمل نہ کرسکو اسے ہماری طرف لوٹا دو کیونکہ ہماری تردید کرنے والا خبیث ہے کیا تم نے خداوند عالم کا فرمان نہیں سنا ہے اگر وہ لوگ اس کو لوٹا دیں رسول اور اولوالامر کی طرف تو وہ ان کے استنباط کو جان لیں گے۔

اور دوسری حدیث میں محمد بن مسلم سے روایت ہے انھوں نے آباء سے انھوں نے امیر المومنینؑ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اپنے اصحاب کو ایک مجلس میں چار سو ایسے ابواب کی تعلیم دی جو مسلمانوں کے لئے دین و دنیا میں فائدہ مند ہیں پھر فرمایا:

جب تم کوئی ایسی ہماری حدیث سنو جس کو نہ پہچان پاتے ہو تو اسے ہماری طرف لوٹا دو اور اس پر رکے رہو اور تسلیم کرلو یہاں تک کہ تمہارے لئے حق واضح ہوجائے اور اس کو جلدی پھیلانے والے نہ بنو غلو کرنے والا بھی ہماری طرف لوٹتا ہے اور تقصیر کرنے والا بھی ہم سے ملحق ہوگا جو ہمارے حق میں تقصیر کرتا ہے۔[۱]

اس طرح کرامات ائمہ کا نقل کرنا بہتر ہے وجودی ظواہر اور جدید آیات الٰہیہ امام حسینؑ کے بارے میں شہادت امامؑ سے قبل و بعد بہت زیادہ ہیں یہ کسی زمانہ سے مخصوص نہیں ہیں ان کا ظہور قتل امامؑ کے وقت یا اس کے بعد کم نہیں ہوا ہے ان کی بار بار تکرار بعد کے زمانوں میں دیکھی جاتی رہی ہے۔

(۱) تفسیر فرات: ۱۱۵ سورہ نساء ۸۳

وہ نصوص جو ہم آپ کے سامنے پیش کریں گے کہ آسمان اور دیواریں سرخ ہوگئیں قتل امام حسینؑ کے بعد یہ بعد کے زمانوں میں ان کی تکرار کی نفی نہیں کرتی ہیں۔

اس کلام کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہر دعویدار شخص کی بات کو قبول کرلیں بلکہ مومن پر لازم ہے کہ اقوال کی جستجو اور چھان بین کرلے اس طرح مطلق انکار کرنا بھی لازم نہیں ہے کیونکہ شک یقین کا مقدمہ ہے اور مومن اپنے عقائدی امور میں یقین و دلیل قطعی کا محتاج ہے۔ تخمینہ اور گمان کافی نہیں ہے تو وہ اپنے ایمان کے ساتھ اپنے عقیدہ کی تلاش میں رہے اور اس پر یقین کرے جو صحیح اور حق ہو یہ کام اللہ کے نبی جناب ابراہیمؑ نے کیا جب ابراہیم نے کہا پروردگار مجھے دکھا دے تو مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے تو خدا نے کہا کیا تم ایمان نہیں لائے ابراہیم نے کہا ایمان ہے لیکن اطمینان قلب چاہتا ہوں ارشاد ہوا چار پرندے لے لو انھیں ذبح کرکے بوٹی بوٹی کرکے ہر پہاڑ پر بکھیر دو پھر انھیں بلاؤ تو وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے اور جان لو اللہ غالب اور حکیم ہے۔(بقرہ ۲۶۰)

امام حسینؑ ناموس وجود میں عظیم ترین اور اللہ کی آیت کبریٰ ہیں ان کی تربت کا متغیر ہونا اور خون میں بدل دینا کوئی مشکل اور دشوار گزار امر خدا کے لئے نہیں ہے، نیز یہ کہ امام حسینؑ کے لئے اس طرح کی کرامات سے ان کے شرف اور منزلت میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا ہے ان کی شرف اور ان کی عظمت بارگاہ خدا میں ثابت ہے اگر کسی زمانہ میں کرامت کا ظہور ہو تو یہ مومنین کے عقائد کی تحکیم و تثبیت اور ظالموں کو ڈرانے کے لئے ہوتا ہے۔

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
IslamicMobility.com

قتل امام حسینؑ کے وقت آسمان اور دیوار کا خون کا گریہ

☆ فسوی کا بیان ہے کہ مجھ سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا انھوں نے کہا مجھ سے ام شوق العبدیہ نے بیان کیا، اس نے کہا کہ مجھ سے نضرۃ الازدیہ نے کہا کہ جب امام حسینؑ کو قتل کیا گیا تو آسمان سے خون برسا تو آسمان اور ہماری ہر چیز خون سے بھر گئی۔ (۱)

☆ تاریخ اسلام ذھبی مین جعفر بن سلیمان سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مجھ سے میری خالہ ام سلمہ نے بیان کیا کہ جب امام حسینؑ کو قتل کیا گیا تو ہمارے گھروں اور دیواروں پر خون کی بارش ہوئی۔ (۲)

☆ ام حکیم سے روایت ہے انھوں نے کہا (لفظ طبرانی کے ہیں) جب امام حسینؑ کو قتل کیا گیا تو میں چھوٹی بچی تھی اس وقت آسمان کئی روز تک جمے ہوئے خون کی طرح رہا۔ (۳)
ہیثمی نے کہا کہ اس کی روایت طبرانی نے کی ہے اور اس کے رجال ام حکیم تک صحیح ہیں۔ (۴)

☆ جزحمیدی میں ہے کہ آسمان سات شب و روز مثل جمے ہوئے خون کے رہا۔ (۵)

(۱) ثقات ابن حبان ۵: ۴۸۷/ ۵۸۶۲، تہذیب الکمال ۶: ۴۳۳

(۲) تاریخ الاسلام ۵: ۱۶ حوادث ۶۱ھ، تہذیب الکمال ۶: ۴۳۳

(۳) المعجم الکبیر طبرانی ۳: ۱۱۳/ ۲۸۳۶، مجمع الزوائد ۹: ۱۹۶، تاریخ دمشق ۱۴: ۲۲۶

(۴) مجمع الزوائد ۹: ۱۹۶

(۵) جزء الحمیدی ۳۳، تہذیب الکمال ۶: ۴۳۲

☆ سدی کی روایت ہے کہ جب حسینؑ ابن علیؑ کو قتل کیا گیا تو آسمان نے گریہ کیا اس کا گریہ اس کا سرخ ہونا تھا۔ (۱)

☆ ابن عساکر نے اپنی سند سے قرہ سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ آسمان سوائے جناب یحییٰ بن زکریا اور حسینؑ بن علیؑ کے کسی پر نہیں رویا اور اس کا سرخ ہونا اس کا گریہ ہے۔ (۲)

☆ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں لکھا ابن ابی حاتم نے کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی علی بن حسین نے انھوں نے کہا کہ مجھ سے عبدالسلام بن عاصم نے ان سے اسحاق بن اسماعیل نے ان سے مستورد بن سابق نے ان سے عبید المکتّب نے ان سے ابراہیم نے انھوں نے کہا:

جب سے دنیا کا وجود ہے آسمان سوائے دو اشخاص کے کسی پر نہیں رویا میں نے عبید سے پوچھا کیا آسمان و زمین مومن پر نہیں روتے ہیں؟ کہا کہ یہ مومن کا مقام ہے جب اس کا عمل بلند ہوتا ہے۔ پھر کہا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ آسمان کا گریہ کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا وہ سرخ ہو کر مثل سرخ گلاب ہو جاتا ہے جب یحییٰ بن زکریا کا قتل ہوا آسمان سرخ ہوا اور خون برسا اور جب حسینؑ بن علیؑ کا قتل ہوا تب بھی آسمان سرخ ہو گیا۔ (۳)

☆ ابن کثیر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ مجھ سے علی بن حسین نے بیان کیا، ان سے ابوغسان محمد بن عمرو زنیج نے ان سے جریر نے ان سے یزید بن ابی زیاد نے، جب حسینؑ بن علیؑ کو قتل کیا گیا تو چار مہینہ تک آسمان کا افق سرخ رہا۔ یزید نے کہا کہ آسمان کا سرخ ہونا اس کا

(۱) تفسیر طبری ۲۵: ۱۲۴

(۲) تاریخ دمشق ۶۴: ۲۱۷

(۳) تفسیر ابن کثیر ۴: ۱۴۳

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسۃ آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

گریہ ہے۔ یہی بات سدی نے کبیر میں کہی اور عطاء خراسانی کا بیان ہے کہ آسمان کے گریہ کا مطلب اس کے اطراف کا سرخ ہونا ہے۔ (۱)

اور سلیمان قاضی نے کہا کہ روز قتل حسین خون کی بارش ہوئی۔ (۲)

☆ عیسیٰ بن حارث کندی سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ جب حسینؑ کو قتل کیا گیا تو سات دن تک جب ہم نماز عصر پڑھتے تھے تو آسمان کی طرف دیکھتے تھے دیواروں کے اطراف گویا وہ گردآلود لحاف پہنے ہیں اور ستاروں کو دیکھتے تھے کہ بعض بعض سے ٹکرا رہے ہیں۔ (۳)

☆ تاریخ ابن عساکر میں اس کی سند کے ساتھ علی بن مدرک سے روایت ہے انھوں نے اپنے جد اسود سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ آسمان قتل حسینؑ کے بعد چھ مہینہ تک سرخ رہا آسمان کے افق میں خون دیکھا گیا انھوں نے کہا کہ میں نے اسے شریک سے بیان کیا اس نے کہا کہ تو نے اس سے سوال کیا جو اسود ہے میں نے کہا کہ وہ میرے نانا ہیں پھر کہا خدا کی قسم وہ گفتگو میں سچے ہیں۔ عظیم امانتدار ہیں مہمان کا اکرام کرنے والے ہیں۔ (۴)

☆ ابن عساکر نے روایت کی ہے اپنی سند سے خلاد صاحب سمسم سے وہ بنی مجدر کے پاس آئے تھے انھوں نے کہا کہ مجھ سے میری ماں نے بیان کیا، ایک زمانہ تک ہم نے دیکھا

(۱) تفسیر ابن کثیر ۴: ۱۴۳

(۲) تفسیر ثعلبی ۸: ۳۵۳ تفسیر قرطبی ۱۶: ۱۴۱

(۳) المعجم الکبیر طبرانی ۳: ۱۱۴، مجمع الزوائد ۹: ۱۹۷

(۴) تاریخ دمشق ۱۴: ۲۲۷، سیر اعلام النبلاء ۳: ۳۱۲ محمد بن سیرین سے روایت ہے انھوں نے کہا تمھیں معلوم ہے یہ سرخی کس وجہ سے افق پر ہے؟ یہ قتل حسین کے دن سے ہے۔

کہ قتل حسینؑ کے بعد سورج سرخ رنگ میں دیواروں اور گھروں پر طالع رہتا تھا صبح کو اور شام کو، نیز یہ کہ کوئی پتھر جب اٹھایا جاتا تھا تو اس کے نیچے خون ملتا تھا۔ (۱)

☆ طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عبداللہ بن سعید بن عامر سے روایت کی ہے انھوں نے زھری سے روایت کی انھوں نے کہا مجھ سے عبدالملک بن مروان نے کہا تم میں کوئی ہے کہ مجھے یہ بتائے کہ روز قتل حسین بن علی کون سی علامت تھی؟ زھری نے کہا بیت المقدس کی کوئی کنکری نہیں اٹھائی جاتی تھی مگر اس کے نیچے جما ہوا گاڑھا خون پایا جاتا تھا۔ عبدالملک نے مجھ سے کہا کہ میں اور تم اس حدیث میں ساتھی ہیں۔ (۲)

☆ طبرانی نے ابن جریج سے روایت کی ہے اس نے ابن شہاب زھری سے، اس کا قول ہے کہ روز قتل حسین بن علی شام میں کوئی پتھر نہیں اٹھایا جاتا تھا مگر اس کے نیچے خون ہوتا تھا۔ (۳)

☆ طبرانی نے ابوبکر ھذلی سے روایت کی ہے اس نے زھری سے اس نے کہا جب حسین بن علی کو قتل کیا گیا تو بیت المقدس میں کوئی پتھر نہیں اٹھایا جاتا تھا مگر اس کے نیچے جما ہوا گاڑھا خون ملتا تھا۔ (۴)

(۱) تاریخ دمشق ۱۴: ۲۲۶

(۲) معجم کبیر طبرانی ۳: ۱۱۹ / ۲۸۵۶، مجمع الزوائد ۹: ۱۹۶ طبرانی نے روایت کی ہے اس کے رجال صحیح ہیں عبدالملک کی ساتھی سے مراد اس حدیث کی معرفت میں ساتھی ہونا ہے۔

(۳) معجم کبیر طبرانی ۳: ۱۱۳ / ۲۸۳۵، مجمع الزوائد ۹: ۱۹۶، ہیثمی نے کہا ہے کہ طبرانی کے رجال صحیح ہیں۔

(۴) معجم کبیر طبرانی ۳: ۱۱۳ / ۲۸۳۴

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

☆ معمر بن راشد سے روایت ہے اس نے کہا کہ ابن شہاب زھری نے ولید بن عبدالملک کے دربار میں کلام کیا ولید نے کہا تم میں کس کو معلوم ہے کہ روز قتل حسین بن علی بیت المقدس کے پتھروں نے کیا کیا؟

زھری نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ کوئی پتھر نہیں اٹھایا جاتا مگر اس کے نیچے جما ہوا خون ملتا تھا۔ (۱)

☆ مزی نے نقل کیا زید بن عمر وکندی نے کہا کہ مجھ سے ام حیان نے بیان کیا کہ روز قتل حسین تین روز تک اندھیرا چھایا رہا کسی نے زعفران (سرخی) اپنے چہرہ پر نہیں ملی مگر وہ جل گیا اور بیت المقدس میں کوئی پتھر نہیں پلٹا گیا مگر یہ کہ اس کے نیچے جما ہوا خون ہوتا تھا۔ (۲)

☆ علاء بن ابی عائشہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ مجھ سے راس الجالوت (۳) نے بیان کیا اس نے اپنے والد سے روایت کی ہے انھوں نے کہا میں کربلا سے نہیں گزرا مگر میں نے اپنی سواری کو تیز دوڑایا یہاں تک اس جگہ کو چھوڑا۔ راوی نے پوچھا ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا کہ ہم یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ پیغمبرؐ کی اولاد اس جگہ قتل کی جائے گی اس نے کہا کہ مجھے ڈر تھا کہ کہیں میں نہ ہوں جب امام حسینؑ کو قتل کر دیا گیا تو ہم نے کہا کہ یہی وہ امر ہے جس کی ہم بات کرتے تھے اس نے کہا کہ اس واقعہ قتل حسین کے بعد جب میں اس جگہ سے گذرا تو

(۱) تاریخ اسلام ذھبی ۵: ۱۶ حوادث ۶۱ھ، تہذیب التھذیب ابن حجر ۲: ۳۰۵ / ۶۱۵

(۲) تہذیب الکمال ۶: ۴۳۴، تاریخ دمشق ۱۴: ۲۲۹

(۳) راس الجالوت علماء یہود میں مقدم تھا جالوت جالیہ میں جو اپنے وطن سے بیت المقدس کی طرف جلاوطن ہوئے راس الجالوت اولاد جناب داؤد میں تھا۔ (مفاتیح العلوم خوارزمی: ۲۴)

دھیرے دھیرے چلا سواری کو تیز نہیں کیا۔ (۱)

☆ ابن عساکر نے بیان کیا ہے عبدالملک بن مروان سے کہ اس نے ایک شخص کو ابن راس الجالوت کے پاس بھیج کر معلوم کیا کہ قتل حسین کی کوئی علامت ہے؟

فرزند راس الجالوت نے کہا کہ اس دن کوئی پتھر نہیں اٹھایا گیا مگر اس کے نیچے جما ہوا خون ملتا تھا۔ (۲)

☆ تہذیب الکمال میں مروان مولی ہند بنت مھلب سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ مجھ سے عبیداللہ بن زیاد کے دربان نے بیان کیا کہ جب سر حسین لا کر اس کے سامنے رکھا گیا تو میں نے دیکھا کہ دارالامارہ کی دیواروں سے خون بہہ رہا ہے۔ (۳)

☆ تاریخ ابن معین میں عباسی دوری کی روایت ہے، ابن معین کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھ سے جریر نے بیان کیا اس نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ جب حسین بن علی کو قتل کیا گیا تو میری عمر ۱۴ رسال تھی تو ورس (۴) (درخت زینت اور لباس و بال کے رنگنے کا) جو لشکر میں تھا دھول ہوگیا آسمان کے افق سرخ ہوگئے انھوں نے اپنے لشکر میں ناقہ کو ذبح کیا تو اس کے گوشت میں آگ دیکھی۔ (۵)

(۱) تاریخ طبری ۳: ۳۰۰، الکافی فی التاریخ ۳: ۴۴۲، تاریخ کبیر بخاری ۶: ۵۰۸ / ترجمہ ۳۱۶۰ علاء بن ابی عائشہ، معجم طبرانی ۳: ۱۱۱ / ۲۸۲۷، کنی والاسماء مسلم ۲: ۶۹۶ / ۱۲۲۱

(۲) تاریخ دمشق ۱۴: ۲۳۰

(۳) تہذیب الکمال ۶: ۴۳۳، تاریخ دمشق ۱۴: ۲۲۹

(۴) ورس یہ درخت ہے اس سے مقرون جیسی چیز نکلتی ہے جس سے زینت کی جاتی ہے۔

(۵) تاریخ ابن معین ۱: ۴۹۸ / ۲۴۳۵، تہذیب الکمال ۶: ۴۳۵، سیر اعلام النبلاء ۳: ۳۱۳

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

☆ طبرانی نے نقل کیا ہے اپنی سند کے ساتھ درید جعفی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے کہا کہ جب حسینؑ کو قتل کیا گیا تو فوج کے جس ناقہ کو لے کر ذبح کیا گیا اور پکایا گیا تو وہ خون ہو گیا تو اسے چھوڑ دیا۔ (۱)

(۱) المعجم الکبیر ۳: ۱۲۱ / ۲۸۶۴، مجمع الزوائد ۹: ۱۹۶، طبرانی نے کہا ہے کہ اس روایت کے رجال موثق ہیں۔

قتل امام حسینؑ کے روز اور اس کے بعد کرامات کا ظہور

☆ ظواہر کون و وجود پتھر اور ڈھیلے کے نیچے سے خون کے پائے جانے اور آسمان سے خون کی بارش سے ہی مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ ابی قبیل سے روایت ہے اس نے کہا کہ جب حسین بن علی کو قتل کیا گیا تو سورج کو اتنا شدید گہن لگا کہ دن دوپہر میں ستارے نظر آنے لگے تو ہمیں گمان ہونے لگا کہ قیامت آ گئی۔ (۱)

☆ اسی راوی سے یہ روایت بھی ہے کہ جب حسین بن علی قتل کئے گئے تو انھوں نے ان کے سر کو کاٹ دیا اور پہلے مرحلہ میں نبیذ پینے کے لئے بیٹھے اور آپس میں سر کے لئے مبارکباد دیتے تھے تو دیوار سے ایک لوہے کا قلم برآمد ہوا اس نے خون سے لکھا۔

أترجوا امة قتلت حسينا شفاعة جده يوم الحساب (۲)

کیا وہ لوگ جنھوں نے حسین کو قتل کیا امید کرتے ہیں کہ حسین کے جد کی روز حساب شفاعت ملے گی۔

☆ طبرانی نے حکایت کی ہے سفیان سے انھوں نے کہا کہ مجھ سے میری نانی نے بیان کیا کہ دو شخص جعفی قتل حسین بن علی میں موجود تھے ان میں سے ایک کی شرمگاہ پر ورم آ گیا اور

-

(۱) المعجم الکبیر ۳: ۱۱۴، مجمع الزوائد ۹: ۱۹۷، سنن الکبری بیہقی ۳: ۳۳۷

(۲) تہذیب الکمال ۶: ۴۴۳

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البيت عليهم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
IslamicMobility.com

رسوا ہوا اور دوسرا مشک کو اپنے منہ سے لگاتا تھا یہاں تک کہ ختم کر دیتا تھا۔ سفیان نے کہا کہ ان میں سے ایک کے لڑکے کو مدہوش دیکھا گویا وہ مجنون ہے۔ (۱)

ہیثمی کا بیان ہے کہ طبرانی نے اس کی روایت کی ہے اس کے رجال فانی تک موثق ہیں۔ (۲)

☆ طبرانی نے بھی اپنی سند سے عبیداللہ بن زیاد کے حاجب سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ میں قصر میں عبیداللہ بن زیاد کے پیچھے داخل ہوا جب حسین کو قتل کیا گیا تو اس کے چہرہ میں آگ لگی تھی اسی طرح اس کی آستین میں بھی ابن زیاد نے حاجب سے کہا کیا تم نے دیکھا میں نے کہا ہاں۔ اس نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے چھپائے رہوں۔ (۳) ہیثمی کا بیان ہے کہ اس کی روایت طبرانی نے کی ہے عبیداللہ کے حاجب کو میں نہیں پہچانتا اور باقی رجال موثق ہیں۔ (۴)

☆ ہیثمی نے کہا ہے کہ ام سلمہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے جنوں کو حسین بن علی پر روتے ہوئے سنا ہے اس کی روایت طبرانی نے کی ہے اس کے رجال صحیح ہیں۔ (۵)

(۱) معجم کبیر طبرانی ۳:۱۱۹/ ۲۸۵۷

(۲) مجمع الزوائد ۹:۱۹۷

(۳) معجم کبیر ۳:۱۱۲/ ۲۸۳۱

(۴) مجمع الزوائد ۹:۱۹۶

(۵) معجم الکبیر ۳:۱۲۱/ ۲۸۶۲، الآحاد والمثانی ضحاک ۱:۳۰۸/ ۴۲۵، تاریخ مدینہ دمشق ۱۴:۲۳۹، الاصابہ ابن حجر ۲:۷۱، مجمع الزوائد ۹:۱۹۹

☆ وائل بن عقبہ سے روایت ہے کہ امام حسین کربلا میں شہید ہوئے وائل نے کہا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ کیا تم میں حسین ہے؟ حسین نے کہا کہ تم کون ہو؟ پھر حسین سے کہا تمہیں آگ کی بشارت ہو امام حسینؑ نے کہا "بل رب غفور رحیم مطاع" پھر حسینؑ نے اس سے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ابن حویزہ ہوں امام حسینؑ نے کہا "اللھم حزہ الی النار" خدایا اسے آگ میں ڈال دے وائل نے کہا وہ گیا پھر اس کا گھوڑا اس کے ساتھ ایک گھاٹ پر بھاگا تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تو رکاب میں سوائے اس کے پیر کے کچھ نہ رہا۔ (۱)

ابن عساکر نے اپنی سند سے روایت کی ہے کہ محمد بن صلت اسدی کوفی سے اس نے کہا کہ مجھ سے ربیع بن منذر ثوری نے بیان کیا اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص آیا جو لوگوں کو قتل حسین کی بشارت دیتا تھا تو میں نے اس کو دیکھا کہ اندھا ہے لوگ اس کو کھینچ رہے ہیں۔ (۲)

یہ وہ بعض اخبار ہیں جو کتب اہلسنت والجماعت میں موجود تھیں اسی کے مثل شیعہ امامیہ کی کتابوں میں بھی موجود ہیں یہ بہت زیادہ ہیں۔ ان میں سے بعض کو ذکر کر رہے ہیں۔

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ۷:۱۱/ ۳۳۸۵۶، ایک روایت یہ ہے کہ آگ کی اس خندق میں گرا جس کو امام حسینؑ نے خیمہ کے گرد کھدوا تھا۔

(۲) تاریخ مدینہ دمشق ۱۴:۲۲۷

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
IslamicMobility.com

امام حسینؑ پر آسمان کے گریہ اور اس کے سرخ ہونے کی خبریں، شیعہ کتابوں میں

☆ ابن قولویہ نے اپنی سند کے ساتھ داؤد بن فرقد سے روایت کی ہے انھوں نے ابوعبداللہ (امام صادقؑ) سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا جب حسینؑ اور یحییٰ بن زکریا قتل کئے گئے تو آسمان سرخ ہوگیا۔ آسمان کی سرخی اس کا گریہ ہے۔ (۱)

☆ کلیب بن معاویہ اسدی سے روایت ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا، آسمان نے گریہ نہیں کیا مگر حسینؑ بن علیؑ اور یحییٰ بن زکریا پر۔ (۲)

☆ عبداللہ بن ہلال سے روایت ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ آسمان نے حسین بن علی اور یحییٰ بن زکریا پر گریہ کیا ان کے علاوہ کسی پر نہیں رویا راوی نے پوچھا کہ آسمان کا گریہ کیا ہے؟ فرمایا چالیس روز سورج سرخ رنگ میں طلوع وغروب کرتا رہا، راوی نے پوچھا کیا یہ آسمان کا گریہ ہے؟ فرمایا ہاں۔ (۳)

-

(۱) کامل الزیارات: ۱۸۲/۲۴۹، بحارالانوار ۴۵: ۲۱۰/۲۱

(۲) کامل الزیارات: ۱۸۳/۲۵۲، بحارالانوار ۴۵: ۲۱۱/۲۴

(۳) کامل الزیارات: ۱۸۱/۲۴۶، بحارالانوار ۴۵: ۲۱۰/۱۸

اور یہ امر مخفی نہیں ہے کہ امامؑ کی مراد یہ ہے کہ سورج طالع ہونے سے لے کر غروب تک سرخ رہا اس کی تائید یزید بن ابی زیاد کی اس خبر سے بھی ہوتی ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ چار مہینہ تک آسمان سرخ رہا یا اسود کی خبر میں ہے کہ چھ ماہ تک سرخ رہا یا چالیس دن یا سات دن اور ان کے مثل۔ یہ ساری خبریں تاکید کرتی ہیں کہ یہ کرامت حسینؑ بن علیؑ اور یحییٰ بن زکریا سے مخصوص ہیں۔

☆ محمد بن علی حلبی سے روایت ہے انھوں نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے آپ نے آیت قرآنی "فمابکت علیھم السماء والارض وما کانوا منظرین" (دخان ۲۹) کے تعلق سے فرمایا آسمان قتل یحییٰ بن زکریا سے لے کر قتل حسینؑ بن علیؑ تک کسی پر نہیں رویا اور ان پر رویا۔ (۱)

جیسا کہ عقیلہ بن ہاشم جناب زینبؑ نے اپنے خطبۂ کوفہ میں اشارہ کیا ہے کہ آسمان سے خون کی بارش ہوئی: "ویلکم یا اھل الکوفة اتدرون ایّ کبد لرسول اللہ فریتم وایّ کریمة له ابرزتم وایّ دم له سفکتم وایّ حرمة له انتھکتم لقد جئتم شیئًا اِدًّا تکاد السماوات یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال ھدًّا، ولقد اتیتم بھا خرقاء شرھاء کطلاع الارض وملء السماء افعجبتم ان مطرت السماء دما ولعذاب الآخرة اخزی وھم لا ینصرون فلا یستخفنکم المھلُ فانه لا یخفرہ البداء ولا یخاف فوت الثار وان ربکم لبالمرصاد۔" (۲)

-

(۱) کامل الزیارات: ۱۸۲

(۲) اللھوف فی قتل الطفوف ابن طاؤس ۸۷

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer, let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیھم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

ترجمہ مفہومی: اے اہل کوفہ تمہارے لئے ویل وافسوس ہے کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم نے رسول اللہ کے کس پارہ جگر کو ٹکڑے کیا کس مکرم کو بے ردا کیا کس کا خون بہایا، کس کی حرمت کو برباد کیا تم نے بدترین کام انجام دیا ہے قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑے زمین شق ہوجائے پہاڑ منہدم ہوجائے تم نے وہ منحوس اور بدترین کام کیا ہے جس سے آسمان وزمین بھر گئے ہیں کیا تمہیں آسمان سے خون کی بارش پر متعجب ہے، آخرت کا عذاب بے حد رسوا کن ہے ان کی مدد نہیں ہوگی زمانۂ فرصت کو معمولی نہ سمجھو اس سے فرار کرنا ممکن نہ ہوگا تمہارا رب تمہاری گھات میں ہے۔

☆ اور کامل الزیارات میں ہے حسین بن ثور سے روایت ہے انھوں نے ابی فاختہ سے روایت کی ہے انھوں نے امام صادقؑ سے کہ آپ نے اپنے اصحاب کو اس زیارت کی تعلیم دی جس سے وہ امامؑ کی زیارت کرتے تھے۔ اس زیارت میں آیا ہے: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا خون خلد میں ساکن ہے اس کے لئے عرش کے سائے کانپ گئے اور تمام خلائق روئی ساتوں آسمان وزمین روئے اور جوان دونوں میں اور ان کے درمیان میں ہیں روئے، اور وہ سب روئے جو جنت وجہنم میں ہمارے رب کی مخلوق ہے، جو دیکھی جاتی ہے اور جو ان دیکھی ہے۔ (۱)

☆ شیخ بھائیؒ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ انھیں ایک ایسا موتی ملا جس میں لکھا ہوا تھا:

انا در من السماء نثرونی　　یوم تزویج والد السبطین

(۱) کامل الزیارات: ۳۶۴/۶۸، بحار الانوار ۹۸: ۱۵۲و ۲۶۶

کنت اصفی من اللجین بیاضا　　صبغتنی دماء نحر الحسین (۱)

سبطین (امام حسنؑ وامام حسینؑ) کے والد کی تزویج کے موقع پر اس موتی کو آسمان سے نچھاور کیا گیا۔

میں چاندی سے بھی زیادہ سفید تھا امام حسینؑ کے قتل کے خون نے مجھے رنگ دیا ہے۔

یہ تمام نصوص خداوند عالم کے نزدیک امام حسینؑ کی منزلت کی تاکید کرتی ہیں، فریقین کی کتابوں میں قبل وبعد شہادت امام حسینؑ کرامتوں اور آیات کے ظہور کا تذکرہ موجود ہے اور یہ بات بعید نہیں ہے کہ ان کی تکرار مومنین کے عقائد کو مستحکم کرنے اور ظالموں ناصبوں کو ڈرانے کے لئے ہوا اس لئے کہ امام حسینؑ کی مصیبت دوسرے انبیاء ومرسلین کی مصیبت جیسی نہیں تھی سوائے جناب یحییٰ بن زکریا کی مصیبت کے۔

رسولؐ اللہ کو نہ ذبح کیا گیا نہ ان کا سر نیزہ پر بلند کیا گیا ان کے حرم اور عورتوں کو اسیر نہیں کیا گیا اور نہ موت کے بعد گھوڑوں کی ٹاپوں سے لاش کو پامال کیا گیا۔

حضرت علیؑ کے لئے بھی کچھ ایسا ہی حال تھا کہ انھیں اس طرح نہیں ستایا گیا جیسے امام حسینؑ کو اگرچہ امام علیؑ کو بدترین شخص اور شقی ترین انسان نے قتل کیا تھا۔

ابن شہاب زہری نے بھی اس کے مثل خبر قتل حسینؑ بیان کی ہے۔

میں دمشق آیا میرا ارادہ جنگ کا تھا عبدالملک کے پاس حاضری دی سلام کے لئے تو میں نے اسے فرش کے ایک قبہ میں پایا جو بلند تھا اور لوگ اس کے نیچے پڑے ہوئے تھے میں

(۱) مجمع النورین مرندی: ۳۳

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسۃ آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

نے اسے سلام کیا اور بیٹھ گیا اس نے کہا اے ابن شہاب کیا تمہیں معلوم ہے کہ جس صبح کو علیؑ بن ابی طالبؑ کو قتل کیا گیا اس وقت بیت المقدس میں کیا ہوا۔ میں نے کہا ہاں اس نے کہا آؤ، میں لوگوں کے پیچھے کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ قبہ کے پیچھے آیا اس نے اپنا رخ تبدیل کیا اور مجھ پر جھکا اور پوچھا کہ وہ کیا تھا۔ میں نے کہا کہ بیت المقدس کا کوئی پتھر نہیں اٹھایا جاتا تھا مگر اس کے نیچے خون پایا جاتا تھا، اس نے کہا کہ میرے اور تمہارے علاوہ کوئی نہیں ہے جو اس کو جانتا ہو تو یہ بات تمہاری طرف سے سنی نہ جائے، اس نے کہا کہ میں نے مرنے تک اس کو بیان نہیں کیا۔ (۱)

امام علیؑ کی مصیبت امام حسینؑ کی مصیبت کی مانند نہ تھی اسی طرح رسولؐ اللہ کی وفات بھی قتل حسینؑ کی طرح نہ تھی کیونکہ ہم نے نہیں دیکھا کہ جبرئیل یا دریاؤں اور بارش پر موکل ملائکہ نے نبی کو خبر دی ہو فلاں فلاں کے مقتل کی۔

لیکن ابن کثیر نے جب کوئی راہ فرار ان خبروں کے لئے نہ پائی جو امام حسینؑ کے سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں تو ان کے استخفاف پر آمادہ ہو گیا اور ایسے ناموں کو ذکر کرنے لگا جن کے لئے دعویدار ہو گیا کہ ان کی مصیبتیں بھی مصیبت حسینؑ سے کم نہ تھی، یا یہ کہ ان لوگوں کا مقام بھی ان کرامتوں کے ظہور کا تقاضا کرتا ہے یہ صرف حسین بن علی ہی کے لئے نہیں ہے۔

یہ صحیح ہے کہ ان میں سے بعض جیسے امام حسینؑ کے جد اور پدر امامؑ سے عظیم تھے اور یہ بھی صحیح ہے کہ اصل وجودی یہ ہے کہ سورج کو کسی کی موت پر گہن نہیں لگا جو رسول اکرمؐ نے اپنے فرزند ابراہیم کی موت کے وقت فرمایا تھا کیونکہ خداوند عالم کا نظام اسباب ومسببات کے

(۱) تاریخ دمشق ۲۴:۵۶۸

مطابق ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس عام قاعدہ میں کبھی کوئی استثناء نہیں ہوتا، کبھی قاعدہ کسی سبب سے ٹوٹ جاتا ہے جیسا کہ سورج کا پلٹنا حضرت علیؑ کے لئے اور چاند کا دو ٹکڑے ہونا رسولؐ اللہ کے لئے وغیرہ۔

اس طرح یہ بھی تعجب خیز نہیں ہے کہ امام حسینؑ کے لئے کوئی چیز مخصوص ہو جو رسولؐ اللہ اور امام علیؑ کے لئے نہ ہو کیونکہ یہ قاعدہ بھی ہے: "**مامن عام الا وقد خص**" ہر عام کے لئے خاص ہوتا ہے۔

اور تمہیں وہ کثیر نصوص معلوم ہو گئی ہیں جو یحییٰ بن زکریا اور امام حسینؑ پر آسمان کے گریہ اور سرخ ہونے کے تعلق سے وارد ہوئی ہیں جیسا کہ ام سلیم کا کلام گزرا ہے "دیواروں اور گھروں پر خون کی بارش ہوئی" اور عیسیٰ بن حارث کا کلام "ہم نے آسمان کی جانب احاطوں کے اطراف میں دیکھا گویا وہ گرد آلود لحاف اوڑھے ہوئے ہے اور ہم نے ستاروں میں بعض کو بعض سے ٹکراتے دیکھا" اور اس کے مشابہ چیزیں جب کہ یہ امور نہ وفات رسولؐ پر دیکھے گئے نہ شہادت حضرت علیؑ پر۔

ہم تھوڑی دیر کے بعد تربت امام حسینؑ کی خبروں کو جبرئیل اور بارش اور دریاؤں پر موکل ملائکہ کی زبان سے بیان کریں گے اس کے پہلے ابن کثیر کے کلام کی غلطیوں کو واضح کرنا چاہتے ہیں۔ ابن کثیر کا بیان ہے:

"لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ قتل حسینؑ بن علیؑ کے بارے میں کہ اس دن کوئی پتھر نہیں اٹھایا گیا مگر اس کے نیچے گاڑھا جما ہوا خون پایا گیا، سورج کو گہن لگا، افق سرخ ہو گیا، پتھر گرے، ان تمام امور کے بارے میں اشکال ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ شیعوں کی گھڑی ہوئی چیزیں ہیں تا کہ امر کو عظیم بنا دیں اس میں شک نہیں ہے کہ امر "قتل حسینؑ"، عظیم ہے لیکن یہ

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البيت عليهم السلام
لاهور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

چیزیں جن کو انھوں نے غلط بیان کیا ہے واقع نہیں ہوئیں جب کہ قتل حسینؑ سے زیادہ عظیم امر واقع ہوئے لیکن مذکورہ کوئی چیز نہیں ہوئی ان کے والد علی ابن ابی طالب کو قتل کیا گیا جو بالاجماع ان سے افضل ہیں اور ایسا کچھ واقع نہیں ہوا عثمان بن عفان کا محصور و مظلوم قتل ہوا لیکن کچھ نہ ہوا، عمر بن خطاب کا نماز صبح میں محراب میں قتل ہوا مسلمانوں نے اس سے قبل اس طرح کی مصیبت نہیں دیکھی تھی اور کچھ نہ ہوا اور رسول اسلام جو دنیا و آخرت میں سید البشر ہیں ان کی وفات ہوئی اور ایسی کوئی چیز نہیں ہوئی۔"(۱)

اس سلسلہ میں ہم یہ کہتے ہیں کہ ابن کثیر نے جہالت کے ساتھ امور میں تصرف کیا ہے اور بغیر صحیح نشانہ کے تیر چلایا ہے کیونکہ مذکورہ آیات وعلائم واقعہ قتل حسین کی شدت مصیبت کو بیان کرنے کے لئے ہے، مومنین کے عقائد میں استحکام اور ظالموں کو ڈرانے کے لئے ہیں اس میں افضلیت کا خیال نہیں ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نبی کریمؐ اور حضرت علیؑ امام حسینؑ سے بہتر اور افضل ہیں اور اس طرح یہ دونوں یحییٰ بن زکریا سے افضل ہیں لیکن یحییٰ اور حسین کے قتل کی مصیبت شدید آیات کا سبب بنی ہیں کافروں کو ڈرانے، مومنین کی بشارت اور شہداء کی منزلت کو واضح کرنے کے لئے۔

ابن کثیر کے جواب کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہم قارئین کو ان روایات و اخبارات سے واقف کردیں جو متواتر نبی کریم سے وارد ہوئی ہیں اس میں جبرئیل بھی ہیں جنھوں نے رسولؐ کو قتل حسینؑ کی خبر دی اور تربت مقدسہ کی ایک مٹھی لے کر پیغمبر اسلامؐ کو عطا کی، یہ عمل جبرئیل نے کسی مخلوق کے لئے نہیں کیا سوائے امام حسینؑ کے۔

-

(۱) تفسیر ابن کثیر ۴: ۱۴۴

تو جبرئیل نے نبی کو ایک مٹھی ان کی تربت کی کیوں نہیں دی یا علیؑ کو ان کی تربت کی یا فاطمہ زہراؑ کو ان کی تربت کی یا فلاں فلاں کو ان کی تربت کی کیوں نہیں دی تو حسینؑ بن علیؑ کے لئے یہ اختصاص کس چیز پر دلالت کرتا ہے؟

اور کیوں زیارت امام حسینؑ کو ان کے والد امیر المومنینؑ کی زیارت پر مطلق ایام میں ترجیح دی گئی ہے جب کہ فضیلت کے لحاظ سے حسین بن علی کا امیر المومنین یعسوب الدین سے قطع و یقین کے طور پر قیاس نہیں کیا جا سکتا ہے۔

اور کیوں کعبہ و حجر اسود کو شعائر الٰہی میں شمار نہیں کیا جاتا جب کہ یہ دونوں صفا و مروہ اور قربانی کے دنبہ سے زیادہ عظیم اور شریف ہیں۔

پھر یہ کہ رسول اللہ حجر اسود کا بوسہ دیں اور کعبہ کے گرد طواف کریں اس کے کیا معنی ہیں جب کہ وہ خود ان دونوں سے قطعی طور پر اشرف ہیں۔

یہ اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے دین خدا کا عقلوں سے قیاس نہیں کیا جاتا، آیات وجود یہ جو مقتل حسینؑ کے سلسلہ میں ظاہر ہوئیں وہ سابق کی مذکورہ احادیث میں منحصر نہیں ہیں بلکہ یہ بہت ہیں جو صحابہ سے وارد ہوئی ہیں اور صحابہ و تابعین اور تبع تابعین رسولؐ اللہ کے فرمودات کے ذریعہ قتل حسینؑ کے بارے میں اچھی طرح جانتے تھے۔

عریاں بن ہیثم بن اسود نخعی کوفی اعور سے روایت ہے انھوں نے کہا:

میرے والد بادیہ میں اترے وہ اس جگہ سے قریب تھے جہاں معرکہ حسینؑ ہوا ہم نے وہاں بنی اسد کے ایک شخص کو پایا میرے والد نے اس سے کہا میں تمہیں اس جگہ کا رہنے والا سمجھتا ہوں مجھے معلوم ہوا ہے کہ حسینؑ کو یہاں قتل کیا جائے گا میں اس لئے نکلا ہوں کہ ان کے ساتھ ہو کر قتل ہو جاؤں۔ جب حسینؑ کو قتل کیا گیا میرے والد نے کہا آؤ دیکھیں کیا اسدی

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

بھی ان میں سے جو قتل ہوئے، ہم میدان میں آئے گھوم کر دیکھا تو اسدی بھی قتل ہوا تھا۔ (۱)

☆ امام علیؑ بن حسینؑ نے فرمایا:

کہ جب حسینؑ مکہ سے نکلے تو کسی جگہ منزل نہیں کی مگر یہ کہ کوفہ تک ہر منزل پر یحییٰ بن زکریا کے قتل کی بات کرتے تھے کہ اللہ نے نبی کریمؐ کو باخبر کر دیا ہے کہ اس کے بعد حسینؑ پر کیسی مصیبتیں آئیں گی۔ (۲)

☆ ابومخنف کا بیان ہے کہ مجھ سے دلھم بنت عمرو زوجۂ زہیر بن قین نے کہا، کہ زہیر بن قین امامؑ کے پاس آئے تو بشارت کی حالت میں آئے اور چہرہ زرد تھا پھر اپنے اصحاب سے کہا جو شخص تم میں سے میرے ساتھ چلنا پسند کرتا ہے وہ رہے ورنہ یہ آخر عہد ہے میں عنقریب تم سے بات بیان کروں گا ہم نے فجر میں جنگ کی اللہ نے ہمیں فتح دی ملاغنیمت ملا، تو ہم سے سلمان باہلی نے کہا کیا تم اس فتح سے اور مال غنیمت کے حصول سے خوش ہو اس نے کہا ہاں اس نے ہم سے کہا جب تم آل محمد کے جوان کو پاؤ گے تو بہت زیادہ خوش ہو گے ان سے جنگ کر کے اور غنیمت پا کر، میں تمہیں خدا کی امانت میں دیتا ہوں، کہا وہ ہمیشہ قوم کے آگے رہے یہاں تک کہ قتل کئے گئے۔ (۳)

ان تمام تذکروں کے بعد تربت امام حسینؑ کے بارے میں رسول اکرمؐ کی خبروں کو بیان کر رہے ہیں تا کہ ان کے تواتر کی پہچان ہو۔

-

(۱) تاریخ دمشق ۱۴:۲۰۶، بغیۃ الطلب فی تاریخ الحلب ۶:۲۶۱۹

(۲) نظم درر السمطین: ۲۱۵

(۳) تاریخ طبری ۳:۳۰۲، الکامل فی التاریخ ۳:۴۰۳، معجم ما استعجم ۱:۲۷۶

جبرئیل امین نے پیغمبر اسلامؐ کو تربت حسینؑ دکھائی

اس واقعہ کی روایت رسولؐ اللہ سے بعض صحابہ بالخصوص امیرالمومنین علیؑ، ابن عباس نے اور امہات المومنین میں ام سلمہ، عائشہ، زینب بن جحش وغیرہ نے کی ہے۔

(۱) حدیث امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

حفاظ نے حدیث امامؑ کو پیغمبرؐ سے اس تربت کے بارے میں جس کو جبرئیل نبی کے پاس لائے تھے نقل کیا ہے:

☆ ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں حالات امام حسینؑ کے بارے میں لکھا ہے عامر شعبی سے روایت ہے اس نے کہا کہ علیؑ نے کہا جب کہ وہ شط فرات پر تھے اے ابوعبداللہ صبر کرو پھر کہا کہ میں رسولؐ اللہ کے پاس آیا جب کہ ان کی دونوں آنکھوں سے آنسو رواں تھے تو میں نے کہا کہ کیا کوئی واقعہ پیش آیا؟ تو کہا کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ حسینؑ کو شط فرات پر قتل کیا جائے گا پھر کہا کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو اس کی تربت دکھاؤں میں نے کہا ہاں! تو ایک مٹھی تربت لی اور اسے میری ہتھیلی پر رکھا تو وہ جب سے آئی ہے میری آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔ (۱)

-

تاریخ دمشق ۱۴:۱۸۹، تاریخ اسلام ۵:۱۰۲، سیر اعلام النبلاء ۳:۲۸۸، الصواعق المحرقہ ۲:۵۶۶

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

☆ احمد نے اپنی مسند میں عبداللہ بن نُجّی سے انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ گئے اور وہ آپ کا دوست تھا، جب نینویٰ کے مقابل آئے جب کہ وہ صفین کی طرف جا رہے تھے، پھر حضرت علیؑ نے ندا دی صبر کرو ابوعبداللہ، صبر کرو ابوعبداللہ، صبر کرو ابوعبداللہ شط فرات پر، میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ تو آپؑ نے کہا کہ ایک روز میں نبیؐ کے پاس آیا اور ان کی دونوں آنکھوں سے آنسو رواں تھے میں نے کہا کہ کیا کسی نے آپ کو غضبناک کیا ہے؟ کیا بات ہے کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہیں! فرمایا کہ میرے پاس پہلے جبرئیل آئے اور مجھ سے کہا کہ حسینؑ شط فرات پر قتل کئے جائیں گے۔ پھر کہا کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو اس کی تربت کو تمہیں سنگھادوں کہا کہ میں نے کہا ہاں پھر اپنا ہاتھ بڑھایا اور ایک مٹھی مٹی دی تو جب سے یہ مٹی آئی ہے آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (۱)

☆ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں لکھا، طبرانی نے معجم کبیر میں اپنی سندوں کے ساتھ ہانی بن ہانی سے روایت ہے کہ علیؑ بن ابی طالبؑ نے کہ حسینؑ کو ظلم کے ساتھ قتل کیا جائے گا میں اس زمین کی تربت کو پہچانتا ہوں جس میں انھیں قتل کیا جائے گا نہرین کے قریب۔ (۲)

-

(۱) مسند احمد ۱:۸۵ / ۶۴۸، مسند ابی یعلی ۱:۲۹۸ / ۳۶۳، المعجم الکبیر ۳:۱۰۵ / ۲۸۱۱، مسند بزاز ۳:۱۰۱ / ۸۸۴، الاحادیث المختارہ ۲:۳۷۵ / ۷۵۸، تاریخ دمشق ۱۴:۱۸۸، ۱۸۹، البدایہ والنہایہ ۸:۱۹۹، مجمع الزوائد ۹:۱۸۷، اور یہ بھی کہا ہے کہ اس کی روایت احمد، ابویعلی، بزاز اور طبرانی نے کی ہے اس کے رجال موثق ہیں، نجی خضرمی اس سلسلہ میں منفرد نہیں ہے۔ البانی نے سلسلہ احادیث صحیحہ میں تعلیقہ لگایا ہے ۳:۱۵۹، اور کہا ہے کہ یہ صحیح ہے تمام طریقوں سے اگرچہ اس کے مفرادات ضعف سے خالی نہیں ہیں لیکن کم ہے۔

(۲) المنصنف ۶:۲۰۴ / ۳۰۶۹۰، المعجم الکبیر ۳:۱۱۰ / ۲۸۲۴، مجمع الزوائد ۹:۱۹۰

☆ عمار دہنی سے روایت ہے حضرت علیؑ کعب کے پاس سے گزرے کعب نے کہا اس شخص کی اولاد میں سے تعصب سے ایک شخص قتل کیا جائے گا .... گھوڑوں کا پسینہ نہیں سوکھے گا یہاں تک کہ وہ لوگ محمدؐ کے پاس وارد ہو گئے امام حسنؑ گزرے تو لوگوں نے کہا اے ابواسحق وہ شخص یہ ہے کہا کہ نہیں پھر امام حسینؑ گزرے تو پوچھا کہ یہ ہیں اس نے کہا ہاں۔ (۱)

اس خبر کی ابن اعثم نے روایت کی ہے ابن عباس سے ایک طویل حدیث میں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا باخبر رہو کہ جبرئیل امین نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت میرے فرزند حسینؑ کو کربلا میں قتل کرے گی تو اللہ کی لعنت ہے اس کے قاتل اور اس کے رسوا کرنے والے پر آخر زمانہ تک۔ پھر آنحضرتؐ منبر سے اترے یہاں تک کہ عمر بن خطاب کے زمانہ میں کعب الاحبار اسلام لایا اور مدینہ آیا تو اہل مدینہ اس سے اس پیشینگوئی کے بارے میں معلوم کرتے تھے جو آخر زمانہ میں واقعات ہوں گے اور کعب ملاحم اور فتن کے اقسام دونوں بیان کرتے تھے کعب نے ان سے کہا ہاں ان میں سب سے عظیم ملحمہ جو کبھی بھلایا نہیں جا سکتا ہے وہ وہ فساد ہے جس کو خدا نے کتابوں میں بیان کیا ہے تمہاری کتاب میں اس کا ذکر ہے "ظهر الفساد فی البر و البحر" قتل ہابیل پر اس کا آغاز ہے اور قتل حسینؑ پر اس کا اختتام۔ (۱)

☆ حسن بن کثیر سے روایت ہے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے حضرت علیؑ کربلا آئے تو وہاں رکے ان سے کہا گیا اے امیر المومنین یہ کربلا ہے فرمایا کہ کرب و بلا والی جگہ ہے پھر اپنے ہاتھ سے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہی

-

(۱) المعجم الکبیر ۳:۱۱۷ / ۲۸۵۱، تاریخ دمشق ۱۴:۱۱۹

(۲) کتاب الفتوح ۴:۳۲۷

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

ان کے کوچ کی جگہ ہے اور ان کی سواریوں کے اترنے کی جگہ ہے پھر ایک دوسرے مقام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا یہاں ان کا خون بہایا جائے گا۔ (۱)

☆ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ ہم حضرت علیؑ کے ساتھ آئے اور قبر حسینؑ کے مقام سے گزرے تو حضرت علیؑ نے فرمایا یہ ان کی سواریوں کے اترنے کی جگہ ہے یہ ان کے کوچ کا مقام ہے یہ ان کے خون بہائے جانے کی جگہ ہے، آل محمدؐ کے جوان اس زمین پر قتل کئے جائیں گے ان پر آسمان وزمین گریہ کریں گے۔ (۲)

☆ غرفہ ازدی سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ مجھے شان حضرت علیؑ کے بارے میں شک ہوا تو میں ان کے ساتھ فرات کے کنارے پر نکلا وہ عام راستہ سے ہٹ کر چلے اور رکے ہم بھی ان کے باہر رکے تو انھوں نے فرمایا یہ ان کی سواریوں کی جگہ ہے ان کی سواریوں کے رکنے کا مقام ہے ان کے خون بہائے جانے کی جگہ ہے، میرے والد کی قسم ان کا کوئی ناصر زمین وآسمان میں سوائے خدا کے نہ ہوگا جب امام حسینؑ کو قتل کیا گیا تو میں اس جگہ گیا جہاں لوگوں نے حسینؑ کو قتل کیا تھا تو جیسا کہا تھا ویسا پایا اس میں کوئی غلطی نہ تھی، اس نے کہا کہ پھر میں نے اللہ کی بارگاہ اس شک سے استغفار کیا اور معلوم ہوگیا کہ حضرت علیؑ نہیں آئے مگر اس چیز کے لئے جس کا ان سے عہد تھا۔ (۳)

☆ ابوجحیفہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ عروہ بارقی سعید بن وھب کے پاس

(۱) صفین ۱۴۲، شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ۳: ۱۷۱

(۲) ذخائر العقبی: ۹۷، ینابیع المودۃ ۲: ۱۸۶ / ۵۴۱، الاخبار الطوال دینوری ۲۵۳

(۳) اسد الغابہ ۴: ۱۶۹، اصابہ ابن حجر ۵: ۳۱۹ / ۶۹۱۳

آئے ان سے پوچھا میں سن رہا تھا تو اس نے کہا کہ کوئی حدیث تم نے مجھ سے علی بن ابی طالب سے بیان کی ہے اس نے کہا ہاں ''مجھے مخنف بن سلیم نے حضرت علیؑ کے پاس بھیجا میں ان کے ساتھ کربلا آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہتے ہیں یہاں یہاں تو ایک شخص نے ان سے پوچھا اے امیر المومنین وہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا آل محمد کے لئے نہایت دشوار ہے یہاں اترنا تو ان کے لئے افسوس ہے تمہاری جانب سے اور تمہارے لئے ویل ہے ان کی طرف سے اس شخص نے کہا اے امیر المومنین اس کلام کے کیا معنی ہیں؟ امامؑ نے فرمایا تمہاری طرف سے ان کے لئے افسوس ہے کہ تم انھیں قتل کروگے اور تمہارے لئے ویل ہے کہ خدا تمہیں ان کے قتل کرنے کی وجہ سے جہنم میں داخل کرے گا۔۔۔اس کلام کی دوسری طرح بھی روایت ہے کہ امامؑ نے فرمایا کہ تمہارے لئے ان کی جانب سے ویل ہے اور تمہارے لئے ویل ہے اس پر اس شخص نے کہا کہ جو ویل تمہارے لئے ان کی طرف سے ہے وہ تو ہم نے پہچانا لیکن ہمارے لئے ویل ہے ان پر وہ کیا ہے امامؑ نے فرمایا تم لوگ انھیں قتل ہوتے دیکھوگے اور تم ان کی مدد اور نصرت کی استطاعت نہ رکھتے ہوگے۔ (۱)

☆ ابن ابی جحیفہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ ہم لوگ ابوعبداللہ جدی کے گھر کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں مالک بن صحار الہمدانی ہمارے پاس آئے اور کہا کہ مجھے فلاں منزل کی رہنمائی کرو؟ اس نے کہا کہ ہم نے کہا کہ کیا تم اس کی طرف نہیں جاتے ہو پس وہ آیا، ہم ابھی محو کلام تھے کہ وہ آیا اس سے ابن صحار نے کہا کیا تمہیں یاد ہے جب ہم نے مخنف کو امیر المومنین کی جانب بھیجا جب وہ فرات کے کنارے تھے تو کہا کہ آل رسول کے کچھ سوار

(۱) صفین: ۱۴۲، شرح نہج البلاغہ ۳: ۱۷۱

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسۃ آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

یہاں اتریں گے اس جگہ سے گزریں گے لوگ انھیں قتل کریں گے تو ویل ہے تمہارے لئے ان کی طرف سے اور ویل ہے ان کے لئے تمہاری طرف سے۔ (۱)

☆ شیخ صدوق نے اکمال الدین میں نقل کیا ہے ابن عباس سے روایت ہے انھوں نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ میں امیرالمومنین علیؑ کے ہمراہ تھا جب وہ صفین کے لئے جارہے تھے جب نینوی پہنچے جو شط فرات ہے تو بلند آواز سے چیخ ماری اے ابن عباس اس جگہ کو پہچانتے ہو، ابن عباس نے کہا میں اسے نہیں پہچانتا اے امیرالمومنین، امامؑ نے فرمایا اگر تم میری طرح اس کو پہچانتے تو اس جگہ سے آگے نہ بڑھتے مگر میرے گریہ کی طرح تم بھی گریہ کرتے۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ امیرالمومنین اتنی دیر روئے کہ ڈاڑھی تر ہوگئی آنسو سینہ پر بہہ نکلا ہم بھی ان کے ساتھ روئے وہ کہتے تھے افسوس افسوس، آل ابوسفیان، آل حرب کا ہم نے کیا بگاڑا تھا میرا آل ابوسفیان وآل حرب سے کیا رابطہ ہے وہ شیطان کے گروہ اور کفر کے سرپرست ہیں، اے ابوعبداللہ صبر سے کام لو، تمہارے باپ کو بھی تکالیف ملی ہیں جیسی تمہیں مصیبتیں ملی ہیں ان کی طرف سے۔

پھر ابن عباس نے طولانی کلام کو ذکر کیا جو امامؑ نے کیا تھا اس میں یہ بھی ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں علی کی جان ہے مجھ سے صادق مصدق ابوالقاسم پیغمبر اسلامؐ نے بیان کیا ہے میں عنقریب دکھا دوں گا ان لوگوں کو جو ہمارے خلاف بغاوت والے ہیں اور یہ زمین کرب وبلا ہے اسی میں حسینؑ کو دفن کیا جائے گا اور سترہ مزید میری اور فاطمہ کی اولاد دفن ہوگی یہ زمین آسمان میں مشہور ہے اسے ارض کرب وبلا کہا جاتا ہے جیسا کہ حرمین کے بقعہ

(۱) تاریخ دمشق ۱۴:۱۹۸، المعجم الاوسط ۲:۸۵/۱۳۲۸، بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب ۶:۲۶۰۲

اور بیت المقدس کے بقعہ کو ذکر کیا جاتا ہے۔

پھر کہا اے ابن عباس ------------------------ بخدا میں نے نہ کبھی جھوٹ کہا ہے اور نہ جھٹلایا گیا اس کا رنگ زرد ہے زعفران کے رنگ کی طرح۔

ابن عباس نے کہا میں نے اسے طلب کیا تو میں نے اسے اسی صفت پر پایا جو آپ نے اے امیرالمومنینؑ صفت بیان کی تھی۔

امامؑ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے پھر کھڑے ہوئے اور دلکی چال میں ادھر چلے پھر اسے اٹھایا اور سونگھا اور کہا بعینہ یہی ہے اے ابن عباس کیا تمہیں معلوم ہے یہ ابعار کیا ہے؟

اس کے بعد اس کی حدیث بیان کی یہاں تک کہ ابن عباس نے کہا کہ امامؑ دیر تک روتے رہے ہم بھی ان کے ساتھ روئے یہاں تک کہ منہ کے بل گرے اور دیر تک غشی کے عالم میں رہے جب افاقہ ہوا تو بعر کو لیا اور اپنی ردا میں باندھا اور مجھے حکم دیا کہ اسے اس طرح بندھا رہنے دیں، پھر کہا اے ابن عباس! جب تم یہ دیکھو کہ گاڑھا خون اس سے نکل رہا ہے تو سمجھ لینا کہ حسینؑ قتل کر دیئے گئے اور دفن کیا گیا۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ میں اس چیز سے زیادہ اس کی حفاظت کرتا تھا جو اللہ نے مجھ پر فرض کیا ہے اور میں اسے اپنی آستین کے کنارے سے نہیں کھولتا تھا۔ آخر حدیث تک جو طویل ہے۔ (۱)

مقتل الحسین خوارزمی میں ہے کہ شیخ الاسلام حاکم الجُشمی نے ذکر کیا، جب امیرالمومنینؑ

-

(۱) اکمال الدین واتمام النعمۃ: ۵۳۳ تا ۵۳۵، امالی صدوق: ۶۹۴ و ۶۹۹/۹۵۱

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البيت عليهم السلام
لاهور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

صفین کے لئے جارہے تھے تو کربلا میں اترے اور ابن عباس سے کہا تمہیں معلوم ہے یہ مقام کون سا ہے، انھوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اگر تمہیں معرفت ہوتی تو میری طرح تم بھی گریہ کرتے پھر آپ نے شدید گریہ کیا اور کہا: "مالي و لآل ابی سفیان" پھر امام حسینؑ کی جانب رخ کر کے کہا اے فرزند صبر کرو ان لوگوں کی طرف سے تمہارے باپ کو بھی مصائب ملے ہیں اسی طرح تم تک بھی تکالیف پہنچیں گی بعد میں۔ (۱)

ابن عباس کی خبر کی تائید

شیخ صدوق نے ابن عباس کی جس خبر کو اکمال الدین میں نقل کیا ہے اسکو طبرانی نے اپنی سند سے ابو ھرثمہ سے نقل کیا ہے اس نے کہا کہ میں حضرت علیؑ کے ہمراہ تھا نہر کربلا پر تو ایک......درخت کے پاس سے گزرے جس کے نیچے ہرنوں کا فاضل مادہ تھا اس زمین سے ایک مٹھی مٹی لے کر سونگھا پھر فرمایا کہ اس جگہ سے ستر ہزار افراد محشور ہوں گے اور بے حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ (۲)

ابو ھرثمہ کی ایک دوسری روایت میں ہے:

ابو ھرثمہ کی بکری نے فضلہ کیا تو اس نے اپنی کنیز سے کہا اے جرداء مجھے اس ......نے ایک حدیث یاد دلائی جو میں نے امیر المومنین علیؑ سے سنی تھی جب میں ان کے ساتھ کربلا میں تھا وہ ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے نیچے ہرنوں کا فاضل مادہ تھا اس جگہ سے ایک مٹھی مٹی لی اسے سونگھا اور فرمایا یہاں سے ستر ہزار افراد محشور ہوں گے جو

(۱) مقتل الحسین خوارزمی ۱: ۱۶۲/ ۱۰، امالی شیخ صدوق ۶۹۶- ۶۹۴ ح ۹۵۱، کمال الدین ۲: ۵۳۲

(۲) المعجم الکبیر طبرانی ۳: ۱۱۱/ ۲۸۲۵، مجمع الزوائد ۹: ۱۹۱

بے حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ (۱)

دوسری حدیث میں نشیط ابو فاطمہ سے مروی ہے انھوں نے کہا:

کہ میرے مولا ابو ھرثمہ صفین سے آئے ہم ان کے پاس آئے سلام کیا اتنے میں ایک بکری گزری اس نے مینگنی کی تو انھوں نے کہا کہ اس بکری نے ایک حدیث یاد دلا دی، ہم حضرت علیؑ کے ساتھ آئے ہم صفین سے پلٹ رہے تھے کہ کربلا پہنچے جہاں نماز صبح درختوں کے درمیان میں پڑھی پھر ہرن کا فاضل مادہ اسے سونگھا ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اس جگہ کچھ ایسے لوگ قتل کئے جائیں گے جو حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ (۲)

یہ خبر امالی صدوق میں بھی موجود ہے جرداء بنت سمین سے روایت ہے انھوں نے اپنے شوہر ھرثمہ بن ابی سلمہ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا:

ہم نے حضرت علیؑ کے ساتھ جنگ صفین مین جنگ کی لوٹتے ہوئے کربلا پہنچے جہاں نماز صبح ادا کی پھر آپ نے اس زمین کی مٹی اٹھا کر سونگھی اور فرمایا بشارت ہے تیرے لئے اے مٹی تجھ سے ایسے لوگ محشور ہوں گے جو بے حساب جنت میں داخل ہوں گے۔

ھرثمہ اپنی زوجہ کے پاس آئے جو حضرت علیؑ کی شیعہ تھی اور کہا کہ کیا تمہیں تمہارے مولا اور ولی ابو الحسن کی حدیث نہ سناؤں کہ وہ کربلا پہنچے نماز پڑھی اور مٹی اٹھائی اور کہا بشارت ہے تیرے لئے اے مٹی تم سے ایسے لوگ محشور ہوں گے جو بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اس زوجہ نے کہا کہ اے شخص امیر المومنین نے سچ بیان کیا ہے۔

-

(۱) المصنف لابن ابی شیبہ ۷: ۴۷۸/ ۳۷۶۸ ۳، تاریخ دمشق ۱۴: ۱۹۹

(۲) مقتل الحسین خوارزمی ۱: ۱۶۵، ۱۶۶

جب امام حسینؑ آئے تو ھرثمہ نے کہا کہ میں اس فوج میں تھا جسے عبید اللہ بن زیاد

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاهور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

نے بھیجا تھا میں حسینؑ کی طرف گیا انھیں سلام کیا اور اس حدیث کی خبر دی جو میں نے ان کے پدر بزرگوار سے اس جگہ کے لئے سنی تھی جہاں حسین اترے تھے حسینؑ نے پوچھا تم ہمارے ساتھ ہو یا ہمارے خلاف، میں نے کہا نہ ساتھ ہوں نہ خلاف، میں نے بچیاں چھوڑی ہیں جن کے بارے میں عبید اللہ بن زیاد سے خائف ہوں حسینؑ نے فرمایا تم اتنی دور چلے جاؤ کہ ہم کو قتل ہوتے نہ دیکھو اور نہ ہماری آواز سنو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں حسینؑ کی جان ہے، آج کے دن کوئی ہماری فریاد کو سننے کے بعد ہماری مدد نہیں کرے گا تو خدا اسے منہ کے بل جہنم کی آگ میں ڈالے گا۔ (۱)

کدیر ضبّی کی روایت ہے:

ہم کربلا میں حضرت علیؑ کے ساتھ تھے حرمل کے درختوں کے نیچے تو انھوں نے ایک مٹھی مٹی اٹھا کر سونگھی اور فرمایا اس جگہ ایسے لوگ مبعوث ہوں گے جو بے حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ (۲)

ابی حبرہ سے روایت ہے انھوں نے کہا:

میں حضرت علیؑ کے ساتھ کوفہ تک آیا آپ منبر پر تشریف لے گئے اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے نبی کی ذات تمہاری پشت (پیچھے) پر نازل ہوگی؟

(۱) امالی صدوق: ۲۰۰-۱۹۹ ح ۲۱۳، شرح الاخبار قاضی نعمان المغربی ۳: ۱۳۶ ح ۱۰۷۷، مناقب امیر المومنین کوفی ۲: ۲۶۱/ ۵۱۴

(۲) معجم ابن الاعرابی ۲: ۷۳۸/ ۱۵۰۰، تاریخ دمشق ۱۴: ۱۹۹

لوگوں نے کہا: اس وقت ہم کو بڑے امتحان میں مبتلا کرے گا۔ فرمایا: جس ذات کے قبضہ میں

میری جان ہے تمہاری پشت پر وہ اتریں گے تم ان کے مقابلہ کے لئے نکلو گے اور قتل کرو گے، وہ انھیں دھوکہ میں وارد کریں گے وہ نجات چاہتے ہوں گے نجات اور عذر نہ ہوگا۔ (۱)

مجاہد سے روایت ہے انھوں نے کہا:

حضرت علیؑ نے کوفہ میں ارشاد فرمایا: تم کیسے ہوگے جب تمہارے پاس تمہارے نبی کے اہلبیت آئیں گے؟ انھوں نے کہا کہ ہم ایسا ایسا کریں گے۔ امامؑ نے اپنے سر کو حرکت دی اور کہا: تم لوگ ان پر ٹوٹ پڑو گے پتھر مارو گے اس سے نہیں نکلو گے پھر برائت چاہتے ہوگے تمہارے لئے برائت نہیں ہے۔ (۲)

(۱) المعجم الکبیر ۳: ۱۱۰/ ۲۸۲۳، مجمع الزوائد ۹: ۱۹۱

(۲) انساب الاشراف ۲: ۱۸۸/ ۲۳۲

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
IslamicMobility.com

(۲)حدیث عبداللہ بن عباس

☆ بزاز نے اپنی مسند میں اور ہیثمی نے اپنی سند ابن عباس سے نقل کیا ہے انھوں نے کہا:

حسینؑ آغوش نبی میں بیٹھے ہوئے تھے جبرئیل نے آکر پوچھا اے پیغمبر! کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ نبیؐ نے کہا کہ یہ میرے دل کا ٹکڑا ہے میں اس سے کیونکر محبت نہ کروں گا؟ جبرئیل نے کہا، آپ کی امت اسے جلد ہی قتل کرے گی کیا میں آپ کو اس کی قبر کا مقام نہ دکھاؤں؟ پھر ایک مٹھی مٹی لی جو سرخ تھی۔ (۱)

☆ احمد نے اپنی سند سے عمار بن ابی عمار سے روایت کی ہے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ

میں نے دن دوپہر میں رسول اکرمؐ کو خواب میں دیکھا بال الجھے ہوئے غبار آلود ان کے پاس ایک شیشی تھی جس میں خون تھا اس میں کوئی چیز ڈال رہے تھے میں نے پوچھا، اے رسول خدا یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ حسینؑ اور ان کے اصحاب کا خون ہے آج میں اسے جمع کرتا رہا۔ عمار کا بیان ہے کہ ہم نے اس دن کو یاد رکھا تو ہم نے دیکھا کہ قتل حسینؑ اسی دن ہوا تھا اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ اس دن کا احصاء کیا تو معلوم ہوا کہ اسی روز حسینؑ کو قتل کیا گیا۔ (۱)

(۱)البدایہ والنہایہ لابن کثیر ۶:۲۳۰، ھیثمی ۹:۱۹۲، اس کے رجال موثق ہیں۔

☆ ابن عساکر نے اپنی سند سے علی بن زید بن جدعان سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ ابن عباس نیند سے بیدار ہوئے، تو "انّا للہ و انّا الیہ راجعون" پڑھا اور کہا حسینؑ بخدا قتل کر دیئے گئے۔ ان کے اصحاب نے کہا نہیں ہرگز نہیں۔ ابن عباس نے کہا کہ میں نے رسولؐ اللہ کو دیکھا کہ ان کے پاس ایک خون سے بھری شیشی ہے انھوں نے کہا تمھیں خبر ہے کہ میری امت نے میرے بعد کیا کیا میرے فرزند حسینؑ کو قتل کر دیا یہ ان کا اور ان کے اصحاب کا خون ہے میں اسے خدا کی جانب بلند کر رہا ہوں۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے اس دن کو اور اس ساعت کو لکھ لیا جس دن یہ بیان کیا۔ چوبیس دن نہیں گزرے تھے یہاں تک کہ مدینہ میں خبر آئی کہ اس دن اس وقت حسینؑ کو قتل کیا گیا۔ (۲)

ہاں وہ خبر گزر چکی ہے کہ امام علیؑ نے ہرن کا فاضل مادہ ابن عباس کو امانت کے طور پر دیا اور یہ کہا تھا کہ جب اس سے گاڑھا خون نکلنے لگے سمجھ لینا کہ حسینؑ کو قتل کر دیا گیا یہ قتل حسینؑ کی علامت ہے اس لئے اب تمہارے لئے لازم ہے کہ اس خبر کو پڑھو جس کو ابن عباس ۔

(۱)مسند احمد ۱:۲۴۲/۲۱۶۵، معجم الطبرانی ۳:۱۱۰/۲۸۲۲، ۱۲:۱۸۵/۱۲۸۳۷، اس پر ھیثمی کے مجمع الزوائد میں تعلیقہ ہے ۹:۱۹۴ کہ احمد کے رجال صحیح ہیں، حاکم نیشاپوری نے مستدرک میں تعلیقہ لگایا ہے ۴:۴۳۹/۸۲۰۱، یہ صحیح مسلم کی شرط پر رجال صحیح ہیں اس کی موافقت ذھبی نے تلخیص مستدرک ۴:۴۳۹ میں کی ہے ابن کثیر نے اخبار کی کثرت تاکید کے باوجود تعلیقہ لگایا کہ احمد اس میں منفرد ہیں اسناد قوی ہیں۔ البدایہ والنہایہ ۸:۲۰۰

(۲) تاریخ دمشق ۱۴:۲۳۷، البدایہ والنہایہ ۸:۲۰۰

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer, let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
IslamicMobility.com

نے نبی کریمؐ سے روایت کی ہے ان لوگوں کے بارے میں جو اہل توحید ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں اور اہلبیت رسولؐ سے جنگ کرتے ہیں اور اس علیؑ کو قتل کرتے ہیں جس نے کبھی بت کے سامنے پیشانی نہیں جھکائی جو کعبہ میں پیدا ہوئے محراب عبادت میں شہید ہوئے۔ تو ابن عباس نے کہا:

پیغمبر اسلامؐ ایک سفر پر تشریف لے گئے جب واپس آئے تو چہرہ کا رنگ بدلا ہوا سرخ تھا تو ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جب کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہا تھا۔

اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان ثقلین کو چھوڑا جو کتاب خدا اور میری عترت میری نسل ہے، میرے پانی اور پھل کا مزاج ہیں یہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ جائیں آگاہ ہو میں ان دونوں کا انتظار کر رہا ہوں آگاہ ہو میں تم سے اس کے بارے میں سوائے اس کے کوئی سوال نہیں کروں گا جس سوال کا میرے رب نے مجھ کو حکم دیا ہے تو اس کا خیال رکھو کہ تم مجھ سے حوض کوثر پر اس طرح نہ ملنا کہ میری عترت پر ظلم و غضب کیا ہو آگاہ ہو کہ لوگ میرے پاس قیامت کے روز اس امت کے تین رایت کے ساتھ وارد ہوں گے، سیاہ و تاریک رایت والے وہ میرے پاس رکیں گے تو میں پوچھوں گا تم کون ہو؟ تو وہ میرا ذکر بھول جائیں گے اور کہیں گے عرب اہل توحید تو میں کہوں گا کہ میں احمد عرب و عجم کا نبی ہوں وہ کہیں گے اے احمد ہم آپ کی امت میں سے ہیں تو میں ان سے کہوں گا کیسے تم نے میرے بعد میرے اہل بیت عترت اور کتاب خدا کے بارے میں مجھ سے قطع تعلق کیا؟ تو وہ کہیں گے ہم نے کتاب خدا کو ضائع کیا اور اسے توڑ مروڑ دیا اور آپ کی عترت کے بارے میں ہم نے چاہا کہ انھیں نئی زمین میں جلاوطن کر دیں تو ان سے میں رخ موڑ لوں گا وہ لوگ بھوک کے پیاسے ہوں گے ان کے چہرے سیاہ ہو گئے ہوں گے۔

پھر میرے پاس دوسرا دستہ وارد ہوگا جو پہلے والے سے زیادہ سیاہ ہوگا میں ان سے پوچھوں گا کہ تم کون ہو؟ تو وہ لوگ بھی پہلے والوں کی طرح کہیں گے ہم اہل توحید ہیں جب میں انھیں اپنا نام یاد دلاؤں گا تو وہ مجھے پہچانیں گے اور کہیں گے کہ ہم آپ کی امت میں سے ہیں میں ان سے کہوں گا کیسے تم نے ثقل اکبر و ثقل اصغر کے بارے میں مجھے چھوڑ دیا وہ جواب دیں گے ثقل اکبر کی ہم نے مخالفت کی ثقل اصغر کو ہم نے رسوا کیا اور جتنا توڑ مروڑ سکتے تھے وہ کیا تو میں ان سے کہوں گا تمہارا معاملہ تمہارے ساتھ ہے تو وہ لوگ بھی بھوک کے پیاسے اور سیاہ چہرہ والے ہو گئے۔

پھر ایک تیسرا رایت (دستہ) میرے پاس وارد ہوگا جو نور کی طرح روشن ہوگا میں ان سے بھی پوچھوں گا تم کون ہو؟ تو وہ کہیں گے ہم اہل توحید و تقوٰی ہیں ہم امت محمدؐ یہ ہیں ہم بقیہ اہل حق ہیں جنھوں نے کتاب خدا کو لیا اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام رکھا ذریت محمدؐ کی آواز پر لبیک کہی تو ہم نے ان کی اس طرح مدد کی جیسے اپنی مدد کی ہم نے ان کے ساتھ قتال کیا جو ان سے دور رہے انھیں قتل کیا تو میں ان سے کہوں گا تمہیں بشارت ہو میں تمہارا نبی محمد ہوں تم دنیا میں ویسے تھے جیسا تم نے بیان کیا پھر اپنے حوض سے انھیں سیراب کروں گا تو وہ سیراب ہو جائیں گے۔

آگاہ ہو کہ جبریل نے مجھ کو خبر دی ہے کہ میری امت میرے فرزند حسینؑ کو کرب و بلا میں قتل کرے گی، آگاہ ہو خدا کی لعنت ہے ان کے قاتل اور رسوا کرنے والے پر آخر زمانہ تک۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ پھر آپ منبر سے نیچے آئے درانحالیکہ مہاجرین اور انصار میں سے ہر ایک کو یقین تھا کہ حسینؑ مقتول ہوں گے یہاں تک کہ جب عمر بن خطاب کا زمانہ آیا

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
IslamicMobility.com

اور کعب الاحبار مسلمان ہوا اور مدینہ آیا تو اہل مدینہ اس سے ان ملاحم کے بارے میں پوچھتے تھے جو آخر زمانہ میں ہونے والے تھے اور کعب الاحبار نوع درنوع ملاحم اور فتن کے بارے میں ان سے بیان کرتے تھے۔

کعب نے ان سے کہا سب سے عظیم ملحمہ جو کبھی بھولا نہیں جا سکتا وہ وہ فساد ہے جس کا تذکرہ خداوند عالم نے کتابوں میں کیا ہے اور تمہاری کتاب میں اس کا تذکرہ اس طرح ہے: "**ظهر الفساد في البر و البحر**" فساد کا دروازہ کھولا گیا جناب ھابیل کے قتل سے اور اس کی انتہا ہوگئی قتل حسینؑ بن علیؑ پر۔ (۱)

☆ حاکم نے اپنی سند کے ساتھ ابی الضحیٰ سے نقل کیا ہے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے ابن عباس نے کہا کہ اگرچہ اہلبیت زیادہ تھے لیکن میں اس میں شریک نہیں تھا کہ حسینؑ بن علیؑ کو کربلا میں قتل کیا جائے گا۔ (۲)

☆ سعید بن جبیر کی روایت ہے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے انھوں نے کہا، اللہ تعالی نے محمدؐ کی جانب وحی کی کہ میں نے یحییٰ بن زکریا کے قتل کی وجہ سے ستر ہزار لوگوں کو قتل کیا اور تمہاری بیٹی کے فرزند کی وجہ سے ایک سو چالیس ہزار لوگوں کو قتل کروں گا۔ (۳)

-

(۱) مقتل الحسین خوارزمی ۱: ۱۶۴ و ۱۶۵، الفتوح ابن اعثم کوفی ۴: ۳۲۵، ۳۲۶

(۲) المستدرک علی الصحیحین ۳: ۱۹۷ / ۴۸۲۶، الخصائص الکبریٰ سیوطی ۲: ۲۱۳

(۳) المستدرک علی الصحیحین ۲: ۳۱۹ / ۳۱۴۷، ۲: ۶۴۸ / ۴۱۵۲، ۳: ۱۹۵ / ۴۸۲۲، سیر اعلام النبلاء ۴: ۳۴۲، تاریخ دمشق ۱۴: ۲۲۵، ۶۴، ۲۱۶، تاریخ بغداد ۱: ۱۴۲

(۳) حدیث ام المومنین ام سلمہ

ام سلمہ نے جو حدیث رسول اسلامؐ سے نقل کی ہے اس کے متعدد طریقے ہیں۔

(۱) عبداللہ بن وهب بن زمعہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مجھے ام سلمہ نے خبر دی کہ رسول ایک رات لیٹے ہوئے تھے تو خوفزدہ حیران ہو کر بیدار ہوئے پھر لیٹ گئے اور سو گئے پھر بیدار ہوئے، حیرانی کے عالم میں مگر یہ حیرانی پہلی مرتبہ سے کم تھی پھر لیٹ گئے اور جاگے تو ان کے ہاتھ میں سرخ تربت تھی جس کو وہ بوسہ دے رہے تھے میں نے پوچھا اے رسول اللہ! یہ کون سی تربت ہے؟ فرمایا: مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ ارض عراق میں حسین کو قتل کیا جائے گا میں نے جبرئیل سے کہا کہ مجھے اس زمین کی مٹی دکھاؤ جس میں انھیں قتل کیا جائے گا یہ اس زمین کی تربت ہے۔ (۱)

(۲) صالح بن اربد سے روایت ہے انھوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے ام سلمہ نے کہا کہ مجھ سے رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ دروازے پر بیٹھو اور کسی کو میرے پاس نہ آنے دینا میں دروازہ پر رہی یہاں تک حسینؓ آئے میں انھیں روکنے کے لئے گئی بچہ نے مجھ پر سبقت کی

(۱) المستدرک علی الصحیحین ۴: ۴۴۰ / ۸۲۰۲، یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے نہیں نقل کیا ہے۔ البدایہ والنہایہ، ۶: ۲۳۰، ۲۵۷، طبرانی نے دوسرے طریقہ سے ابن زمعہ سے روایت کی ہے معجم کبیر ۳: ۱۰۹ / ۲۸۲۱، ۲۳: ۳۰۸ / ۶۹۷، اس میں تھوڑی تبدیلی ہے کہ حاکم کی روایت میں لفظ حائر ہے اور اس میں خائر النفس ہے۔ تاریخ دمشق ۱۴: ۱۹۱، الخصائص الکبریٰ ۲: ۲۱۲، ذخائر العقبیٰ ۱۴۷، تاریخ الاسلام ۵: ۱۰۳، سیر اعلام النبلاء ۳: ۲۸۹

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البيت عليهم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
IslamicMobility.com

اور اپنے جد کے پاس داخل ہوا، میں نے کہا یارسول اللہ! اللہ آپ پر مجھے قربان کردے آپ نے مجھ کو حکم دیا تھا کہ کوئی داخل نہ ہو اور آپ کا فرزند آیا میں نے اسے پکڑنا چاہا لیکن وہ سبقت کرکے چلا آیا جب دیر ہوگئی تو میں نے دروازہ کے پاس سے خبر لینا چاہی تو نے آپ کو ہتھیلی میں کسی چیز کو ملتے ہوئے پایا آپ کے آنسو رواں تھے اور بچہ آپ کے سینہ پر تھا؟

پیغمبرؐ نے فرمایا ہاں: میرے پاس جبرئیل نے آکر خبر دی کہ میری امت اس فرزند کو قتل کرے گی اور اس زمین کی تربت لا کر دی ہے جس پر اسے قتل کیا جائے گا یہ وہی تربت ہے جسے میں اپنی ہتھیلی میں مل رہا ہوں۔ (۱)

(۳) شھر بن حوشب سے روایت ہے انھوں نے ام سلمہ سے روایت کی ام سلمہ نے کہا جبرئیل پیغمبرؐ کے پاس موجود تھے اور حسینؑ میرے ساتھ تھے تو وہ روئے میں نے اسے چھوڑ دیا وہ نبی کے قریب گئے جبرئیل نے اس وقت کہا: اے محمدؐ! کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ نبیؐ نے کہا: ہاں۔ جبرئیل نے کہا: تمہاری امت عنقریب اسے قتل کرے گی اگر آپ چاہیں تو میں آپ اس زمین کی مٹی دکھادوں۔ میں نے اسے دکھایا اس زمین کو کربلا کہا جاتا ہے۔ (۲)

(۴) شفیق بن سلمہ سے روایت ہے انھوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے ام سلمہ نے کہا کہ امام حسنؑ و حسینؑ پیغمبرؐ کے سامنے میرے گھر میں کھیل رہے تھے کہ اتنے میں جبرئیل آئے اور کہا، اے محمدؐ، تمہاری امت تمہارے اس فرزند کو قتل کرے گی پھر حسینؑ کی طرف اشارہ کیا

(۱) المعجم الکبیر ۳:۱۰۹/ ۲۸۲۰، ۲۳:۳۲۸/ ۷۵۴، مصنف ابن ابی شیبہ ۷:۲۷۷/ ۳۷۳۶۶، الآحاد والمثانی ۱:۳۰۹/ ۴۲۸، کنز العمال ۱۳:۲۸۳/ ۳۷۶۷۱، مسند ابن راہویہ ۴:۱۳۱/ ۱۸۹۷، المطالب العالیہ ۱۶:۲۱۲/ ۳۹۷

(۲) تاریخ دمشق ترجمۃ الحسین ۱۴:۱۹۳، فضائل الصحابہ احمد ۲:۷۸۲/ ۱۳۹۱، ذخائر العقبیٰ: ۱۴۷

رسول اللہ (یہ سن کر) روئے اور حسینؑ کو سینہ سے لگایا اور تربت لائے جسے انھوں نے سونگھا اور کہا کرب و بلا کی خوشبو ہے اور فرمایا اے ام سلمہ یہ تربت تمہارے پاس امانت ہے یہ تربت خون میں بدل جائے تو سمجھ لینا کہ میرا فرزند قتل کردیا گیا میں نے اس تربت کو ایک شیشی میں رکھ لیا میں روزانہ اسے دیکھا کرتی تھی اور کہتی تھی جس دن یہ خون میں بدل جائے گی وہ عظیم دن ہوگا۔ (۱)

(۵) عبداللہ بن سعید بن ابی ھند سے روایت ہے انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے، ام سلمہ کا بیان ہے، نبی اکرمؐ میرے گھر میں سو رہے تھے حسینؑ دھیرے دھیرے آئے اور دروازہ سے اندر جانے کا قصد کیا میں نے دروازہ پر کھڑے ہوکر روکا اس ڈر سے کہ وہ داخل ہوکر نبی کو جگا دیں پھر کچھ دیر میں غافل ہوگئی تو وہ داخل ہوگئے اور پیغمبرؐ کے سینہ پر بیٹھ رہے، ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے پیغمبر کے رونے کی آواز سنی میں نے داخل ہوکر سوال کیا بخدا مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ پیغمبرؐ نے کہا کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور حسین میرے سینہ پر تھے جبرئیل نے کہا اے رسول کیا تم اس سے محبت کرتے ہو میں نے کہا ہاں جبرئیل نے کہا کہ تمہاری امت عنقریب اسے قتل کرے گی کیا میں تمہیں وہ تربت دکھاؤں جہاں اسے قتل کیا جائے گا میں نے کہا ہاں تو جبرئیل نے اپنا پر مارا اور تربت لائے۔ ان کے ہاتھ میں تربت سرخ تھی اور پیغمبر روتے جاتے تھے اور کہہ رہے تھے کاش مجھے معلوم ہو کہ کون تجھے میرے بعد قتل کرے گا۔ (۲)

(۱) تاریخ دمشق ۱۴:۱۹۴، تہذیب الکمال ۶:۴۰۹، تہذیب التہذیب ۲:۳۰۰، الخصائص الکبریٰ ۲:۲۱۳، بغیۃ الطالب ۶:۲۵۹۹، طبرانی معجم کبیر ۳:۱۰۸/ ۲۸۱۷

(۲) تاریخ ابن عساکر ترجمۃ الحسین ۱۴:۱۹۵، معجم کبیر ۲۳:۳۰۸، مجمع الزوائد ۹:۱۸۸، نظم درر السمطین: ۲۱۵، منتخب مسند عبد حمید ۴۴۲، تاریخ دمشق ۱۴:۱۹۴

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
IslamicMobility.com

(۶) مطلب بن عبداللہ خطب سے روایت ہے انھوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے ام سلمہ کا بیان ہے کہ ایک روز رسولؐ اللہ میرے گھر میں تشریف رکھتے تھے اور کہا کہ کوئی میرے پاس نہ آئے، میں نے انتظار کیا، اتنے میں حسینؑ داخل ہوئے تو میں نے رسولؐ اللہ کے رونے کی آواز سنی میں نے خبر لی تو پتہ چلا کہ حسین صحن میں ہیں پیغمبر ان کی پیشانی کو بوسہ دے رہے ہیں اور رو بھی رہے ہیں، میں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کب داخل ہوئے پیغمبرؐ نے فرمایا کہ جبرئیل ہمارے ساتھ تھے گھر میں انھوں نے کہا کیا تم اس سے محبت کرتے ہو میں نے کہا ہاں۔ پھر کہا تمہاری امت اسے عنقریب قتل کرے گی اس زمین میں جسے کربلا کہا جاتا ہے، جبرئیل نے اس کی تربت لی اور نبی کو دکھایا تو جب امام حسینؑ کربلا پہنچے اور انھیں گھیر لیا گیا تو آپ نے پوچھا کہ اس زمین کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: کربلا، تو آپ نے کہا: اللہ و رسول نے سچ کہا ہے یہ کرب و بلا کی زمین ہے۔ (۱)

(۷) داؤد کی روایت ہے ام سلمہ سے، انھوں نے کہا: حسینؑ رسولؐ اللہ کے پاس آئے تو وہ روئے ام سلمہ نے پوچھا اے رسولؐ خدا کیا ہوا ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ کو خبر دی ہے کہ یہ میرا فرزند قتل کیا جائے گا اور اللہ کا غضب شدید ہوگا اس شخص پر جو اسے قتل کرے گا۔ (۲) اس پر اضافہ سعد بن ظریف کی روایت میں ہے ابوجعفر محمد بن علیؑ سے ام سلمہ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا حسین بن علی کو ۶۰ھ کے خاتمہ پر قتل کیا جائے گا۔ (۳)

(۱) المعجم الکبیر ۳:۱۰۸/۲۸۱۹، ۲۳:۲۸۹/۶۳۷، کنز العمال ۱۳:۲۸۲/۳۷۶۷۰، بغیۃ الطلب ۶:۲۵۹۸

(۲) تاریخ دمشق ۱۴:۱۹۳، تہذیب الکمال ۶:۴۰۹، کنز العمال ۱۲:۵۸/۳۴۳۱۷

(۳) معجم کبیر ۳:۱۰۵/۲۸۰۷، تاریخ دمشق ۱۴:۱۹۸، تاریخ بغداد ۲:۱۴۲، مجمع الزوائد ۹:۱۹، کنز العمال ۱۲:۵۹

(۸) بخاری نے رزین کے بیان میں کہا، اشجع نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابوخالد نے ان

سے رزین نے، ان سے سلمٰی نے بیان کیا اس کا بیان ہے کہ میں ام سلمہ کے پاس داخل ہوئی تو وہ رو رہی تھیں اور کہا کہ میں نے رسولؐ کو دیکھا کہ ان کے سر اور داڑھی پر مٹی ہے میں نے پوچھا اے رسولؐ خدا کیا ہوا؟ فرمایا کہ ابھی ابھی قتل حسین ہوا ہے میں شاہد ہوں۔ (۱)

(۱) تاریخ کبیر ۳:۳۲۴ الترجمہ ۱۰۹۸، ۵:۶۵۷/۳۷۷، المعجم الکبیر ۲۳:۳۷۳/۸۸۲، تاریخ دمشق ۱۴:۲۳۸، تہذیب الکمال ۶:۴۳۹، ۹:۱۸۶، مستدرک حاکم ۴:۲۰/۶۷۶۴

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer, let him claim it wherever he finds it
موسسۃ آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

(۴) حدیث ام المومنین عائشہ

نصری نے عائشہ سے روایت کی ہے، عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ سوئے ہوئے تھے کہ اتنے میں حسین آئے اور ان کے پاس جا رہے تھے کہ میں نے انھیں روکا پھر میں بعض کاموں میں لگ گئی تو وہ ان کے قریب گئے تو رسول جاگے اور رو رہے تھے میں نے پوچھا کس وجہ سے آپ رو رہے ہیں؟ فرمایا جبرئیل نے مجھ کو وہ تربت دکھائی ہے جہاں حسینؑ کو قتل کیا جائے گا خدا کا غضب اس شخص پر شدید ہوگا جو ان کا خون بہائے گا پھر اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس میں بطحاء کی ایک مٹھی مٹی تھی اور کہا اے عائشہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ مجھے محزون کئے ہے، میری امت میں کون ہے جو میرے بعد حسین کو قتل کرے گا؟[1]

-

(۱) تاریخ دمشق ترجمہ امام حسین ۱۴: ۱۹۵، کنز العمال ۱۲: ۵۸ / ۳۴۳۱۸، بغیۃ الطلب ۶: ۲۶۳۳

☆ عروہ بن زبیر کی روایت عائشہ سے ہے، انھوں نے کہا کہ حسینؑ بن علیؑ رسولؐ اللہ کے پاس آئے وہ ان سے بات کر رہے تھے وہ رسولؐ کے کاندھے پر چڑھ گئے اور پشت پر کھیل رہے تھے تو جبرئیل نے رسولؐ اللہ سے کہا کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں اے محمدؐ، رسولؐ نے کہا اے جبرئیل میں کیوں اپنے فرزند سے محبت نہ کروں؟ جبرئیل نے کہا تمہاری امت تمہارے بعد اسے قتل کرے گی۔

جبرئیل نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو سفید تربت لائے تو کہا اس زمین میں تمہارا یہ فرزند قتل کیا جائے گا اے محمدؐ اس کا نام طف ہے جب جبرئیل رسولؐ اللہ کے پاس سے گئے تو رسول اللہ نکلے ان کے ہاتھ میں وہ تربت تھی رو رہے تھے اور کہا اے عائشہ جبرئیل نے مجھ کو خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین ارض طف پر قتل کیا جائے گا میری امت میرے بعد فتنہ میں مبتلا

ہوگی پھر اصحاب کی طرف گئے ان میں علی، ابوبکر، عمر، حذیفہ، عمار اور ابوذر تھے جب کہ وہ رو رہے تھے لوگوں نے کہا اے رسول اللہ! آپ کس وجہ سے رو رہے ہیں فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے خبر دی کہ میرا فرزند حسین میرے بعد ارض طف پر قتل کیا جائے گا اور یہ تربت میرے پاس لائے ہیں اور مجھے خبر دی کہ اس میں ان کے دفن کی جگہ ہے۔[1]

☆ ابوسلمہ عبدالرحمان بن عوف سے روایت ہے کہ عائشہ نے کہا کہ ان کا ایک کمرہ تھا جب نبیؐ جبرئیل سے ملنا چاہتے تھے تو اسی میں ملاقات کرتے تھے ایک روز رسولؐ خدا نے جبرئیل سے اس میں ملاقات کی اور عائشہ کو حکم دیا کہ کوئی اس میں نہ آئے، حسین بن علی داخل ہوئے اور معلوم نہیں ہوا یہاں تک کہ غشی طاری ہوئی پھر جبرئیل نے کہا یہ کون ہے؟ رسولؐ خدا نے کہا یہ میرا فرزند ہے۔

نبیؐ نے اسے اپنی زانو پر بٹھایا، جبرئیل نے کہا وہ عنقریب قتل کیا جائے گا تو رسولؐ اللہ نے کہا کون اسے قتل کرے گا کہا کہ تمہاری امت، رسولؐ اللہ نے کہا میری امت اسے قتل کرے گی؟ کہا ہاں اگر آپ چاہیں تو آپ کو اس زمین کی خبر دو جس میں اسے قتل کیا جائے گا جبرئیل نے عراق کے طف کی جانب اشارہ کیا اور سرخ مٹی لے کر دکھایا اور کہا یہ اس کے قتل گاہ کی تربت ہے۔[2]

(۱) المعجم الکبیر ترجمۃ الحسین ۳: ۱۰۷ / ۲۸۱۴، مجمع الزوائد ۹: ۱۸۷، فیض القدیر ۱: ۲۰۵، کنز العمال ۱۲: ۵۶ / ۳۴۲۹۹، الصواعق المحرقہ ۲: ۵۶۴، اعلام النبوہ ماوردی ۱۸۲

(۲) تاریخ دمشق ۱۴: ۱۹۴، کتاب المحن لابی العرب محمد بن احمد: ۱۶۳، دلائل النبوہ بیہقی ۶: ۴۷۰، خصائص کبریٰ سیوطی ۲: ۲۳۱

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسۃ آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

☆ دار قطنی نے ملل میں اپنی سندوں سے بیان کیا ہے، عائشہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسولؐ اللہ نے ان سے کہا جب وہ جبرئیل کے ساتھ گھر میں تھے کہ تم دروازہ پر رہو میں رہی اتنے میں حسین بن علی داخل ہوئے رسول اللہ نے اسے سینہ سے لگایا، جبرئیل نے کہا آپ اسے چاہتے ہیں؟ کہا ہاں، لیکن تمہاری امت اسے قتل کرے گی نبی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، پھر کہا کیا آپ چاہتے ہیں کہ مقتل حسین کی تربت دکھاؤں تو ہاتھ بڑھا کر طف کی طرف سے سرخ تربت لائے۔

خبر عائشہ کی تائید

خبر عائشہ کی تائید امام علیؑ بن حسینؑ کی روایت سے ہوتی ہے انھوں نے کہا مجھ سے اسماء بنت عمیس نے کہا کہ میں آپ کی دادی فاطمہؑ کے لئے حسنؑ و حسینؑ کی ولادت کے موقع پر قابلہ کا فریضہ انجام دیا جب ولادت امام حسنؑ کے بعد دوسرے سال امام حسینؑ کی ولادت ہوئی تو پیغمبرؐ آئے اور کہا اے اسماء میرے فرزند کو لاؤ میں نے اسے سفید کپڑے میں رکھ کر دیا آپؐ نے ان کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی میں نے امامؑ کو ان کی آغوش میں دیا تو آپ رونے لگے۔

اسماء نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا اس اپنے فرزند کے لئے، میں نے کہا یہ تو ابھی پیدا ہوا ہے پیغمبرؐ نے فرمایا اسے عنقریب ایک باغی گروہ قتل کرے گا میرے بعد میں اللہ سے اس کے لئے شفاعت نہ کروں گا پھر آپ نے کہا کہ اس کی خبر فاطمہؑ کو نہ دینا کیونکہ وہ اس بچہ کی ولادت کے بارے میں نئی ہیں۔[1]

☆ عبداللہ بن سعید سے روایت ہے انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے عائشہ سے روایت کی ہے کہ حسینؑ بن علیؑ رسولؐ اللہ کے پاس آئے تو رسولؐ نے فرمایا اے عائشہ کیا

تمہیں میں تعجب میں نہ ڈال دوں ابھی میرے پاس وہ فرشتہ آیا تھا جو کبھی میرے پاس نہیں آیا اس نے کہا کہ میرا یہ فرزند قتل کیا جائے گا اور یہ بھی کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں وہ تربت آپ کو دکھاؤں جہاں قتل ہوگا ملک نے ہاتھ بڑھا کر تربت اٹھائی مجھے دکھایا تو وہ سرخ تربت تھی۔[2]

☆ عمرہ بنت عبدالرحمان سے روایت ہے انھوں نے عائشہ سے روایت کی ہے کہ حسینؑ کو ارض بابل میں قتل کیا جائے گا۔[3]

-

(۱) مسند زید بن علی: ۴۶۸، ذخائر العقبی: ۱۱۹، مستدرک الوسائل ۱۵: ۱۴۵/ ۱۷۸۰۵

(۲) المعجم الکبیر ۳: ۱۰۷/ ۲۸۱۵، کنز العمال ۱۲: ۵۸/ ۳۴۳۲۳

(۳) تہذیب الکمال ۶: ۴۱۸، تاریخ دمشق ۱۴: ۲۰۹، تاریخ الاسلام ۵: ۹

☆ عبداللہ بن سعید سے روایت ہے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عائشہ یا ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ پیغمبرؐ نے ان دونوں میں سے کسی ایک سے فرمایا:

میرے پاس ایک ایسا فرشتہ آیا جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا اس نے مجھ سے کہا، آپ کا یہ فرزند حسین قتل کیا جائے گا اگر آپ چاہیں تو میں اس زمین کی تربت آپ کو دکھاؤں جہاں قتل کیا جائے گا۔ اس نے سرخ تربت نکال کر دکھائی۔[1]

-

(۱) مسند احمد ۶: ۲۹۴/ ۲۶۵۶۷، تاریخ دمشق ۱۴: ۱۹۴-۱۹۳

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
IslamicMobility.com

(۵) حدیث ام المومنین زینب بنت جحش

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے اپنی سند کے ساتھ زینب سے کہ انھوں نے کہا۔

رسول اکرمؐ میرے گھر میں تھے اور حسینؑ میرے پاس جب وہ چلے تو میں ان سے غافل ہوگئی تو وہ رسولؐ اللہ کے پاس آئے اور ان کے سینہ پر بیٹھ گئے اور پیشاب کیا تو میں ان کو پکڑنے کے لئے چلی رسولؐ اللہ بیدار ہوئے اور کہا اسے چھوڑ دو میں نے چھوڑ دیا یہاں تک کہ جب وہ پیشاب سے فارغ ہوگئے پھر پانی لائے اور فرمایا کہ بچہ پیشاب کردیتا ہے اور کنیز اسے دھوتی ہے تو اسے پانی سے بالکل صاف کردو، پھر وضو کیا کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے جب کھڑے ہوئے تو اسے گود میں لے لیا جب رکوع کیا یا بیٹھے تو اسے رکھ دیا پھر بیٹھ کر دعا کی اور روئے پھر اپنا ہاتھ بڑھایا جب آپ نے نماز مکمل کرلی تو میں نے کہا اے رسولؐ اللہ آج میں نے وہ چیز آپ کی دیکھی جو اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور خبر دی کہ اس فرزند کو میری امت قتل کرے گی میں نے کہا اے جبرئیل مجھے اس کی تربت دکھاؤ تو انھوں نے سرخ تربت مجھے دکھائی۔ (۱)

(۱) تاریخ دمشق ۱۴: ۱۹۶ -۱۹۵، مجمع الزوائد ۹: ۱۸۸، المطالب العالیہ ابن حجر ۲: ۸۷/۱۲، المعجم الکبیر ۲۴: ۵۵/۱۴۱، کنزالعمال ۱۲: ۵۸/۳۴۳۱۹

(۶) حدیث ام الفضل بنت حارث

حاکم نے مستدرک میں نقل کیا ہے ام الفضل بنت حارث کہ وہ رسولؐ اللہ کے پاس آئیں اور کہا اے رسولؐ اللہ! میں نے آج رات میں نہایت ناپسندیدہ خواب دیکھا ہے، آپؐ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ ام الفضل نے کہا کہ وہ شدید آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ ام الفضل نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا جدا کیا گیا اور میری گود میں رکھ دیا گیا۔

رسولؐ اللہ نے فرمایا: تو نے بہترین چیز دیکھی ہے جناب فاطمہؑ کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوگا تو وہ تمہاری گود میں ہوگا، حسینؑ کی ولادت ہوئی تو وہ بچہ میری گود میں رہا جیسا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا تھا، ایک دن میں رسولؐ اللہ کے پاس آئی تو اس بچہ کو ان کی آغوش میں دیا تو میری تھوڑی توجہ بڑی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں میں نے کہا اے نبی خدا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا ہوا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھے بتایا کہ میری امت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی۔ میں نے کہا اس کو؟ فرمایا ہاں اور وہ سرخ تربت بھی میرے پاس لائے ۔۔۔۔۔۔۔ اس پر حاکم نے تعلیقہ لگایا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے شیخین کی شرط پر لیکن ان دونوں نے اسے نقل نہیں کیا ہے۔ (۱)

(۱) المستدرک علی الصحیحین ۳: ۱۹۴/ ۴۸۱۸، دلائل النبوۃ ۶: ۴۶۹-۴۶۸، تاریخ دمشق ۱۴: ۱۹۶، البدایہ والنہایہ ۶: ۲۳۰، الفتوح لابن اعثم ۴: ۳۲۴، مقتل الحسین خوارزمی ۱: ۱۵۹، کنزالعمال ۱۲: ۵۶/ ۳۴۳۰۰

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

(۷) حدیث ابی امامہ

ہیثمی نے مجمع الزوائد ابی امامہ سے نقل کیا انھوں نے کہا۔

رسولؐ اللہ نے اپنی عورتوں سے فرمایا اس بچہ کو نہ رلاؤ (یعنی حسینؑ پر) یہ ام سلمہ کی باری کا دن تھا جبرئیل آئے اور رسولؐ اللہ کو وحی دی، آپؐ نے ام سلمہ سے فرمایا کہ کسی کو میرے پاس داخل نہ ہونے دینا اتنے میں حسین آئے گھر میں جب نبی کریمؐ کو دیکھا تو داخل ہونا چاہا ام سلمہ نے انھیں پکڑ کر گود میں لے لیا انھیں سکون وآرام دینے لگیں جب ان کا گریہ شدید ہو گیا تو چھوڑ دیا تو وہ جا کر رسولؐ اللہ کی آغوش میں بیٹھ گئے اس وقت جبرئیل نے رسولؐ اللہ سے کہا تمہاری امت تمہارے اس فرزند کو قتل کرے گی نبیؐ نے پوچھا کہ وہ مومن ہو کر اسے قتل کرے گی؟ کہا ہاں اسے قتل کرے گی پھر جبرئیل نے تربت دکھائی اور کہا کہ یہ اس مقام کی تربت ہے۔(۱)

رسولؐ اللہ حسینؑ کو گود میں لئے ہوئے نکلے وہ رنجیدہ اور مغموم تھے ام سلمہ کو خیال ہوا یہ غم و غصہ بچہ کے ان کے پاس داخل ہونے کی وجہ سے ہے، میں نے کہا اے رسولؐ خدا! میں آپ پر فدا ہوں آپ ہم سے کہا تھا کہ اس بچہ کو نہ رلانا اور کسی کو داخل نہ ہونے دینا یہ آئے تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔

پھر پیغمبر اصحاب کے پاس آئے جو بیٹھے تھے اور فرمایا کہ میری امت اسے قتل کرے گی ان اصحاب میں ابوبکر وعمر بھی تھے ان دونوں نے جرائت کی اور کہا اے نبی خدا! کیا وہ مومن ہوں گے؟ فرمایا ہاں اور یہ اس کی تربت ہے اور اسے دکھایا۔

ہیثمی کا بیان ہے کہ اس کی طبرانی نے روایت کی اس کے رجال موثق ہیں بعض میں ضعف پایا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ حدیث قوی ہے کم سے کم معتبر ہے جو صراحت کے ساتھ کہتی ہے کہ حسین کو رلانے کی نہی ہے تو غور کرو امت محمدی نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

(۱) یہاں ایمان کی لفظ ہے لیکن اس سے مراد اسلام ہے۔

(۲) مجمع الزوائد ۹:۱۸۹، المعجم الکبیر ۸:۲۸۵/ ۸۰۹۶، تاریخ دمشق ۱۴:۱۹۰، بغیۃ الطلب ۶:۲۶۰۱

(۸) حدیث سعید بن جمہان

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے اپنی اسناد سے سعید بن جمہان سے، کہ جبرئیل پیغمبرؐ کے پاس اس قریہ کی مٹی لائے جہاں حسین کو قتل کیا جائے گا، کہا گیا ہے کہ اس قریہ کا نام کربلا ہے تو رسولؐ اللہ نے فرمایا ”کرب و بلاء“ یہ کرب اور بلا ہے۔(۱)

(۹) روایات مدرسہ اہل البیتؑ:

☆ محمد بن حسین بن علی بن حسین سے روایت ہے انھوں نے اپنے آباء واجداد سے اور حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ ایک روز ہم نے رسولؐ اللہ سے ملاقات کی تو ہم ان کے پاس کھانا لائے اور ہمیں ام ایمن نے ایک سینی کھجور اور ایک قاب دودھ اور چھاچھ کا دیا ہم وہ بھی ان کے پاس لائے آپؐ نے اس میں سے نوش کیا جب وہ فارغ ہو گئے تو میں نے کھڑے ہو کر رسولؐ اللہ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا جب دونوں ہاتھ دھو لئے تو تری سے چہرہ اور داڑھی کا مسح کیا پھر مکان کے ایک گوشہ میں مسجد کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوئے نماز ادا کی سجدہ میں گئے تو گریہ کیا اور گریہ طولانی ہوا پھر سر اٹھایا تو ہم اہلبیتؑ میں سے کسی جرائت نہ ہوئی کہ ان سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرے حسینؑ کھڑے ہوئے اور رسولؐ اللہ کے زانو پر گئے سر سینہ پر رکھا اور ٹھڈی رسولؐ اللہ کے سر پر تھی اور کہا اے بابا آپ کیوں رو رہے ہیں؟

(۱) تاریخ دمشق ۱۴:۱۹۷، تاریخ اسلام ۵:۱۰۴، سیر اعلام النبلاء ۳:۲۹۰

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسۃ آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
IslamicMobility.com

پیغمبرؐ نے فرمایا اے فرزند میں نے آج تم لوگوں کو دیکھا تو اتنی خوشی ہوئی کہ اس طرح کی خوشی اس سے قبل نہیں ہوئی تھی اس بیچ میں جبرئیل آئے اور انھوں نے مجھے تمہارے قتل ہونے کی خبر دی اور تمہارے متعدد مقتولوں کی (تمہارے قتل ہونے کی جگہ الگ الگ ہے) میں اس پر حمد خدا بجالایا اور تمہارے لئے بھلائی کا سوال کیا، پھر اس نے کہا اے بابا کون ہماری قبروں کی زیارت کرے گا اور ان کے متفرق ہونے پر عہد کرے گا؟ فرمایا: میری امت کا ایک گروہ نیکی اور صلہ کرنا چاہے گا کیا تم ان سے اس موقف میں عہد کروگے، اور میں ان کی پشت پناہی کروں گا تو میں انھیں اس کے خوف اور شدت سے نجات دوں گا۔(۱)

☆ جابر سے روایت ہے انھوں نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے امامؑ نے فرمایا کہ امیرالمومنین کا ارشاد ہے ہم نے رسولؐ اللہ سے ملاقات کی ہمیں ام ایمن نے دودھ، چھاچھ اور کھجور ہدیہ کیا تھا ہم نے دونوں کے سامنے پیش کیا آپؐ نے نوش کیا پھر گھر کے ایک گوشہ میں کھڑے ہوکر نمازیں پڑھی جب آخری سجدہ میں تھے تو شدت کے ساتھ گریہ کیا تو ہم میں سے کوئی ان کی جلالت وعظمت کی بنا پر ان سے سوال نہیں کرسکتا تھا۔

حسین کھڑے ہوئے اور ان کی گود میں بیٹھ گئے اور کہا اے بابا آپ ہمارے گھر میں داخل ہوئے تو آپ کے داخل ہونے سے ہم کو بے حد خوشی ہوئی جب آپ نے گریہ کیا تو ہمیں غم ہوا کس چیز نے آپ کو رلایا؟ فرمایا اے فرزند ابھی میرے پاس جبرئیل آئے تھے اور مجھے بتایا کہ تم قتل ہوگے اور تمہاری قتل گاہیں مختلف ہیں، پھر پوچھا اے بابا اس سے کیا ثواب ملے گا جو ہماری قبروں کی زیارت کرے گا مختلف جگہوں پر ہونے کے ساتھ فرمایا اے فرزند یہ میری امت کا ایک گروہ ہوگا جو تمہاری زیارت کرے گا اس سے برکت حاصل کرے گا یہ میرے اوپر حق ہوگا کہ میں روز قیامت انھیں قیامت کے خوف اور ان کے گناہوں سے

چھٹکارا دلاؤں گا اور اللہ انھیں جنت میں قرار دے گا۔(۲)

☆ محمد بن عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ جو ملک پیغمبر محمدؐ کے پاس خبر قتل حسین لے کر آیا وہ جبرئیل روح الامین تھے وہ پروں کو پھیلائے ہوئے روتے چیختے آئے اور تربت حسین لئے تھے اس میں مشک کی خوشبو تھی رسول اللہ نے فرمایا کہ امت نے مکاری وغداری کی جو میرے بچہ کو قتل کرے گی یا یہ فرمایا کہ میری بیٹی کے بیٹے کو۔ جبرئیل نے کہا اللہ مختلف طرح سے عذاب کرے گا تو ان کے دل الگ الگ ہوجائیں گے۔(۳)

-

(۱) کامل الزیارات:۱۲۷/۱۴۱

(۲) کامل الزیارات:۱۲۵/۱۴۰

(۳) کامل الزیارات:۱۳۰/۱۴۸

☆ ابوالجارود زیاد بن منذر سے روایت ہے انھوں نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اکرمؐ جناب ام سلمہ کے گھر میں تھے ان سے فرمایا کہ کوئی میرے پاس نہ آنے پائے تو حسین طفلگی کے عالم میں آئے تو میں ان سے کچھ نہ کہہ سکی یہاں تک کہ وہ پیغمبرؐ کے پاس آ گئے ام سلمہ ان کے پیچھے داخل ہوئیں تو دیکھا امام حسینؑ رسول اکرمؐ کے سینہ پر ہیں اور پیغمبر گریہ کررہے ہیں اور ان کے ہاتھ میں کوئی چیز ہے جسے الٹ پلٹ رہے ہیں رسول اللہ نے کہا اے ام سلمہ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ میرا فرزند قتل کیا جائے گا اور یہ وہ تربت ہے جہاں اسے قتل کیا جائے گا اسے تم اپنے پاس رکھو جب یہ تربت خون بن جائے تو

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاهور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

سمجھ لینا کہ میرا محبوب فرزند قتل کر دیا گیا۔ ام سلمہ نے کہا اے رسولؐ خدا! اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ اس کو دور کر دے نبی اکرمؐ نے کہا کہ میں دعا کر چکا ہوں تو خدا نے وحی کی کہ اس فرزند کا ایسا مقام ہے جس تک کوئی مخلوق نہیں پہنچ سکتی ہے اس کے کچھ پیرو اور شیعہ ہیں جو شفاعت کریں گے تو شفاعت قبول ہوگی، مہدیؑ ان کی اولاد میں سے ہیں خوش نصیب ہے وہ شخص جو حسینؑ کے دوستوں میں ہو یقیناً ان کے شیعہ روز قیامت کامیاب ہوں گے۔[۱]

☆ ابو بصیر کی روایت ہے انھوں نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے امامؑ نے فرمایا کہ جبرئیل رسولؐ اللہ کے پاس آئے اور حسینؑ ان کے سامنے کھیل رہے تھے جبرئیل نے رسول کو خبر دی کہ ان کی امت حسین کو قتل کرے گی، یہ سن کر رسولؐ اللہ نے گریہ کیا پھر کہا کیا میں آپ کو وہ تربت دکھاؤں جہاں انھیں قتل کیا جائے گا، کہا کہ رسول اللہ کے قیام اور مقام قتل حسینؑ کی زمین سمٹ گئی یہاں تک کہ دونوں ٹکڑے مل گئے تو اس میں سے مٹی لی پھر وہ چشم زدن میں زمین پھیل گئی اور وہ یہ کہہ رہے تھے خوش نصیبی ہے تمہارے لئے اس تربت سے اور خوش نصیبی ہے اس شخص کے لئے جو تمہارے ساتھ قتل کیا جائے۔[۲]

(۱) امالی صدوق: ۲۰۳/ ۲۱۹

(۲) کامل الزیارات: ۱۲۸/ ۱۴۲

☆ ابو اسامہ زید شحام سے روایت ہے انھوں نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے امامؑ نے فرمایا کہ جبرئیل نے رسولؐ اللہ کے پاس امام حسینؑ کی سنانی سنائی ام سلمہ کے گھر میں امام حسینؑ رسولؐ کے پاس آئے اور جبرئیل ان کے پاس تھے تو کہا اس بچہ کو تمہاری امت قتل کرے گی رسولؐ اللہ نے فرمایا مجھے وہ تربت دکھا دو جہاں اس کا خون بہایا جائے گا جبرئیل نے ایک مٹھی مٹی لی اور دکھائی تو وہ سرخ مٹی تھی۔[۱]

☆ ابو خدیجہ سالم بن مکرم جمال سے روایت ہے اس نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے امامؑ نے فرمایا جب جناب فاطمہؑ کے یہاں حسینؑ کی ولادت ہوئی تو جبرئیل رسولؐ اللہ کے پاس آئے اور کہا آپ کی امت آپ کے بعد حسین کو قتل کرے گی پھر کہا کیا میں تمہیں اس کی تربت دکھاؤں پھر اپنے پر کو پھیلایا اور تربت کربلا نکالی اور مجھے اسے دکھایا اور کہا یہی وہ تربت ہے جس پر انھیں قتل کیا جائے گا۔[۲]

عبد الملک بن اعین سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نے امام صادقؑ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ام سلمہ کے گھر میں تھے اور جبرئیل ان کے پاس تھے کہ اتنے میں حسین داخل ہوئے جبرئیل نے رسولؐ سے کہا کہ آپ کی امت آپ کے اس فرزند کو قتل کرے گی کیا میں تمہیں اس زمین کی تربت نہ دکھاؤں جس میں اسے قتل کیا جائے گا رسولؐ نے کہا ہاں دکھاؤ تو جبرئیل نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ایک مٹھی مٹی لی اور اسے مجھے دکھایا۔[۳]

(۱) کامل الزیارات: ۱۲۹/ ۱۴۳، ایک دوسری روایت سماعہ بن مہران سے ہے انھوں نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے اس میں اتنے الفاظ زیادہ ہیں "فلم تزل عند ام سلمه حتی ماتت رحمها الله"۔

(۲) کامل الزیارات: ۱۳۰/ ۱۴۷

(۳) کامل الزیارات: ۱۲۹/ ۱۴۵

☆ محمد بن عمرو زیات سے روایت ہے انھوں نے کہا ہمارے اصحاب میں سے کسی سے روایت کی ہے انھوں نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے آپ نے کہا کہ جبرئیل محمدؐ پر نازل ہوئے اور کہا اے محمدؐ! خدا تمہیں ایک بچہ کی بشارت دیتا ہے جو فاطمہؑ کے یہاں پیدا ہوگا آپ کے بعد آپ کی امت اسے قتل کرے گی۔

رسولؐ نے کہا اے جبرئیل! میرے رب پر سلام، مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer, let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
IslamicMobility.com

ہے کہ فاطمہ کے یہاں پیدا ہو میری امت میرے بعد اسے قتل کرے گی۔

پھر جبرئیل چلے گئے دوبارہ پھر آئے اور یہی بات کہی اے جبرئیل میرے رب پر سلام مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں ہے جسے میری امت میرے بعد قتل کردے۔

پھر جبرئیل گئے آسمان کی جانب پھر نازل ہوئے اور کہا اے محمد خدا تمہیں سلام کہتا ہے اور تمہیں بشارت دیتا ہے کہ اس فرزند کی ذریت میں امامت، ولایت اور وصایت قرار دے گا رسولؐ نے کہا میں راضی ہوں۔

پھر جناب فاطمہؑ کے پاس پیغام بھیجا کہ اللہ مجھے ایک مولود کی بشارت دیتا ہے جو تم سے پیدا ہوگا اسے میری امت میرے بعد قتل کرے گی، جناب فاطمہ نے پیغام دیا کہ مجھے ایسے فرزند کی ضرورت نہیں جس کو آپ کی امت آپ کے بعد قتل کرے گی۔ رسول نے پیغام دیا اللہ نے اس کی ذریت میں امامت، ولایت اور وصایت قرار دیا ہے، تو جناب فاطمہؑ نے کہا کہ میں راضی ہوں۔

حملته امه کرھا و وضعته کرھا و حمله و فصاله ثلثون شھرا حتی اذا بلغ اشده و بلغ اربعین سنة قال ربّ اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علیّ و علی والدیّ و ان اعمل صالحا ترضاه و اصلح لی فی ذریتی۔

ترجمہ:

تو اگر یہ نہ کہا ہوتا ”**اصلح لی فی ذریتی**“ تو کل ذریت حسین امام ہوتی، امام حسینؑ کے دہن میں رسولؐ اپنا انگوٹھا رکھتے تھے وہ اسے چوستے تھے اور دو تین دن کے لئے کافی ہو جاتا لہٰذا حسین کا گوشت رسول کے گوشت اور خون سے بڑھا اور چھ ماہ میں سوائے عیسیٰ بن مریم اور حسین بن علیؑ کے دوسرا کوئی نہیں پیدا ہوا۔

(۱) الکافی کلینی ۱: ۴٦٤/ ۴، الامامة والتبصر ہ لابن بابویہ والد الصدوق: ۵۱/ ۳۷

☆ معلیٰ بن خنیس سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ ایک صبح آئے تو جناب فاطمہ نے رسول کو محزون اور روتا ہوا پایا اور پوچھا اے رسول خدا کیا ہوا تو انھوں نے خبر دینے سے منع کیا فاطمہؑ نے کہا میں کھانا پانی نہیں استعمال کروں گی یہاں تک کہ آپ مجھے خبر دیں تو رسولؐ نے کہا کہ جبرئیل میرے پاس آئے اس جگہ کی تربت لے کر جہاں اسے قتل کیا جائے گا کوئی اس کا متحمل نہ ہوگا اور یہ اس جگہ کی تربت ہے۔ (۱)

حسن بن علی بن ابی المغیر ہ سے روایت ہے، بعض اصحاب نے کہا کہ میں نے امام صادق سے کہا کہ میں بہت زیادہ مرض میں مبتلا ہوں اور ہر طریقہ کی دوا کر ڈالی ہے تو امامؑ نے مجھ سے کہا قبر حسین کی تربت کہاں اس میں ہر مرض کی شفا ہے ہر خوف سے امن ہے جب اسے لو تو کہو ”**اللھم انی اسألک بحق ھذه الطینة و بحق الملک الذی اخذھا و بحق النبی الذی قبضھا و بحق الوصی الذی حل فیھا صلّ علی محمد و اھل بیته و اجعل فیھا شفاء ھن کل داء و امانا من کل خوف**“ پھر کہا وہ ملک جس نے لیا وہ جبرئیل ہیں جس نے تربت نبی کو دکھایا اور کہا یہ آپ کے اس فرزند کی تربت ہے جسے آپ کے بعد آپ کی امت قتل کرے گی اور وہ نبی جس نے اس کو قبضہ میں لیا وہ محمد اور وہ وصی جو اس میں داخل ہوا وہ حسین سید شباب اہل الجنة ہیں۔ (۲)

-

(۱) کامل الزیارات: ۱۳۲/ ۱۵۰

(۲) تہذیب الاحکام طوسی ۱٦: ۷۵/ ۱۴٦

☆☆☆

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

یہ جبرئیل امین کی خبریں ہیں رسولؐ اللہ سے اگر انھیں بعد کی خبروں سے ملا دیا جائے تو تواتر ثابت ہوجاتا ہے ورنہ استفاضہ تو ثابت ہے یہ وہ روایات ہیں جن میں واضح طور پر راویوں کے شیعہ وسنی ہونے خوارج، عثمانی، نواصب، کوفی، بصری، واسطی، بغدادی، مدنی اور مصری وغیرہ ہونے کا لحاظ کیا گیا ہے بلکہ شامی کم ہیں جو اس کا واضح ثبوت ہے کہ بنی امیہ کو اہلبیتؑ کی نذر زیادہ کینہ اور حسد تھا بالخصوص امام حسینؑ سے۔

بحث کرنے والا اگر ان روایات کی اسانید کی تحقیق کرے تو اسے معلوم ہوجائے گا کہ ان احادیث حسنہ میں سے اکثر صحیح ہیں اور بہت سی ضعیف حدیثوں میں سے حسن ہیں جیسا کہ وہ اس سے بھی دریافت ہوجائے گا کہ ذہبی نے کیا کیا ہے بخاری، ابن کثیر، ابن جوزی نے کیا تحریفات کی ہیں اور البانی وغیرہ نے کس طرح کے بے بنیاد دعویٰ کئے ہیں۔

بارش پر موکل فرشتہ کا تربت حسینؑ نبیؐ تک لے جانا

۱-حدیث انس بن مالک

احمد نے اپنی سند سے انس بن مالک کی روایت نقل کی ہے بارش کے فرشتہ نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ پیغمبرؐ کے پاس آنے کی اسے اجازت ملی نبیؐ نے ام سلمہ سے فرمایا میرا دروازہ بند رکھو کوئی میرے پاس نہ آئے۔ اس درمیان میں حسینؑ بن علیؑ داخل ہونے کے لئے آئے میں نے انھیں منع کیا وہ کود کر داخل ہوگئے اور وہ نبیؐ کی پشت، کاندھے اور گردن پر بیٹھے تھے ملک نے نبی سے کہا کیا آپ اس فرزند سے محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ ملک نے کہا: لیکن آپ کی امت عنقریب اسے قتل کرے گی اگر آپ چاہیں تو میں وہ جگہ دکھادوں جہاں اسے قتل کیا جائے گا تو ہاتھ مار کر سرخ مٹی لایا اسے ام سلمہ نے لے لیا اپنی چادر میں باندھ لیا ثابت (خبر کے راوی) نے کہا کہ ہمیں معلوم ہوا کہ وہ زمین کربلا ہے۔ (۱)

-

(۱) مسند احمد ۳:۲۴۲ / ۱۳۵۶۳ و ۳:۲۶۵ / ۱۳۸۲۰، صحیح ابن حبان ۱۵:۱۴۲ / ۶۷۴۲، دلائل النبوہ ۶:۴۶۹، موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان ۵۵۴ / ۲۲۴۱، البدایہ والنہایہ ۸:۱۹۹، سیر اعلام النبلاء ۳:۲۸۸، تاریخ الاسلام ۵:۱۰۲، مسند ابی یعلی ۶:۱۲۹ / ۳۴۰۲، مجمع الزوائد ۹:۱۸۷، المعجم الکبیر ۳:۱۰۶ / ۲۸۱۳

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاهور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

۲۔ حدیث ابی الطفیل:

طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کیا ہے اپنی سندوں سے ابوالطفیل سے اس نے کہا کہ بارش کے فرشتہ نے نبی کے پاس آ کر سلام کے لئے اجازت طلب کی جب آپؐ ام سلمہ کے گھر میں تھے نبیؐ نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی نہ آئے اتنے میں حسین بن علی آئے اور داخل ہوئے ام سلمہ نے کہا کہ یہ حسین ہیں نبی نے کہا انھیں چھوڑ دو تو وہ نبی کی ...... پر چڑھ گئے اور کھیلنے لگے فرشتہ دیکھتا رہا ملک نے کہا اے محمد کیا آپ اس بچہ سے محبت کرتے ہیں؟ نبیؐ نے کہا: ہاں، بخدا میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ فرشتہ نے کہا: لیکن آپ کی امت اسے عنقریب قتل کرے گی اگر آپ چاہیں تو آپ کو وہ جگہ دکھا دوں پھر وہ ملک ایک مٹھی مٹی لا یا اسے ام سلمہ نے لے لیا اپنی چادر میں باندھ لیا وہ لوگ سمجھ رہے تھے کہ یہ کربلا کی مٹی ہے۔ (۱)

-

(۱) مجمع الزوائد ہیثمی ۹: ۱۹۰، اس کی روایت طبرانی نے کی اس کی سندیں حسن ہیں اس کا اقرار البانی سلسلۃ الصحیحہ ۳: ۱۵۹/ ۱۱۷۱ میں کیا ہے انھوں نے تعلیقہ کیا ہے عبداللہ بن نجی کی حدیث پر اور لکھا ہے کہ اپنے تمام طریقوں سے صحیح ہے۔

دریاؤں کے فرشتہ کا نبیؐ کے پاس تربت حسینؑ لانا

ابن اعثم نے کتاب الفتوح میں بیان کیا ہے کہ شرجیل بن ابی عودہ نے کہا کہ دریاؤں پر موکل فرشتہ نبی کے پاس آیا کہ فردوس کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ بحر اعظم میں اترا اس نے اپنے بازؤں کو پھیلا دیا اور ایک چیخ ماری اور کہا اے دریاؤں! غم وحزن کا لباس پہن لو کیونکہ پیغمبرؐ کا فرزند قتل وذبح کیا گیا۔

پھر وہ نبیؐ کے پاس آیا اور کہا اے حبیب خدا! اس زمین پر آپ کی امت کے دو گروہ جنگ کریں گے ان میں سے ایک ظالم اور فاسق ہوگا جو آپ کے فرزند آپ کی بیٹی کے بیٹے کو کرب وبلا میں قتل کرے گا یہ اس کی تربت ہے اے محمد! پھر ایک مٹھی مٹی زمین کربلا سے لی اور کہا یہ تربت آپ کے پاس رہے گی تا کہ اس کی علامت دکھائی دے۔ پھر اس ملک نے تربت حسین کو اپنے بعض بازؤں پر اٹھایا تو آسمان دنیا میں کوئی فرشتہ باقی نہ رہا مگر اس نے اس تربت کو سونگھا اور اس میں اثر اور جز ہوگئی پھر پیغمبرؐ نے وہ مٹی لے لی جو فرشتہ لایا تھا دور سے سونگھتے تھے اور روتے تھے اور کہتے جاتے تھے "**اللھم لا تبارک فی قاتل ولدی واصلہ نار جھنم**" پھر وہ مٹھی مٹی ام سلمہ کو دی اور انھیں شط فرات پر قتل حسین کی خبر دی اور کہا اے ام سلمہ یہ تربت اپنے پاس رکھو جب یہ خون میں بدل جائے تو میرا فرزند حسین قتل کیا جائے گا۔ (۱)

-

(۱) الفتوح: ۴: ۳۲۴، الدر النظیم لابی حاتم العاملی: ۶۴

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسۃ آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

ملک کا نبیؐ کے پاس تربت حسینؑ لانا

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اپنی سندوں سے وکیع سے نقل کیا ہے اس نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن سعید نے کہا انھوں نے اپنے والد سے روایت کی انھوں نے عائشہ یا ام سلمہ سے روایت کی ہے وکیع نے کہا کہ عبداللہ بن سعید کو شک ہوا کہ نبیؐ نے کہا دونوں میں سے کسی ایک سے کہ میرے پاس ایک ملک گھر میں داخل ہوا جو اس سے پہلے نہیں آیا اس نے مجھ سے کہا کہ آپ کا فرزند حسین قتل کیا جائے گا اگر آپ چاہیں تو اس جگہ کی مٹی دکھا دیں جہاں قتل کیا جائے گا۔ ام سلمہ نے کہا اس ملک نے سرخ مٹی نکالی۔ (۱)

خوارزمی نے مقتل حسین میں تربت حسینؑ کی حدیثوں کو اور اسے ملک کے لانے اور نبیؐ کو عطا کرنے کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد کہا کہ امام احمد بن اعثم کوفی نے اپنی تاریخ میں اپنی کثیر سندوں سے رسول اکرمؐ سے روایت کی ہے اس میں ایک ابن عباس کی حدیث اور ام الفضل کی حدیث ذکر کی ہے پھر ملائکہ کی طرف سے جبرئیل کا نزول ان کی حدیث کو ذکر کیا پھر دریاؤں کے فرشتوں کے نازل ہونے کی حدیث بیان کی ہے نقل کرتے ہوئے شرجیل بن عودہ سے اور آخر میں مسور بن مخزمہ کی حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اس نے کہا کہ ملأ اعلیٰ سے ایک ملک آیا جو زمین پر کبھی نہیں آیا دنیا کی خلقت کے وقت سے اس ملک نے اپنے رب سے اجازت طلب کی اور وہ نبیؐ سے ملاقات کے شوق میں آیا جب وہ زمین پر آیا تو اللہ نے اس کی جانب وحی کی اے ملک! محمدؐ کو خبر دے دو کہ اس کی امت کا ایک شخص یزید ہوگا وہ آپ کے

طاہر فرزند کو قتل کرے گا جو طاہرہ خاتون کا بیٹا ہوگا جو مثل مریم بنت عمران ہوں گی۔

(۱) تاریخ دمشق ۱۴: ۱۹۳، مسند احمد ۶: ۲۹۴ / ۲۵۵۶۷، تاریخ الاسلام ۵: ۱۰۴، سیر اعلام النبلاء ۳: ۲۹۰

ملک نے کہا: اے معبود و سردار! میں آیا اور نبی کے پاس آنے سے خوش ہوا تو میں کیونکر یہ خبر انھیں دوں۔ کاش میں نہ آیا ہوتا تو فرشتہ کو بلندی سے ندا دی گئی تم اس کام کو بجا لاؤ جس کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ فرشتہ آیا اپنے بازوؤں کو پھیلایا یا ان کے سامنے رکا اور کہا السلام علیک یا حبیب اللہ میں نے اپنے رب سے آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی کاش میرے رب نے میرے بازوؤں کو توڑ دیا ہوتا اور میں آپ کے پاس یہ خبر نہ لاتا لیکن مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے آپ باخبر ہو جائیں کہ آپ کی امت کا یزید نامی شخص آپ کے فرزند طاہر کو جو آپ کی طاہرہ بیٹی کا بیٹا ہے جو مریم بنت عمران کی مثل ہیں قتل کرے گا اور وہ آپ کے فرزند کے بعد زیادہ لذت حیات نہ پائے گا عنقریب خدا اس کے بدترین عمل پر مواخذہ کر کے عذاب دے گا تو وہ جہنم والوں میں سے ہوگا۔ (۱)

(۱) مقتل الحسینؑ ۱: ۱۶۳، الفتوح لابن اعثم ۴: ۳۲۴

☆ معاذ بن جبل کی روایت تربت حسینؑ کے لئے

طبرانی نے اپنی سند سے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کی ہے کہ معاذ بن جبل نے اس کو خبر دی کہ میرے پاس رسول اللہؐ اس حال میں آئے کہ چہرہ کا رنگ متغیر تھا اور کہا میں محمد ہوں مجھے فواتح الکلام اور خواتم عطا کیا گیا ہے تم لوگ میری اطاعت کرو جب تک میں تمہارے سامنے ہوں جب میں دنیا سے چلا جاؤں تو تمہارے لئے اللہ کی کتاب سے

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

تمسک لازم ہے اس کے حلال کو حلال قرار دو اس کے حرام کو حرام، تمہارے پاس نمونہ آیا تمہارے خوشبو اور راحت کے ساتھ آیا، اللہ کی کتاب سابق ہے، تمہارے پاس فتنے اس طرح آئے جیسے اندھیری رات کے حصے، جب کوئی رسول گیا دوسرا رسول آیا۔ نبوت منسوخ ہوگئی تو بادشاہت ہوگئی اللہ رحم کرے اس شخص پر جو اس کے حق کو لے لے اور اس سے اسی طرح نکل گیا جس طرح داخل ہوا، رکوا ے معاذ اسے احصا کرلو۔ معاذ نے کہا کہ جب میں پچاس سال کا ہوگیا تو پیغمبرؐ نے فرمایا: یزید، خدا یزید کو برکت نہ دے پھر ان کی آنکھ ڈبڈبا گئی پھر کہا مجھے حسینؑ کی سنائی دی گئی ہے اور اس کی تربت لائی گئی ہے اور اس کے قاتل کی خبر ملی ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرے سامنے کسی قوم کو قتل نہیں کیا جائے گا جو اسے نہ روکتی ہو مگر یہ کہ خدا ان کے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا اور شریر لوگ ان پر مسلط ہوں گے اور انھیں ذلت کا لباس پہنادیں گے۔

افسوس ہے آل محمدؐ کی اولاد کے لئے مال دار اور زبردستی خلیفہ بننے والوں کی طرف سے کہ وہ ایک کے بعد دوسرے اولاد محمدؐ کو قتل کرتے رہے۔[1]

☆ عبداللہ بن عمر کی روایت تربت حسینؑ

ابوعبدالرحمان سے روایت ہے انھوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ ہم رسولؐ اللہ کے دروازے پر تھے ساتھ میں ابوعبیدہ، سلمان، مقداد اور زبیر تھے اتنے میں رسولؐ اللہ خوف زدہ، رنگ بدلا ہوا آئے اور فرمایا مجھے سنائی سنائی گئی ہے اور طولانی کلام ذکر کیا اور کہا اسے روک لو اور احصا کرو اور طولانی سانس کھینچی اور کہا یزید کو خدا برکت نہ دے وہ قابل لعن وطعن ہے مجھے میرے حبیب حسین کی سنائی دی گئی ہے اس زمین کی مٹی لائی گئی اس کے قاتل کو دکھایا گیا آگاہ ہو کہ جس قوم کے سامنے اسے قتل کیا جائے گا اور

وہ اس کی مدد نہیں کرے گی تو خدا ان سب پر عقاب کرے گا (یا عقاب کے بجائے عذاب کی لفظ ہے)۔[2]

(۱) المعجم الکبیر طبرانی ۳: ۱۲۰ / ۲۸۶۱ و ۲۰: ۳۸ / ۵۶، کنزالعمال ۱۱: ۷۲ / ۳۱۰۶۱، مجمع الزوائد ۹: ۱۸۹

(۲) اللآلی المصنوعہ سیوطی ۱: ۴۱۴، الموضوعات ابن جوزی ۱: ۳۵۲، تنزیہ الشریعۃ کنانی ۱: ۴۱۵

تربت امام حسینؑ کی خبر کے یہ طریقے ہیں اگرچہ ان میں سے بعض ضعیف قرار دی گئی ہیں یا بعض کو جعلی کہا گیا ہے جیسے عبداللہ بن عمرو عاص کی روایت لیکن مجموعی طور پر ان کے صادر ہونے پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ احادیث ضعیفہ میں سے بعض بعض کو قوی کردیتی ہیں اس وقت وہ ساقط ہونے کی منزل سے نکل کر قبولیت کی منزل میں آجاتی ہیں اور ان سے استفادہ ممکن ہوجاتا ہے شواہد اور متابعات میں جیسا کہ البانی کا کلام عبداللہ بن نجی کی روایت میں گزرا ہے، اس کے بعد ابن کثیر، البانی، ذھبی، ابن جوزی وغیرہ کے لئے تربت حسینیہ کی خبروں میں شک پیدا کرنا ممکن نہیں رہ جاتا ہے یہ روایت فریقین کے نزدیک مستفیضہ ہیں۔

بحث و تحقیق کرنے والا ابن کثیر کی دسیسہ کاری کو ظاہر بظاہر دیکھتا ہے جو اس دن خبروں کے نقل کرنے کے بعد کی ہے نیز یہ کہ اس سے بھی واقف ہوجاتا ہے کہ اسے ان خبروں کے صحیح ہونے کا علم ہے کیونکہ تم دیکھتے ہو کہ وہ ان خبروں کو کس طرح ذکر کرتا ہے جو اموی شاہی بالخصوص یزید و معاویہ سے ملتا جلتا نہیں ہے ابن کثیر نے ان تین برسوں کا ذکر کرنے کے بعد جس میں یزید حاکم تھا کہا ہے اس نے حکومت کا آغاز قتل حسینؑ سے کیا (یعنی پہلے سال امام حسینؑ کو قتل کیا) اور دوسرے سال واقعہ حرہ ہوا اور تیسرے سال کعبہ کو جلایا اور منجنیق سے زخمی کیا۔ ابن کثیر نے کہا ہے:

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer, let him claim it wherever he finds it
موسسۃ آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

"یزید نے واضح فحش غلطی کی جب اس نے مسلم بن عقبہ سے کہا کہ مدینہ کو تین دن کے لئے مباح کر دے یہ بڑی فاحش غلطی تھی اس کے ساتھ ساتھ صحابہ اور ان کے فرزندوں کو قتل کیا اور یہ پہلے بیان ہوا کہ یزید حسینؑ اور ان کے اصحاب کو عبید اللہ بن زیاد کے ہاتھوں قتل کیا ان تین برسوں میں مدینہ منورہ میں ایسے عظیم فسادات ہوئے جن کو بیان نہیں کیا جا سکتا اور اسے سوائے خدائے عزوجل کما حقہ کوئی نہیں جانتا۔"(۱)

اس کے پہلے وہ کہہ چکا تھا کہ اس نے قتل حسینؑ اور واقعہ حرہ کے بعد تھوڑی بھی مہلت نہیں پائی یہاں تک کہ خداوند عالم نے اس کے قبل و بعد کے جابروں کی کمر توڑ دی بیشک خدا جاننے والا اور قادر ہے۔(۲)

(۱) البدایہ والنہایہ ۸:۲۴۶

(۲) البدایہ والنہایہ ۸:۲۲۴

ابن کثیر کیسے یہ کہتا ہے کہ یزید نے خطا کی جب کہ اس کو اس کا علم ہے کہ اس نے مدینہ کو تین دن مباح قرار دیا اور بہت سے اصحاب کو قتل کیا اس میں عظیم ترین حسین بن علیؑ تھے جیسا کہ اس نے خود ہی کہا ہے کہ اللہ نے اس کے پہلے کے جابروں کی کمر توڑ دی۔ اسے تو یزید کے کفر کا قول اختیار کرنا چاہئے تھا چاہے وہ نماز روزہ کرے کیونکہ اس نے اس چیز کا انکار کیا ہے جو نبی اکرمؐ سے متواتر وارد ہوئی ہے کہ حرمت مدینہ، مکہ اور اہلبیتؑ کا تحفظ لازم ہے۔ اور اس سے بھی خراب بات اس نے یہ لکھی کہ اسے اس میں شک ہے کہ یزید نے ابن زبعری کے یہ شعر پڑھے:

"لیت اشیاخی ببدر شھدوا   جزع الخزرج من وقع الاسل"

اس نے اس میں یہ کہہ کر شبہ لگایا ہے کہ اگر اسے یزید نے کہا ہے تو اس پر خدا کی

لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے اور اگر اس نے یہ نہیں کیا ہے تو خدا کی لعنت اس پر ہے جس نے اس کی نسبت یزید کی طرف کی ہے تا کہ اسے برا قرار دیا جائے۔(۱)

یقیناً یزید نے یہ شعر پڑھا ہے ابن عساکر نے نقل کیا ہے ریّا یزید کی مربیہ سے کہ اس نے ابن زبعری کے اشعار سے اس وقت تمثل کیا جب سر حسینؑ اس کے آیا اور وہ اپنی چھڑی سے حسینؑ کے دانتوں کو تکلیف دے رہا ہے۔(۲)

(۱) البدایہ والنہایہ ۸:۲۲۴

(۲) تاریخ دمشق ۶۹:۱۶۰

ذھبی نے اس پر حاشیہ لگایا یہ کہہ کر کہ واقعہ ریا طولانی ہے اس کی اسناد قوی ہیں۔(۳) اسی طرح ذھبی نے اپنے سے سابق والے کے عمل کو دہرایا ہے اور آنے والی خبر کے راوی کے صحیح ہونے کے بارے میں شک کیا ہے اس کی روایت رسولؐ اللہ سے ہے یعنی انس بن حارث بن نبیہ الباھلی نے روایت کی ہے رسول کی آغوش میں حسینؑ بیٹھے تھے تو رسولؐ نے فرمایا کہ یہ میرا فرزند سرزمین عراق پر قتل کیا جائے گا جو اس کا زمانہ اور وقت پائے اسے اس کی مدد کرنا چاہئے ——— ذھبی نے کہا کہ انس بن حارث کو رسول کی صحبت نہیں ہے ان کی حدیث مرسل ہے جبکہ مزی نے کہا ہے کہ شرف صحبت حاصل تھا تو اس کو وہم ہوا ہے ذھبی کا کلام جو تجرید میں تھا ختم ہو گیا۔(۱)

-

(۳) تاریخ الاسلام ۵:۱۰۲ حوادث ۶۱ھ

(۱) اصابہ ۱:۱۲۱، حاشیہ تہذیب الکمال ۶:۴۱۰، جرح و تعدیل ابن ابی حاتم ۲:۲۸۷، انس بن حارث صحابی تھے وہ حسینؑ بن علیؑ کے ساتھ قتل ہوئے۔

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
IslamicMobility.com

ابن حجر نے اصابہ میں کہا ہے کہ انس اور اس کے باپ حارث دونوں کو صحبت نبی ملی تھی اور انس بن حارث حسینؑ کے ساتھ قتل کئے گئے۔ (۲)

اس طرح ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ابن جوزی نے بھی جرح وتعدیل نامی کتاب میں اپنے اسلاف کے طریقہ کو اختیار کیا ہے تو اس نے تربت امام حسینؑ کے سلسلہ کی بعض مستفیضہ روایات کو خواہش نفسانی سے منتخب کیا ہے اور چھ طریقوں میں سے دو طریقوں کو ابی نعیم تک ذکر کرتا ہے (آنے والی خبر کے راوی) تا کہ وہ ان دونوں کے ذریعہ حکم لگا سکے اس خبر کے ضعیف ہونے کا جس کی روایت سعید بن جبیر نے ابن عباس سے کی ہے جس میں آیا: ''اوحی اللہ تعالیٰ الی محمد انی قتلت بیحیی ابن زکریا سبعین الفا و انی قاتل بابن ابنتک سبعین الفا و سبعین الفا''۔ (۳)

حاکم نے اس حدیث پر یہ کہہ کر تعلیقہ لگایا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن صحیحین نے اسے نہیں نقل کیا ہے اسی طرح ذھبی نے حاشیہ لگایا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ (۴)

-

(۲) اصابہ ۱۲۱:۱، ابن حجر نے ذھبی کے قول پر حاشیہ لگایا کہ اس کی حدیث کیسے مرسل ہوگی جب کہ اس نے کہا کہ میں نے سنا ہے، بغوی، ابن مسکن، ابن شاھین، دغوانی، ابن زبر، بارودی، ابن مندہ، ابن نعمی وغیرہ نے اس کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔

(۳) الموضوعات لابن جوزی ۱۳۰۶:۱ اس نے کہا یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

(۴) مستدرک حاکم مع تعلیقہ ذھبی ۱۹۵:۳

یہی قرین عمل البانی نے بھی کیا ہے اس نے چھ ذرائع تربت حسینی کی خبر کے لئے ذکر کئے اور ان دوسری حدیث کو بھلا دیا جو بزرگ صحابہ اور امہات المومنین سے وارد ہوئی ہیں۔ اس نے کہا ہے:

''ان حدیثوں میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے جو کربلا کے تقدس اور اس کی زمین پر سجدہ کی فضیلت اور اس کا ایک حصہ سجدہ کے لئے لینے کے استحباب پر دلالت کرتی ہو جیسا کہ اس وقت شیعہ کہتے ہیں۔'' (۱)

البانی نے اپنے کلام میں تدلیس سے کام لیا ہے کیونکہ اس نے صرف ایک ذریعہ امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ سے ذکر کیا ہے اور دوسرے ان ذرائع کو بھلا دیا ہے جو ہم نے امامؑ کی جانب سے ذکر کئے ہیں جو اس کتاب میں ہیں اور جدید معاجم میں بھی موجود ہیں۔

اس نے امامؑ کے علاوہ اصحاب اور امہات المومنینؑ کی روایات کو بھی بھلا یا ہے یا یہ کہ بعض ذرائع کو ذکر کیا ہے تمام ذرائع نہیں ذکر کئے۔

اس نے اگر چہ عبداللہ بن نجی کی روایت کے بارے میں کہا ہے: ''تمام ذریعوں سے صحیح ہے اگر چہ اس کے مفردات ضعف سے خالی نہیں ہیں لیکن یہ کم ہیں'' (۲) مگر اس کے اس کلام میں بھی دسیسہ کاری ہے کیونکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ کم علم افراد کے درمیان یہ توہم پیدا کردے کہ ضعیف روایتوں پر عمل کرنا جائز نہیں ہے اور انھیں بھلا دے کیونکہ وہ کم ہیں۔

-

(۱) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ البانی ۱۶۱:۳

(۲) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ۱۵۹:۲۳

نیز یہ کہ اس کا یہ کلام تمام اہل علم کی نظر میں باطل ہے کیونکہ علماء اس پر متفق ہیں کہ

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer, let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاهور پاکستان
IslamicMobility
IslamicMobility.com

یہ حدیث ضعیف بھی صحیح میں داخل ہوجاتی ہے جب اس کے ذرائع کثیر ہوں اور مستفیضہ ہو بلکہ انھوں نے اس سے بھی آگے بڑھ کر کہا ہے کہ حدیث ضعیف سے تواتر حاصل ہوجاتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ راویوں کا متفق ہونا جھوٹ پر محال ہو اور یہ بنیاد طلب کہ خطا میں مبتلا کرنے والی ہے کہ تواتر صرف صحیح حدیثوں سے متحقق ہوتا ہے۔

میں البانی کے سابق کے کلام کے جواب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جبرئیل امین کا قبر حسین کی مٹی کا قتل ہونے سے پہلے لینا اور ام سلمہ کا اسے ان کی شہادت کے وقت تک محفوظ کرنا رسولؐ اللہ کے حکم سے اور جو حضرت علیؑ نے ابن عباس وغیرہ سے بیان کیا ہے وہ کربلا کے تقدس کی دلیل کے لئے بھی کافی ہے اور اس کی تربت پر سجدہ کی فضیلت بھی ثابت ہے اور اس کا ایک حصہ نماز پڑھنے کے لئے لینا بھی مستحب ہے اور کیوں ہمارے سجدوں کا مقام زمین اور پاک زمین نہ ہو جب کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے: "**جعلت لی الارض مسجد وترابھا طھورا**" میرے لئے زمین سجدہ کی جگہ ہے اور اس کی پاک مٹی سجدہ کا مقام ہے۔

اس مقام پر توقف کرنا لازم ہوجاتا ہے کیونکہ البانی نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں میرے والد کے تحریر کردہ رسالہ "**السجود علی التربة الحسینیه**" پر مناقشہ کیا ہے اگر تمہیں وہ رسالہ مل جاتا تو تم اس کے منفرد نظریہ اور مخصوص فکر سے واقف ہوجاتے، البانی نے اسے حرام قرار دیتا ہے کہ لفظ عبد کا اطلاق غیر اللہ کی عبودیت پر ہو تو تم اس کے رسالہ بنام "**الرد علی المدعو عبدالرضا الشهرستانی فی کتابه السجود علی التربة الحسینیة**" تو اس نے اسے حرام اس لئے قرار دیا ہے کہ اس سے شرک میں واقع ہوسکتے ہیں یا عبدیت کی نسبت غیر اللہ کی طرف ہوگی جب کہ خداوند عالم نے قرآن میں خود ارشاد فرمایا ہے: "**وانکحوا الایامی منکم والصالحین من عبادکم وامائکم**" اس نے عباد

الرحمان یا عباد اللہ وغیرہ نہیں کہا ہے کیونکہ عبد ہونے کا اطلاق خادم وغیرہ پر بھی ہوتا ہے۔

اس سے مجھ کو معلوم ہوا کہ بعض رجال اور علماء نے غلطی کی ہے جب وہ اس کے دعویدار ہوئے کہ تربت حسینی کی روایات ضعیف ہیں اور وہ تاکید کرتے ہیں کہ جرح وتعدیل کا معیار ان کے نزدیک ان کا اپنا منتخب کردہ ہے علمی نہیں ہے۔

ابن جوزی پر اکثر ائمہ حدیث نے جرح وتعدیل میں اس کے مخصوص نہج پر اعتراض کیا ہے ابن صلاح نے کہا کہ ابن جوزی نے اپنی موضوعات میں کہا ہے کہ موضوعات بہت ہیں مگر ان کے موضوع ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔[۱]

اور ملا علی قاری نے شرح نخبۃ الفکر میں کہا ہے کہ علماء نے ابن جوزی کی پیروی کی ہے بہت سی احادیث میں جس کو اس نے اپنی کتاب موضوعات میں ذکر کیا ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ علماء اسے تبدیل نہیں کرتے ہیں جس کا ابن جوزی نے دعویٰ کیا ہے اور اس کا نظریہ ہے۔[۲]

سخاوی نے فتح المغیث میں لکھا بلکہ ابن جوزی نے اپنی کتاب الموضوعات میں کہ کم حسن صحیح کو درج کیا ہے جو صحیحین (بخاری ومسلم) میں سے ایک میں ہے چہ جائیکہ ان دونوں کے علاوہ سے اسی لئے علماء نے اس کے اس عمل کی تنقید کی ہے۔[۳]

اور تنزیہ الشریعہ میں ہے سیف احمد بن ابی المجد نے کہا کہ ابن جوزی نے لفظ وضع کا اطلاق ان حدیثوں پر کیا ہے کہ اس کے راوی میں بعض لوگوں کا کلام ہے یہ ظلم اور زیادتی ہے۔[۴]

یہ ائمہ جرح وتعدیل کی بعض تحریف، تاویل اور خرافات ہے جنھیں تم نے دیکھ لیا کہ قرآنی اصول پر مبنی نہیں ہیں بلکہ وہ لوگ اپنی خواہشات پر سر تسلیم خم کئے رہے۔

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

-

(۱)مقدمہ ابن الصلاح:۹۸

(۲)شرح نخبۃ الفکر ابن حجر:۴۴۷

(۳)فتح المغیث ۱:۲۵۵

(۴)تنزیہ الشریعہ ۱:۱۰

اور جو کچھ ہم نے نقل کیا ہے وہ ان کے حدیثی اصول،قواعد اور درایت کے مطابق ہیں کیونکہ ہماری بھی کرنے والے ہیں اور لوگ ان روایتوں کو قبول بھی کرتے ہیں اور ان راویوں سے روایات حاصل بھی کرتے ہیں۔

تربت حسینؑ کی خبر اگر متواتر نہ بھی ہو تو کم سے کم مستفیض ہے کیونکہ اس کی روایت اصحاب کی جماعت نے کی ہے جیسے علیؑ بن ابی طالبؑ،انس بن مالک،ابن عباس،ابوالطفیل ، ابوامامہ،انس بن حارث،معاذ بن جبل،عبداللہ بن عمرو بن عاص اور امہات المومنین میں ام سلمہ،عائشہ،زینب بنت جحش اور یہ روایات یا صحیح ہیں یا حسن یا مستفیض اور تم نے دیکھ لیا کہ بعض شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہیں اگر چہ ان دونوں نے اسے نقل نہیں کیا،ان تمام امور کے بعد ان روایات میں شک کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی۔

کربلا کی کرامت،حسینؑ کی کرامت سے

مذکورہ امور سے ہم نے یہ بھی پہچان لیا کہ زمین کربلا کو امتیازی حیثیت،تقدس اور دوسری زمینوں کے مقابلہ میں خصوصیت اس لئے مل گئی ہے کہ اس نے جگر گوشۂ رسول کو اپنی آغوش میں لیا،یہ امر بھی معلوم ہے کہ مقامات،شہروں اور شخصیتوں کے درمیان ایک دوسرے سے تصنیت موجود ہے ایک انسان دوسرے انسان سے زیادہ صاحب فضیلت ہوتا ہے یا ایک زراعت دوسری زراعت سے زیادہ موجود خصوصیت کی وجہ سے۔خداوند عالم کا ارشاد ہے:

وفی الارض قطع متجاورات و جنات من اعناب و زرع و نخیل صنوان وغیر صنوان یسقیٰ بماء واحد و نفضل بعضھا علی بعض فی الأکل ان فی ذالک لآیات لقوم یعقلون۔(رعد:۴)

اور خود زمین میں بہت سے ٹکڑے باہم ملے ہوتے ہیں اور انگور کے باغ اور کھیتی اور خرموں کے درخت بعض کی ایک جڑ اور دو شاخیں اور بعض اکیلا حالانکہ سب ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہیں اور پھلوں میں بعض کو بعض پر ہم ترجیح دیتے ہیں بیشک اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

بعض زمینیں مبارک اور دوسری بدبخت بلکہ بعض زمینیں اچھی ہونے کے بعد خراب ہو جاتی ہیں اور کبھی خراب ہونے کے بعد اچھی ہو جاتی ہیں۔

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسۃ آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبارکا وھدی للعالمین۔ (آل عمران:۹۶)

پہلا گھر جولوگوں کے لئے بنایا گیا وہ مکہ میں ہے اور وہ عالمین کے لئے ہدایت اور مبارک ہے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ھو السمیع البصیر۔ (اسراء:۱)

پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندہ کو راتوں رات لے گئی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک ہم نے اس کے اردگرد کو مبارک بنایا تا کہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھا دیں خدا سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

اور جناب موسیٰؑ کے واقعہ میں ارشاد ہوا ہے:

اذ ناداہ ربہ بالواد المقدس طویٰ۔ (النازعات ۱۶)

جب ان کو ان کے رب نے ندا دی وادی مقدس میں۔

خود جناب موسیٰؑ کو خطاب کر کے فرمایا:

انی انا ربک فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طویٰ۔ (طہ:۱۲)

میں تمہارا رب ہوں جوتیاں اتار دو تم وادی مقدس میں ہو۔

نیز یہ بھی ارشاد ہوا ہے:

فلما اتاھا نودی من شاطئی الواد الایمن فی البقعة المبارکة من الشجرة۔ (قصص ۳۱)

جب موسیٰ آگ کے پاس آئے تو میدان کے داہنے کنارے سے اس مبارک جگہ میں ایک درخت سے آواز آئی۔

یہ بھی فرمایا:

یاقوم ادخلوا الارض المقدسة۔ (مائدہ:۲۱)

اے قوم اس مقدس زمین میں داخل ہو جاؤ۔

ارشاد قرآنی ہے:

ولسلیمان الریح عاصفة تجری بامرہ الی الارض التی بارکنا فیھا وکنا بکل شئی عالمین۔ (انبیاء ۸۱)

اور ہم نے بڑے زوروں کی ہوا کو سلیمان کا تابع کر دیا تھا دونوں کے حکم سے اس سرزمین کی طرف چلا کرتی تھی جس میں ہم نے طرح طرح کی برکتیں عطا کی تھیں اور ہم تو ہر چیز سے خوب واقف تھے۔

مذکورہ تمام آیتوں میں زمین کے متبرک حصوں کا ذکر ہے اور جناب ابراہیم کے واقعہ میں جس کی حکایت ابن عمر نے رسولؐ اللہ سے کی ہے اس میں اشارہ ہے کہ غیر متبرک زمینیں بھی موجود ہیں۔ ارشاد قرآنی ہے:

ونجیناہ ولوطا الی الارض التی بارکنا فیھا للعالمین۔ (انبیاء:۷۱)

اور ہم ہی نے ابراہیم اور لوط کو سرکشوں سے صحیح وسالم نکال کر اس سرزمین (بیت المقدس) جا پہنچایا جس میں ہم نے سارے جہان کے لئے طرح طرح کی برکت عطا کی تھی۔

حدیث میں ابن عمر سے روایت ہے کہ لوگ رسولؐ اللہ کے ساتھ ارض ثمود پر اترے تو اس کے کنویں سے پانی کھینچا اور اس سے آٹا گوندھا تو رسولؐ اللہ نے حکم دیا کہ جو

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

پانی کھینچا ہے اسے بہا دیں اور آٹا اونٹوں کو کھلا دیں اور انھیں حکم دیا کہ اس کنویں سے پانی کھینچیں جس کنویں پر ناقہ جائے۔ (۱)

بخاری اور مسلم نے اپنی صحیح میں ابن عمر کی حدیث کو نقل کیا ہے، راوی نے کہا کہ جب پیغمبرؐ حجر کے پاس سے گزرے (ارض ثمود) تو کہا ان لوگوں کے گھروں میں نہ داخل ہو جنھوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہوسکتا ہے تمہیں بھی وہی مصیبت ملے جو انھیں ملی مگر یہ کہ تم لوگ روتے رہو گے پھر سر اٹھایا اور جلدی چلائے یہاں تک وادی سے نکل گئے۔ (۲)

ابن شیبہ نے مصنف میں لکھا ہے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن ابی المحل سے روایت ہے۔

-

(۱) صحیح مسلم ۴:۲۲۸۶/۲۹۸۱

(۲) صحیح بخاری ۴:۱۶۰۹/۱۵۷ھ۴، صحیح مسلم ۴:۲۲۲۸۵/۲۹۸۰، اس پر ابن حجر کا تعلیقہ ہے۔ فتح الباری ۶:۳۸۰ میں کہ احمد کی روایت میں ہے کہ مگر تم روتے رہو گے اگر نہیں روؤ گے تو رونے کی صورت بناؤ گے اس ڈر سے کہ مصیبت میں پڑ جاؤ............ اور ھنادین سری نے کتاب الزھد میں لکھا ہے عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اگر تمہیں وہ بات معلوم ہوتی جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روتے کم ہنستے اگر تمہیں وہ بات معلوم ہوتی جو میں جانتا ہوں تو تم میں سے ایک ایسا سجدہ کرتا کہ نسل منقطع ہوجاتی اور اتنا چیختا کہ آواز ختم ہوجاتی اللہ کی بارگاہ میں گریہ کرو اگر نہ روسکو تو رونے کی شکل بناؤ۔ (کتاب الزھد ۱:۲۷۰/۶۹ھ۴، سنن ابن ماجہ ۲:۱۴۰۳/۱۹۴ھ۴، کتاب الھم والحزن ابن ابی الدنیا:۶۶/۸۶، مسند ابویعلی ۷:۱۶۱/۱۳۴ھ۴

کہ حضرت علیؑ بابل کے ایک کنارے سے گزرے تو وہاں نماز نہیں پڑھی۔

اسی کو نقل کیا ہے حجر بن عنبس الحضرمی سے انھوں نے کہا کہ ہم حضرت علیؑ کے ساتھ

نہروان کے لئے نکلے تو جب ہم بابل میں تھے کہ نماز عصر کا وقت آ گیا ہم نے کہا نماز کا وقت آ گیا حضرت علیؑ خاموش رہے دوبارہ ہم نے الصلوٰۃ کہا پھر آپ خاموش رہے جب اس جگہ سے آگے بڑھ گئے تو آپ نے نماز پڑھی اور بعد نماز فرمایا کہ میں اس زمین پر نماز کیسے پڑھتا جو تین مرتبہ دھنسا دی گئی ہے۔ (۱)

یہ روایات اس امر کی تاکید کرتی ہیں کہ جن زمینوں پر غضب الٰہی نازل ہوا ہے ان سے دوری ضروری ہے اور متبرک زمینوں کی جانب جانا بھی لازم ہے۔

اس سے ہم نے یہ بھی پہچان لیا کہ روز ازل سے کچھ زمینیں متبرک ہیں اور کچھ بعض امور کی بنا پر متبرک ہوجاتی ہیں۔

اگر زمین پر مسجد بنا دی جائے تو وہ متبرک ہے اور اس پر مسجد کے احکام نافذ ہوجاتے ہیں کہ اسے نجس کرنا جائز نہیں ہے حائض اور مجنب کا اس میں قیام جائز نہیں ہے تھوکنا، خرید و فروخت کرنا مکروہ ہے وغیرہ وغیرہ۔

مساجد میں بھی بعض کو بعض کے مقابلہ میں فضیلت حاصل ہے۔ مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ، مسجد کوفہ کو محلہ، قبیلہ، بازار کی مسجدوں پر فضیلت حاصل ہے اور اس کے مقابل میں کچھ مسجدوں کو چھوڑنے بلکہ گرانے کا حکم ہے کیونکہ وہ مساجد ضرار ہیں۔

ثقفی کی غارات میں ابوغسان بصری کی روایت ہے کہ عبیداللہ بن زیاد نے کئی مسجدیں بصری میں بنائیں جن کی بنیاد بغض حضرت علیؑ پر تھی جیسے مسجد بنی عدی، مسجد بنی مجاشع، مسجد علافین بصرہ، مسجد ازد۔ (۲)

(۱) المصنف ۲:۱۵۲/۶۵۵۸،۱۵۱/۶۵۵۶

(۲) الغارات ۳:۵۵۸

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسۃ آل البیت علیهم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

کوفہ میں کچھ مسجد یں تھیں جنھیں مساجد ملعونہ کہا جاتا تھا جیسے مسجد سماک، مسجد اشعث بن قیس، مسجد ثقیف، مسجد جریر البجلی، مسجد حمراء۔(۱)

اس بنا پر مکان کا تقدس ذاتی نہیں ہے بلکہ مکین کے شرف کی وجہ سے ہوتا ہے جب جتنا مکین عظیم وافضل ہوگا تو جوجگہ اس کی طرف منسوب ہوگی اتنی ہی عظیم ہوگی۔

یہ بات بھی صحیح ہے کہ کچھ مقامات بعض الم انگیز اورغم واندوہ سے بھرے ہوئے واقعات کے حامل ہوتے ہیں لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ وہ ایسی زمین ہوگئی جس پر غضب ہی نازل ہوا ہے کربلا جس کے نام سے ہی کرب و بلا کا پتہ چلتا ہے یہی تکلیف دہ واقعات کو یاددلاتا ہے لیکن اس کے باوجود جگر گوشۂ رسولؐ کو اپنی آغوش میں چھپائے ہوئے ہے اور تکالیف کو یہی یاددلاتی ہے یہ ہمارا شعار اور حقیقت ہے۔

حلبی نے اپنی سیرت میں کہا ہے پیغمبر کی وفات اور ان کے مقام دفن کا تذکرہ کرتے ہوئے، اس پر اجماع قائم ہے کہ وہ مقام جو پیغمبرؐ کے اعضاء شریفہ کو اپنے اندر پوشیدہ رکھے ہے وہ زمین کا سب سے افضل مقام ہے یہاں تک کہ خانہ کعبہ سے بھی زیادہ افضل ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ آسمان کے بقعوں سے افضل ہے یہاں تک کہ عرش سے بھی افضل ہے۔(۲)

-

(۱) الکافی ۳:۴۹۰/۱، تہذیب الاحکام ۳:۲۵۰/۶۸۵

(۲) السیرۃ الحلبیہ ۳:۴۹۵

سمہودی نے اپنی کتاب وفاء الوفاء میں کہا ہے کہ اس مقام کی فضیلت پر اجماع منعقد ہے کہ جس نے اعضاء شریفہ نبیؐ کو اپنے اندر لے لیا ہے یہاں تک کہ وہ کعبہ مکرمہ سے

بھی افضل ہے۔ اس نے یہ بھی کہا ہے اس اجماع کی حکایت کو قاضی عیاض، قاضی ابوالولید باجی نے اس سے پہلے نقل کیا ہے جیسا کہ خطیب ابن جملہ نے کہا ہے...... اس کو نقل کیا ہے ابوالیمن ابن عساوغیرہ نے اور اس میں صراحت کے ساتھ کعبہ کے مقابلہ میں بھی فضیلت کو بیان کیا ہے۔(۱)

اور آخر میں مدینہ کے خصوصیات کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے الثانیہ یہ اس لئے خصوصیات کا حامل ہے کہ اس میں وہ بقعے ہیں جن کے تمام بقعوں کے مقابلہ میں فضیلت کے بارے میں اجماع منعقد ہے۔(۲)

ابن قیم نے بدائع الفوائد میں ابن عقیل حنبلی سے نقل کیا ہے کہ جب ان سے سوال کیا گیا نبیؐ اور کعبہ میں سے کس کو زیادہ فضیلت حاصل ہے تو کہا کہ اگر صرف حجرۂ پیغمبرؐ کے بارے میں سوال ہے تو کعبہ افضل ہے اور اگر حجرہ میں پیغمبر ہوں اس کا سوال ہے تو نہ کعبہ افضل ہے نہ عرش اور اس کے حاملین نہ جنت عدن اور نہ افلاک کیونکہ اگر حجرہ کو مع جسد مبارک کے وزن کیا جائے کونین کے مقابلہ میں تو وہ وزنی رہے گا۔(۳)

اور سخاوی نے تحفہ لطیفہ میں مرقد پیغمبر اسلامؐ کے کعبہ اور عرش سے افضل ہونے کے بارے میں ایک طولانی گفتگو کی ہے۔(۴)

اس بنا پر قبر امام حسینؑ کی تربت کا شرف اس لئے ہے کہ اپنی آغوش جگر بند رسول کو لئے ہوئے ہے اور کربلا کی عظمت امام حسینؑ کی عظمت کی وجہ سے ہے اس سلسلہ میں ام الفضل بنت حارث کا کلام گزر چکا ہے انھوں نے دیکھا کہ رسول کے جسم کا ایک ٹکڑا اس کی گود میں رکھا ہے، رسول اکرمؐ نے اس کے بارے میں بیان فرمایا کہ جناب فاطمہ زہراؑ کے یہاں اولاد ہوگی وہ تمہاری آغوش میں ہوگا اس کے بعد حسینؑ کی ولادت ہوئی۔

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البيت عليهم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

توحسینؑ بن علیؑ بقول رسولؐ ان سے تھے اور رسولؐ حسینؑ سے، ان کی قبر کی عزت و عظمت اور حرمت قبر رسول کی حرمت کی طرح ہے۔

-

(١)وفاء الوفاء ١:٢٨

(٢)وفاء الوفاء ١:٤٧

(٣)بدائع الفوائد ٣:٦٥٥

(٤)التحفۃ اللطیفہ ١:٢٠

اور چونکہ رسولؐ خدا کے بعد علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ لوگوں کے لئے نمونہ عمل تھے اور زہراؑ اور امیر المومنینؑ کی شہادت کے بعد نمونہ عمل حسنؑ بن علیؑ تھے اور امام حسینؑ کی شہادت کے بعد حسینؑ اسوۂ حسنہ تھے لہٰذا وہ اسوہ و پناہ گاہ تھے لیکن امت نے اس حرمت کا لحاظ نہیں کیا بلکہ بدترین طریقہ پر انھیں قتل کیا اور ان کے اہل وعیال کو اسیر اور قیدی بنایا۔

کربلا کا شرف حسینؑ کی وجہ سے ہے اور شرف حسینؑ شرف رسولؐ سے ہے، غاضریہ، نواویس، نینویٰ کربلا محترم نام ہیں خداوندعالم کی کتاب میں ان کا ذکر اخبار میں آیا ہے۔

امام محمد باقرؑ نے فرمایا، غاضریہ وہ مقام ہے جس میں موسیٰ بن عمران سے اللہ نے کلام کیا جناب نوح کو نجات دی یہ خداوندعالم کی مکرم ترین زمین ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو خدا اس میں اپنے اولیاء، انبیاء اور ان کے فرزندوں کو نہ سپرد کرتا تو ہماری قبروں کی زیارت غاضریہ میں کرو۔ (١)

-

(١) کامل الزیارات: ٤٥٢/٦٨٠، بحار الانوار ٩٨:١٠٩/١٣، مستدرک الوسائل ١٠: ٣٢٤/١٢٠٩٧، جامع احادیث شیعہ ١٢:٥٧٦

ابوالجارود سے روایت ہے کہ علیؑ بن حسینؑ نے فرمایا کہ خدا نے زمین کربلا کو حرم، امن کا مقام اور متبرک قرار دیا ہے زمین کعبہ کی تخلیق سے پہلے اس کو حرم بنایا چوبیس ہزار سال پہلے اور جب خدا نے زمین میں زلزلہ پیدا کیا تو اس زمین کو بلند کیا یہ اپنی تربت کے ساتھ ساتھ نورانیت کی حامل ہے۔ تو اسے جنت کے باغات میں سے افضل باغ اور افضل جائے سکونت بنایا اس میں سوائے انبیاء اور مرسلین کے دوسرا کوئی ساکن نہیں ہوتا یا یہ کہا کہ اولوالعزم رسول ساکن ہوتے ہیں یہ جنت کے باغوں میں اس طرح روشن رہتی ہے جیسا کہ کوکب دری زمین والوں کو روشنی دیتا ہے اس کی روشنی سے اہل جنت کی آنکھیں خیرہ کرجاتی ہیں اور یہ آواز دیتی ہے میں ارض مقدس طیب اور مبارک ہوں جس میں سیدالشہداء اور سردار جوانان جنت محفوظ ہیں۔

یہ تمام روایات اس پاکیزہ شہر کی تربت کی حرمت کی تاکید کرتی ہیں، اس زمین سے ستر ہزار افراد بے حساب اٹھائے جائیں گے یہ سب حسینؑ ابن علیؑ کی کرامت کی وجہ سے ہے۔

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

خلاصۂ بحث

مسابقہ تمام بیانات کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ تربت حسینیہ کا سرخ ہونا یا پتھر و ڈھیلے کے نیچے جمے ہوئے گاڑھے خون کا مشاہدہ یا بعض اشجار سے خون کے مشابہ بارش ہونا دینی روز کی مناسبت سے جیسے روز عاشورہ یہ خدا کے لئے کوئی مشکل امر نہیں ہے اور اس میں کوئی تعجب نہیں ہے کہ خداوند عالم اس شخص کی تعظیم و تکریم کے لئے یہ سب انجام دے خاص طور پر روز عاشورہ کی مناسبت سے جب کروڑوں مسلمان شعائر الٰہی کے احیاء کے لئے کربلا کی جانب پروانہ وار چلے جاتے ہیں۔

حسینؑ بن علیؑ بلا اختلاف مسلمین خداوند عالم کی نگاہ میں عظیم ہیں تو آیات وجودی کا ظہور ان مناسبات میں جو ان سے متعلق ہیں وہ ان کی تکریم کی وجہ سے ہیں لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جو کچھ کہا جائے یا کہا جاتا ہے اسے ہم صحیح مان لیں یا جو چیزیں عام طور پر شایع ہوتی ہیں بلکہ مومن کے لئے لازم ہے کہ ان خبروں کی تحقیق کرے اور اس کا باقاعدہ علم حاصل کرے اور ایک دوسرے سے اسے نقل کرنے سے پرہیز کرے۔

یہ معلوم ہے کہ خداوند عالم کوئی چیز نہیں انجام دیتا ہے مگر اسباب و مسببات کے مطابق کوئی چیز بغیر علت وجود میں نہیں آتی ہے وہ انسان کو بھی بغیر مرد و عورت کے نہیں پیدا کرتا اور کسی زندہ مخلوق کو جماد سے نہیں پیدا کرتا لیکن بعض اوقات ہم یہ دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی قدرت کے اظہار کے لئے ایسا کرتا ہے اس نے جناب عیسیٰ بن مریم کو بغیر باپ کے پیدا کیا، ناقہ صالح کو پہاڑ سے نکالا، جناب خضر کو طولانی عمر دیا یا آل محمدؐ میں امام مہدیؑ کو طولانی عمر عطا کیا یہ سب کسی نہ کسی علت کے ساتھ ہیں۔

اس بنا پر معجزات، کرامات، خارق عادات امور، نظام وجود الٰہی میں طبیعت کے خلاف افعال ہمیشہ واقع نہیں ہوتے ان کو استمرار نہیں ہوتا بلکہ یہ آیات اور بشارت ہیں جو کسی وقت میں کسی سبب کی وجہ سے ہوتی ہیں اور اکثر یہ امت کو ان مقدس چیزوں کی یاد دہانی کے لئے ہوتی ہیں جن سے امت غافل ہوگئی ہے یا ان کے ایمان کی زیادتی کے لئے اور یہ بیان کرنا ہوتا ہے خدا کے پاس وہ قوت ہے جو خارق عادت امور پر حاکم ہے۔

تو یہ امر تعجب خیز نہیں ہے کہ روز عاشورہ تربت حسینؑ کے سرخ ہونے یا اس کے مثل مذکورہ امور جیسے آسمان کا چالیس روز یا چھ ماہ سرخ ہونا یا سورج کو گہن لگنا وغیرہ ان وجودی آیات میں سے ہیں جو اسی مناسبت سے آتی ہیں۔

مگر اسے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ یہ خارق عادت امور ہر سال ظہور میں آئیں گے اور ہر تربت میں ظاہر ہوں گے جو ارض کربلا سے لی گئی ہو بلکہ اس کے تبدیل ہونے میں بہت سے ایسے امور کا لحاظ کیا جائے گا جنہیں ہم نہیں جانتے ہیں اس کا علم صرف خداوند عالم کو ہے۔

اس میں اہم ترین چیز وہ امور ہیں جو ایک شخص کا اعتقاد اور ایمان ہے کہ یہ رب العالمین کی جانب سے صادر ہوئی ہیں۔ جو شخص شک کرتا ہے یا یہ ارادہ کرتا ہے کہ اللہ امتحان لے ان کے واقع ہونے سے تو اس کے لئے ایسی کوئی چیز واقع نہیں ہوتی اور ان میں سے کچھ بھی وہ نہیں دیکھتا خداوند عالم کے لئے لازم نہیں ہے کہ ہر آواز لگانے والے کی آواز پر لبیک کہے۔

جو شخص امام حسینؑ پر عقیدہ نہیں رکھتا ان کی عظمت کو نہیں مانتا ان کی تربت کے اثر کا قائل نہیں ہے تو اس پر اس پاکیزہ تراب کا کوئی اثر نہیں ہوتا اس لئے کہ بہت سی روایتوں میں آیا ہے کہ بعض شیاطین اور جن تربت کو فاسد کر دیتے ہیں اور اس سے بیکار کر دیتے ہیں جیسا

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسۃ آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
IslamicMobility.com

کہ ناپاک ہاتھوں اور آنکھوں کا حال ہے کہ یہ دونوں تربت طاہرہ کی تاثیر کو بدل دیتے ہیں۔

امام صادقؑ نے فرمایا ہے: ''اس کو فاسد کر دیتی ہے وہ چیز جو برتن میں سے محفوظ ہوجاتی ہے اور جو اس کے ذریعہ علاج کرتا ہے اس کی کم یقینی سے، جو اس کا یقین رکھتا ہے کہ اسے علاج میں شفا ہوتی ہے وہ اس کے لئے حکم خدا سے دوسرے علاج کے مقابلہ میں کافی ہے۔ اور کافر شیاطین اور جن اسے فاسد کر دیتے ہیں وہ اسے چھو لیتے ہیں اور کوئی چیز نہیں گزرتی مگر وہ اسے سونگھتی ہے لیکن شیاطین اور کفار جن بنی آدم سے اس کے لئے حسد کرتے ہیں تو دور سے اس لئے چھوتے ہیں تا کہ ان کی عام خوشبو چلی جائے اور حائر حسینی سے مٹی نہیں لگائی جاتی ہے مگر اس کے لئے وہ فضیلت ہے جس کا احصاء نہیں ہے۔ یہ تربت والے کے قبضہ میں ہوتی ہے وہ اسے مس کرتے ہیں اور دو لوگ ملائکہ کے ساتھ قدرت نہیں رکھتے ہیں کہ حائر میں داخل ہوں اور اگر تربت تھوڑی سی بھی کسی کے پاس ہے اور اس سے علاج کرتا ہے تو اس وقت وہ مرض سے نجات پا جائے گا۔

ایسی صورت میں تربت امام حسینؑ حجر اسود کے مثل ہے ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ حجر اسود جنت سے نازل ہوا تو برف سے زیادہ سفید تھا اسے بنی آدم کی خطاؤں نے سیاہ کر دیا۔[1]

ازرقی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے انھوں نے کہا زمین میں جنت کی چیزوں میں سے سوائے رکن اسود اور مقام کے کچھ نہیں ہے یہ دونوں جنت کے جوہر ہیں اگر ان دونوں کو مشرکوں نے مس نہ کیا ہوتا تو کوئی مرض اور مصیبت والا اسے مس نہیں کرتا مگر اللہ اسے شفاعت عطا کرتا۔[2]

اور دوسری روایت میں ابن عباس سے روایت ہے کہ اگر حجر اسود کو حائض عورت

نے مس نہ کیا ہوتا جو شعور نہیں رکھتی اور نہ مجنب نے جو نہیں سمجھتا تو کوئی مجذوم و مبروص اسے مس نہ کرتا مگر اس سے نجات پا جاتا۔

ازرقی نے نقل کیا ہے کہ عمرو بن شبیب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے جد سے انھوں نے کہا کہ حجر اسود دودھ کی مانند سفید تھا اس کی لمبائی ایک ہاتھ کے برابر تھی۔ وہ سیاہ نہیں ہوا مگر مشرکوں سے وہ اسے چھوتے تھے اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی مصیبت و مرض والا اسے نہ چھوتا مگر وہ نجات پاتا۔[3]

-

(١) اخرجہ الترمذی ١:١٦٦، ابن خزیمہ ١:٢٧١، معجم کبیر طبرانی ٣:٥٥ح ١-٢، مسند احمد ١:٣٠٧، ٣٢٩، ٣٧٣، تاریخ خطیب ٧:٣٦٢، سنن نسائی ٢٦:٢٤، سلسلۃ الصحیحہ ٦:٢٣٠

(٢) درمنثور ١:١٣٤

(٣) درمنثور ١:١٣٥

عقیدت مند مومن کے لئے لازم ہے کہ تربت حسینیہ کے لینے میں شرعی آداب کا لحاظ رکھے۔ امام صادقؑ نے فرمایا ہے:

''اگر تم اسے لو تو چھپائے رہو اور اس پر کثرت سے ذکر خدا کرو مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض لوگ تربت کو لے کر جو استخفاف کرتے ہیں یہاں تک کہ بعض لوگ اسے اونٹ، خچر، گدھے کے فضلہ میں اور کھانے کے برتن میں اور جس سے ہاتھ کھانا کھا کر دھوتے ہیں اور موزجین میں ڈال دیتے ہیں تو کیونکر وہ شخص اس سے شفا حاصل کر سکتا ہے جس کا حال یہ ہو لیکن جس ہلکا سمجھنے والے کے دل میں یقین نہیں کرتے کہ اس سے اصلاح و شفا ہوگی تو ان کا عمل فاسد ہو جاتا ہے۔[1]

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer, let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامک
IslamicMobility.com

-

(۱) کامل الزیارات: ۴۷۰/۷۱۷، وسائل الشیعہ ۲۴: ۲۲۸/ ۳۰۴۰۳

ہاں جس کا یہ حال ہوگا وہ کیسے اس سے شفا حاصل کرسکتا ہے کہ وہ حرمات الٰہی کی اہانت کرتا ہے بجائے اس کے کہ اس کی تعظیم کرتا کیونکہ امامت، نبوت اور قرآن عظیم کی طرح ہے اور تمام مسلمانوں پر اس کی تعظیم واجب ہے کیونکہ یہ ایک منزل میں ہیں۔

تو جس طرح نبیؐ کے پس آواز بلند کرکے بولنا یا ان کی قبر مطہر کی طرف پیر کرنا ہتک حرمت نبی ہے اور اس کے مثل قرآن کو گندگی سے ملوث کرنا جائز نہیں ہے چاہے وہ نجس نہ ہو اس طرح ہر مسلمان پر واجب ہے قبر رسول اعظمؐ کی حرمت کی حفاظت، قرآن کریم کی حفاظت، اسے بوسہ دینا، آنکھوں سے لگانا، اور بغیر وضو کے اٹھانا مکروہ ہے اور اسی کے مثل دوسرے احکام بھی ہیں۔

جو شخص تربت حسینی کی تاثیر پر ایمان رکھتا ہے وہ اس سے شفا حاصل کرتا ہے اور جو اس کی تحقیر کرتا ہے وہ اس سے مستفید نہیں ہوتا، ابوبکر حضرمی سے روایت ہے انھوں نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے امامؑ نے فرمایا اگر مریض مومنین حق ابوعبداللہ الحسینؑ اور ان کی حرمت اور ولایت کی معرفت رکھتا ہے اور ان کی قبر سے انگلی کے سرے کے برابر مٹی لے لیتا ہے تو وہ ان کے لئے دوا ہے۔(۱)

اور امام صادقؑ سے یہ بھی روایت ہے آپؑ نے فرمایا کہ قبر حسینؑ کی مٹی مشک مبارک ہے جو ہمارا شیعہ اسے کھائے گا تو ہر مرض کے لئے شفا ہے اور جو ہمارا دشمن کھائے گا تو وہ اسی طرح پگھل جائے گا جیسے چربی گھل جاتی ہے۔(۲)

زید بن ابی اسامہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ امام

صادقؑ کی خدمت میں موجود تھا امامؑ نے فرمایا کہ خداوند عالم نے میرے جد حسینؑ کی تربت میں ہر مرض کے لئے شفا قرار دیا ہے ہر خوف سے امان ہے، جب کوئی اسے لے تو اسے بوسہ دے آنکھوں سے لگائے اور اسے پورے جسم پر پھرائے اور یہ کہے: "**اللھم بحق ھذہ التربة وبحق من حل بھا و ثویٰ فیھا بحق ابیه وامه واخیه والائمة من ولدہ وبحق الملائكة الحافين به الا جعلتھا شفاء من كل داء وبراء من كل مرض ونجاة من كل آفة وحرزا مما اخاف واحذر**" پھر اسے استعمال کرے۔ ابو اسامہ کا بیان ہے میں نے زیادہ زمانہ تک اس کو استعمال کیا ہے اسی طرح جیسا امامؑ نے فرمایا ہے بحمد اللہ مجھے کوئی ناپسندیدہ امر نہیں پیش آیا۔(۳)

-

(۱) مصباح المتہجد: ۶۷۵، ۶۷۶، کامل الزیارات: ۴۶۵، بحار الانوار ۱۰۱: ۱۲۲، وسائل الشیعہ ۱۴: ۵۳۰، جامع احادیث الشیعہ ۱۲: ۵۲۷

(۲) مکارم الاخلاق ۱: ۳۶۰، بحار الانوار ۱۰۱: ۱۳۲، جامع احادیث الشیعہ ۱۲: ۵۳۷

(۳) امالی طوسی: ۳۱۸-۳۱۹، بحار الانوار ۱۰۱: ۱۱۹، وسائل الشیعہ ۱۴: ۵۲۲، ۵۲۳، جامع احادیث الشیعہ ۱۲: ۵۲۴، ۵۲۵

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام صادقؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، مقام قبر حسینؑ کی عزت وحرمت سے جو اس کو پہچان لے اور اسے پناہ چاہے تو پناہ دی جائے گی، میں نے عرض کیا کہ میں آپ پر قربان ہو جاؤں اس جگہ کی صفت کو بیان کیجئے، اس نے کہا کہ ان کی موجودہ قبر کی جگہ سے مس کیا تو پیروں کی جانب پچیس ہاتھ مسح کیا اور چہرہ کے قریب (سامنے) پچیس ہاتھ اور پچیس ہاتھ پیچھے کی جانب اور پچیس ہاتھ سر کی جانب، روز

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

دفن سے امامؑ کی قبر دو جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے یہ وہ مقام ہے جہاں سے زائروں کے اعمال آسمان کی جانب بلند ہوتے ہیں تو کوئی ملک اور نبی آسمان میں نہیں رہ جاتا ہے مگر یہ کہ وہ خدا سے اجازت چاہتے ہیں کہ قبر حسینؑ کی زیارت کریں تو ملائکہ کی ایک فوج اترتی ہے اور ایک بلند ہوتی ہے۔ (۱)

سلیمان بن عمرو سراج سے روایت ہے انھوں نے بعض اصحاب سے روایت کی ہے امام صادقؑ نے فرمایا کہ قبر حسینؑ کی مٹی قبر سے ستر ہاتھ تک لی جاتی ہے۔ (۲)

-

(۱) کامل الزیارات: ۴۵۷، الکافی ۴: ۵۸۸، اس میں تقریباً کامل والے الفاظ ہیں تقدیم و تاخیر ہے اور مما یلی وجھہ کی جگہ پر قدّام کی لفظ ہے۔ مصباح المتہجد ۶۵۷، مزار المفید: ۱۴۱، مصباح الکفعمی: ۶۷۳، بحارالانوار ۱۰۱: ۱۱۰، الوافی ۱۴: ۱۵۱۹، جامع احادیث الشیعہ ۱۲: ۵۴۴

(۲) الکافی ۴: ۵۸۸، تہذیب الاحکام ۶: ۷۴، مصباح المتہجد ۶۷۶، بحارالانوار ۱۰۱: ۱۳۰، الوافی ۱۴: ۱۵۲۶، جامع احادیث الشیعہ ۱۲: ۵۴۵

یونس بن ربیع سے روایت ہے انھوں نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے امامؑ نے فرمایا کہ امام حسینؑ کی قبر کے سرہانے سرخ مٹی ہے جس میں موت کے علاوہ ہر مرض کے لئے شفا ہے، ہم اس حدیث کے سننے کے بعد قبر کے پاس آئے اور زمین سرہانے کی کھودی تو ابھی ایک ہاتھ کھودی تھی کہ سرہانے سے سرخ مٹی درہم کی مقدار بھر ظاہر ہوئی۔ ہم اسے کوفہ لائے اور اسے ملا دیا اور ہم اس سے لوگوں کو دے کر علاج کرتے تھے۔ (۱)

شیخ نے مصباح میں کہا ہے ان خبروں میں جو بات بیان ہوئی ہے اس سے ان مقامات کی فضیلت کی ترتیب سمجھ میں آتی ہے سب بلند پانچ فرسخ ہے، اور مشہد سے اس سے

قریب ایک فرسخ ہے اور فرسخ میں سب سے زیادہ شرف پچیس ہاتھ کو ہے اور پچیس ہاتھ میں بیس ہاتھ کو اور بیس ہاتھ میں سب سے زیادہ شرف خود اس جگہ کو ہے جس میں جسد مبارک امامؑ ہے۔ (۲)

-

(۱) الکافی ۴: ۵۸۸، کامل الزیارات: ۴۶۸، بحارالانوار ۱۰۱: ۱۲۵، مستدرک الوسائل ۱۰: ۳۲۱، الوافی ۱۴: ۱۵۲۵، جامع احادیث الشیعہ ۱۲: ۵۲۴

(۲) بحارالانوار ۱۰۱: ۱۱۲، مصباح المتہجد: ۶۷۵، تہذیب الاحکام ۶: ۷۲

اس بنا پر وہ تربت جس میں آداب اخذ کی رعایت کی جاتی ہے اور امام حسینؑ کے سرہانے سے ایک ہاتھ کی مقدار بھر ہے اور مومنین کے نزدیک محفوظ کی جاتی ہے شیاطین کے ہاتھوں اور گناہ گاروں کے ہاتھوں سے جو شفا در تحول الی الغیر سے قریب ہے۔

یہ بات آپ پر پوشیدہ نہ رہے کہ تقویٰ کی پابندی سبب اور کنجی ہے برکت کی خداوند عالم نے فرمایا:

ولو ان اھل القری آمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکات من السماء والارض ولکن کذبوا فاخذناھم بما کانوا یکسبون۔

اگر اھل قریہ ایمان لائیں اور تقویٰ اختیار کرلیں تو ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتیں نازل کریں گے لیکن انھوں نے جھٹلایا تو ہم نے ان کے کئے کی سزا دے دی۔

خداوند عالم نے اپنی برکات جناب ابراہیم خلیلؑ اور ان کے اہل بیت پر نازل کی ارشاد قرآنی ہے: قالوا اتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ و برکاتہ علیکم اھل البیت انہ حمید مجید۔ یہ آیت اہلِ بیتِ محمدؐ پر شامل ہے کیونکہ وہ ذریت ابراہیم میں ہیں اور

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer, let him claim it wherever he finds it
موسسۃ آل البیت علیھم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
IslamicMobility.com

دوسرے ان پاکیزہ لوگوں میں ہیں جن سے اللہ نے رجس کو دور رکھا ہے اور تیسرے یہ کہ وہ ظلم سے ملوث نہیں ہوئے کیونکہ ابراہیمی صلوات ان پر اور ان کی آل پر شامل ہے۔

امام حسینؑ جناب ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ہیں اور یہی آیہ **"وفدیناہ بذبح عظیم"** کا مقصود ہے لہٰذا جتنی باتیں ان کے بارے میں کہی جاتی ہیں اور ان سے مروی ہیں وہ بعید نہیں ہیں۔

تربت حسین سے تبرک اور توسل کرنا ان کے مقام سے بلکہ اس کے کرامت کو قبول کرنا اور اس کے آثار اور اہل بیتؑ کے آثار کو قبول کرنا واقعی امور ہیں ان پر روایات اور آیات دلالت کرتی ہیں۔ کیونکہ اہل بیتؑ سے برکت کا معیار خصوصاً امام حسینؑ سے تبرک یوسف کی قمیص سے تبرک اور تابوت بنی اسرائیل، عصا موسیٰ، ناقہ صالح سے تبرک سے زیادہ اہم ہے۔

کیونکہ امام حسینؑ کا جسد مبارک یوسف کی قمیص سے زیادہ شریف ہے جو جنت سے لائی گئی امام اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور انھیں بغیر قمیص کے دفن کیا گیا۔

وہ ناقہ صالح اور عصاء موسیٰ سے زیادہ شریف ہے کیونکہ ان کے سر اقدس کو یزید نے اپنی چھڑی سے اذیت دی جب کہ وہ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے یہ معجزہ عصاء موسیٰ کے معجزہ سے کم نہیں ہے۔

عصا موسیٰ کی برکت موسیٰ کے ہاتھ میں ہونے کی وجہ سے تھی تو کیونکر جگر گوشہ رسول کے قبر کی تربت متبرک نہ ہوگی۔

آخر میں یہ کہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے اسے میرا اقرار نہیں شمار کیا جاسکتا ہے کہ یہ تربت حسینی میں تبدیلی ۱۴۳۴ھ میں ہوئی بلکہ میری بحث اس سے چشم پوشی کے ساتھ تھی

کہ اس کے واقع ہونے کا امکان ہے یا نہیں یہ ایک علمی بحث تھی اس میں میں نے اس تاریخی حقیقت کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جو متواتر حدیث میں فریقین کی کتابوں میں موجود ہے جو کسی بھی زمانہ اور مقام واقع ہونا اگر خدا چاہے تو بعید نہیں ہے، اس امر میں حکمت ہے خاص طور پر جب تربت کا لینے والا آداب کا لحاظ رکھے اس کا عقیدہ رکھے اس سے حفاظت کرے کہ اس کے ساتھ سرکش جن اور شیاطین فعل عبث کریں یا ناپاک نگاہیں اسے دیکھیں یا گناہ گار ہاتھ اسے مس کریں۔

اس طرح میری نظر میں یہ صحیح نہیں ہے کہ ہر اس بات کو پھیلایا جائے جو لوگوں سے نقل ہوتی ہو بغیر تحقیق اور ثبوت کے، مگر یہ کہ اس کے صادر ہونے کا صحیح ہونے سے واقفیت ہو جائے کیونکہ ایسے حساس امور کی نقل کرنے میں تساہلی کرنا اہلبیتؑ کی شان میں برائی پیدا کر سکتی ہے جو ان کی خدمت سے زیادہ ہوگی اور اس جانب لے جائے گی جو ان کے اخلاف کے لئے قابل تعریف نہ ہو۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

المولف

۲۲/صفر ۱۴۳۴ھ یوم جمعہ

مصادف ۱۸/جولائی ۲۰۱۴ء

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

مصادر ومنابع

(۱) القرآن الکریم۔

(۲) الآحاد والمثانی لابی بکر الشیبانی احمد بن عمرو بن الضحاک (ت۲۸۷ھ) تحقیق ء د، باسم فیصل احمد الجواھرہ، دار الرایہ، الطبعة الاول الریاض ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱م۔

(۳) انساب الاشراف، للبلاذری: احمدبن یحییٰ بن جابر بلاذری (ت۲۷۹ھ) تحقیق د سہیل زکار/د۔ ریاض زرکلی، دارالفکر الطبعة الاولیٰ بیروت۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶م۔

(۴) الاحادیث المختارہ: للمقدسی، محمد بن عبدالواحد بن محمد حنبلی (ت۶۴۳ھ) تحقیق عبدالملک بن عبداللّٰہ بن دھیش، مکتبة النحضہ الطبعة الاولیٰ، مکة المکرمہ ۱۴۱۰ھ۔

(۵) الاخبار الطوال للدینور عبداللّٰہ بن مسلم بن قتیبہ (ت۲۷۶ یا ۲۸۲ھ) تحقیق عبدالمنعم: عامر/جمال الدین شیال، دار احیاء الکتب العربی الطبعة الاولی ۱۹۶۰م القاھرہ۔

(۶) الادب المفرد للبخاری محمد بن اسماعیل (ت۲۵۶ھ) تحقیق: محمد

فواد عبدالباقی، دارالشائر الاسلامیہ الطبعة الثالثہ بیروت ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹م۔

(۷) اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ لابن الاثیر، عزالدین ابی الحسن علی بن ابی الکرم الشیبانی (ت۶۳۰ھ) نشر اسماعیلیان/طھران بالادنست عن دارالکتاب العربی/لبنان۔

(۸) الاصابة فی تمیز الصحابہ لابن حجر العسقلانی احمد بن علی الشافعی (ت۸۵۲ھ) تحقیق: علی محمد البجاوی، دارالجیل الطبعة الاولی بیروت ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲م۔

(۹) الامالی للصدوق محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی (ت۳۸۱ھ)، تحقیق قسم الدراسات الاسلامیہ فی موسسة البعثة، نشر موسسة البعثة الطبعة الاولی قم۱۴۱۷ھ۔

(۱۰) الامامة والتبصرہ لابن بابویہ القمی علی بن الحسین (ت۳۲۹ھ) تحقیق و نشر مدرسة الامام المہدیؑ الطبعة الاولی قم مقدسہ ۱۴۰۴ھ

(۱۱) اکمال الدین واتمام النعمة لابن بابویہ القمی للصدوق محمد بن علی بن حسین بن بابویہ القمی (ت۳۸۱ھ)، موسسة النشر الاسلامی، الطبعة الاولی قم مقدسہ ۱۴۰۵ھ۔

(۱۲) بحار الانوار، الجامعہ لدرر اخبار الائمہ الاطھار للمجلسی الشیخ محمد باقر (ت۱۱۱۱ھ) موسسة الوفاء، الطبعة الثانیہ بیروت ۱۴۰۳ھ

(۱۳) البدایہ والنہایہ لابن کثیر اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer, let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

(ت ۷۷۴ھ) مکتبۃ المعارف بیروت۔

(۱۴) بدائع الفوائد لابن قیم الجوزیه، محمد بن ابی بکر ایوب الزرعی (ت ۷۵۱ھ) تحقیق: هشام بن عبدالعزیز عطا/عادل عبدالحمید العدوی/اشرف احمد الج، مکتبۃ نزار مصطفی الباز، الطبعۃ الاولی مکۃ المکرمه ۱۴۱۶ھ۔

(۱۵) بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب: لابن ابی جراده: کمال الدین عمر بن احمد (ت ۶۶۰ھ) تحقیق: د، سهیل زکار دار الفکر۔

(۱۶) تاج العروس من جواهر القاموس للزبیدی محمد مرتضی حسینی (ت ۱۲۰۵ھ) تحقیق مجموعۃ من المحققین دار الهدایه۔

(۱۷) تاریخ الاسلام للذهبی شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (ت ۷۴۸ھ) تحقیق، عمر عبدالسلام تدمری دار الکتب العربی الطبعۃ الاولی بیروت ۱۹۸۷/۱۴۰۷ء۔

(۱۸) تاریخ الطبری تاریخ الامم والملوک للطبری محمد بن جریر (ت ۳۱۰ھ) دار الکتب العلمیه بیروت۔

(۱۹) تاریخ الکبیر للبخاری محمد بن اسماعیل بن ابراهیم الجعفی (ت ۲۵۶ھ) تحقیق السید هاشم الندوی، دار الفکر۔

(۲۰) تاریخ بغداد للخطیب البغدادی احمد بن علی (ت ۴۶۳ھ)، دار الکتب العلمیه بیروت۔

(۲۱) تاریخ دمشق لابن عساکر علی بن محسن بن هبة اللّٰه بن عبداللّٰه

الشافعی (ت ۵۷۱ھ)، تحقیق محب الدین ابی سعید عمر بن عزاللّٰه العمری دار الفکر بیروت ۱۹۹۵م۔

(۲۲) التحفۃ اللطیفۃ فی تاریخ المدنیۃ الشریفه للسخاوی محمد شمس الدین (ت ۹۰۲ھ)، دار الکتب العلمیه، الطبعۃ الاولی بیروت ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳م۔

(۲۳) تفسیر ابن کثیر تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر اسماعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی (ت ۷۷۴ھ) دار الفکر بیروت ۱۴۰۱ھ۔

(۲۴) تفسیر الثعلبی الکشف والبیان فی تفسیر القرآن للثعلبی احمد بن محمد بن ابراهیم نیشاپوری (ت ۴۲۷ھ)، تحقیق ابی محمد بن عاشور/نظیر الساعدی، دار احیاء التراث العربی الطبعۃ الاولیٰ بیروت ۱۴۲۲ھ۔

(۲۵) تفسیر الطبری جامع البیان عن تاویل آیه القرآن للطبری محمد بن جریر بن یزید بن خالد (ت ۳۱۰ھ) دار الفکر بیروت ۱۴۰۵ھ۔

(۲۶) تفسیر القرطبی الجامع لاحکام القرآن لابی عبداللّٰه القرطبی محمد بن احمد الانصاری (ت ۶۷۱ھ)، دار الشعب القاهره۔

(۲۷) تفسیر فرات الکوفی لفرات بن ابراهیم (ت ۳۵۲ھ) تحقیق محمد کاظم، موسسۃ الطباعۃ والنشر التابعۃ لوزارۃ الثقافۃ والارشاد الاسلامی، الطبعۃ الاولی طهران ۱۳۱۰ھ۔

(۲۸) تنزیه الشریعۃ المرفوعه عن الاخبار الشنیعه الموضوعه لابن عراق

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسۃ آل البیت علیهم السلام
لاهور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

على بن محمد بن على بن عراق الكنانى (ت٩٦٣ھ) تحقيق عبدالوهاب عبداللطيف عبداللّٰه محمد صديق الغمارى، دارالكتب العلمية الطبعة الاولىٰ بيروت ١٣٩٩ھ۔

(٢٩) تهذيب الاحكام للطوسى محمد بن حسن (ت٤٦٠ھ)، تحقيق حسن الموسوى الخرسان، دارالكتب الاسلاميه الطبعة الثالثه طهران ١٣٦٣ھ ش ٣٠۔

(٣٠) تهذيب التهذيب لابن حجر العسقلانى احمد بن على الشافعى (٨٥٢ھ)، دارالفكر الطبعة الاولى بيروت ١٩٨٤/١٤٠٤م۔

(٣١) تهذيب الكمال للمزى يوسف بن الزكى عبدالرحمان ابوالحجاج (ت٧٤٢ھ)، تحقيق د بشار عواد معروف، موسسة الرساله الطبعة الاولى بيروت ١٤٠٠ھ/١٩٨٠م۔

(٣٢) الثقات لابن حبان البستى التميمى، محمد بن حبان بن احمد (ت٣٥٤ھ) تحقيق السيد شرف الدين احمد دارالفكر الطبعة الاولى ١٣٩٥ھ/١٩٧٥م۔

(٣٣) جامع احاديث الشيعه للسيد البروجردى حسين الطباطبائى البروجردى (ت١٣٨٣ھ) تاليف اسماعيل العزى الملايرى، نشر مطبعة مهر/ايران ١٤١٥ھ۔

(٣٤) الخصائص الكبرى للسيوطى جلال الدين عبدالرحمان ابى بكر (ت٩١١ھ) دارالكتب العلميه بيروت ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

(٣٥) الدر النظيم للعاملى، جمال الدين يوسف بن حاتم الشامى المشغرى (ت٦٦٤ھ) موسسه نشر اسلامى النابغه لجماعة المدرسين بقم۔

(٣٦) دلائل النبوه و معرفة احوال صاحب الشريعه للبيهقى، احمد بن عيسىٰ بيهقى (ت٤٥٨ھ) تحقيق عبدالمعطى قلعجى، دارالكتب العلميه دار الريان للتراث، الطبعة الاولىٰ، بيروت/القاهره ١٤٠٨ھ۔

(٣٧) ذخائر العقبىٰ فى مناقب ذوى القربىٰ لمحب الدين الطبرى احمد بن عبداللّٰه (ت٦٩٤ھ) دارالكتب المصريه مصر۔

(٣٨) سلسلة الاحاديث الصحيحه للالبانى محمد ناصرالدين (ت١٤٢٠ھ) نشر مكتبة المعارف/الرياض۔

(٣٩) سنن ابن ماجه لابى عبداللّٰه القزوينى محمد بن يزيد (ت٢٧٥ھ) تحقيق محمد فواد عبدالباقى، دارالفكر بيروت۔

(٤٠) سنن الترمذى الجامع الصحيح للترمذى محمد بن عسيىٰ بن سوره (ت٢٧٩ھ) تحقيق احمد محمد شاكر و آخرون، دار احياء التراث العربى بيروت ١٣٥٧ھ۔

(٤١) سيراعلام النبلاء للذهبى محمد بن احمد بن عثمان بن قايماز (ت٧٤٨ھ)، تحقيق شعيب الارنا ؤوط/محمد نعيم العرتسوسى موسسه الرساله الطبعة التاسعه بيروت ١٤١٣ھ۔

(٤٢) شرح الاخبار فى فضائل الائمة الاطهار للقاضى النعمان المغربى، ابوحنيفة النعمان بن محمد التميمى (ت٣٦٣ھ) تحقيق السيد محمد

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البيت عليهم السلام
لاهور پاکستان
IslamicMobility
اسلامكا
IslamicMobility.com

الحسینی الجلالی، موسسه النشر الاسلامی الطبعة الثانیه قم ۱۴۱۴ھ۔

(۴۳) شرح نخبة الفکر فی مصطلحات اهل الاثر للملا علی قاری نور الدین ابوالحسن علی بن سلطان محمد الهروی (ت ۱۰۱۴ھ) تحقیق محمد نزار تمیم/هیثم نزار تمیم، دار الارقم لبنان۔

(۴۴) شرح نهج البلاغه لابن ابی الحدید، عزالدین بن هبة اللّٰه بن محمد (ت۶۵۶ھ) تحقیق محمد ابوالفضل ابراهیم دار احیاء الکتب العربیه الطبعة الاولی ۱۳۷۸ھ۔

(۴۵) صحیح ابن حبان (بترتیب ابن طبیان الفارسی) لال حاتم التمیمی البستی محمد بن حبان بن احمد (ت ۳۵۴ھ) تحقیق و شعیب الارنؤط، موسسه الرساله الطبعة الثانیه بیروت ۱۴۱۴ھ۔

(۴۶) صحیح البخاری للبخاری محمد بن اسماعیل الجعفی (ت۲۵۶ھ) تحقیق د۔ مصطفی دیب البغا، دار ابن کثیر الیمامه الطبعة الثالثه بیروت ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

(۴۷) الصواعق المحرقه لابن حجر الهیثمی، احمد بن محمد بن علی (ت۹۷۳ھ) تحقیق عبدالرحمان بن عبداللّٰه الترکی/کامل محمد الخراط موسسه الرساله الطبعة الاولی لبنان ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷م۔

(۴۸) طرح التثریب فی شرح التقریب للعراقی زین الدین عبدالرحیم بن حسینی (۸۰۶ھ) تحقیق عبدالقادر محمد علی دار الکتب العلمیه الطبعة الاولی/بیروت ۲۰۰۰م۔

(۴۹) عیون اخبار الرضا علیه السلام للصدوق محمد بن علی بن حسین بن بابویه القمی (ت ۳۸۱ھ) تحقیق الشیخ حسن الاعلمی موسسه الاعلمی للمطبوعات بیروت ۱۴۰۴ھ۔

(۵۰) فتح الباری شرح صحیح البخاری للعسقلانی احمد بن علی بن حجر (ت ۸۵۲ھ) تحقیق محب الدین الخطیب، دار المعرفه بیروت۔

(۵۱) فتح المغیث شرح الفیة الحدیث للسخاوی شمس الدین محمد بن عبدالرحمان (ت ۹۰۲ھ) دار الکتب العلمیه الطبعة الاولی لبنان ۱۴۰۳ھ۔

(۵۲) الفتوح لابن اعثم الکوفی احمد بن اعثم (ت ۳۱۴ھ) تحقیق علی شیری، دار الاضواء الطبعة الاولی بیروت ۱۴۱۱ھ۔

(۵۳) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر للمناوی عبدالرؤف محمد بن علی الشافعی (ت۱۰۱۳ھ) المکتبة التجاریه الکبریٰ الطبعة الاولیٰ مصر ۱۳۵۶ھ۔

(۵۴) کامل الزیارات لابن قولویه القمی ابوالقاسم جعفر بن محمد (ت۳۶۸ھ) تحقیق الشیخ جواد القیومی، موسسه نشر الفقاهة الطبعة الاولی، قم ۱۳۱۷ھ۔

(۵۵) کتاب الزهد لابن السری هناد بن السری الکوفی (ت ۱۵۲ھ) تحقیق، عبدالرحمان عبدالجبار الفریوائی، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی الطبعة الاولی الکویت ۱۴۰۶ھ۔

(۵۶) کتاب الموضوعات لابن الجوزی عبدالرحمان بن علی بن محمد

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

القرشی (ت ۵۷۹ھ) تحقیق توفیق حمداں دارالکتب العلمیه الطبعة الاولی بیروت ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵م۔

(۵۷) کتاب الهم والحزن لابن ابی الدنیا عبداللّٰہ بن محمد بن عبید (ت ۲۸۱ھ) تحقیق مجدی فتحی السید، دارالسلام الطبعة الاولی القاهره ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱م۔

(۵۸) کتاب صفین للمنقری نصر بن مزاحم (ت ۲۱۲ھ) تحقیق عبدالسلام محمدهارون، الموسسة العربیة الحدیثه الطبعة الثانیه/القاهره ۱۳۸۲ھ۔

(۵۹) الکافی للکلینی محمد بن یعقوب بن اسحاق (ت ۳۲۹ھ) تصحیح تعلیق علی اکبر الغفاری، دارالکتب الاسلامیه الطبعة الخامسه طهران ۱۳۶۳ھش۔

(۶۰) الکامل فی التاریخ لابن الاثیر علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم الشیبانی (ت ۶۳۰ھ) تحقیق عبداللّٰہ القاضی دارالکتب العلمیه الطبعة الثانیه بیروت ۱۴۱۵ھ۔

(۶۱) کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال للمتقی الهندی علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الهندی (ت ۹۷۵ھ) تحقیق محمود عمر الدمیاطی، دارالکتب العلمیه، الطبعة الاولیٰ بیروت ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸م۔

(۶۲) الکنی والاسماء لمسلم بن الحجاج القشیری (ت ۲۶۱ھ) تحقیق عبدالرحیم محمد احمد القشقری، الجامعة الاسلامیه الطبعة الاولی المدینة المنوره ۱۴۰۴ھ۔

(۶۳) اللألی المصنوعه فی الاحادیث الموضوعه للسیوطی جلال الدین عبدالرحمان بن ابی بکر سیوطی (ت ۹۱۱ھ) تحقیق ابوعبدالرحمان صلاح بن محمد بن عریضه دارالکتب العلمیه الطبعة الاولیٰ بیروت ۱۴۱۷ھ۔

(۶۴) اللهوف فی قتل الطفوف مقتل حسین لابن طاؤس علی بن موسی بن جعفر بن محمد (ت ۶۶۴ھ) انوارالهدی الطبعة الاولی قم ۱۴۱۷ھ۔

(۶۵) المحن لابن تمام التمیمی محمد بن احمد بن تمیم (ت ۲۵۱ھ) تحقیق د۔ عمر سلیمان العقیلی دارالعلوم الطبعة الاولی الریاض ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴م۔

(۶۶) مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للهیثمی نورالدین علی بن ابی بکر (ت ۸۰۷ھ)، دارالریان للتراث، دارالکتب العربی القاهره بیروت ۱۴۰۷ھ۔

(۶۷) المستدرک علی الصحیحین للحاکم النیشاپوری محمد بن عبداللّٰہ (ت ۴۰۵ھ) تحقیق مصطفی عبدالقادر عطا، دارالکتب العلمیه الطبعة الاولی بیروت ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰م۔

(۶۸) مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل للنوری الطبرسی الشیخ حسین (ت ۱۳۲۰ھ) تحقیق و نشر موسسه آل البیت لاحیاء التراث الطبعة الاولی المحققه قم ۱۴۰۸ھ۔

(۶۹) مسند ابن راهویه لاسحاق بن ابراهیم بن مخلد بن راهویه الحنظلی

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer, let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاهور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

(ت۲۳۸ھ) تحقیق د۔ عبدالغفور بن عبدالحق البلوشی، مکتبة الایمان المدینة المنورہ الطبعة الاولی ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱م۔

(۷۰) مسند البزاز للبزاز احمد بن عمرو بن عبدالخالق (ت۲۹۲ھ) تحقیق د۔ محفوظ الرحمان زین اللّٰہ موسسہ علوم القرآن/مکتبة العلوم والحکم الطبعة الاولی بیروت المدنیہ ۱۴۰۹ھ۔

(۷۱) مسند ابی یعلی لابی یعلی الموصلی احمد بن علی بن المثنیٰ التمیمی (ت۳۰۷ھ) تحقیق حسین سلیم اسد، دارالمامون للتراث الطبعة الاولی دمشق ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴م۔

(۷۲) مسند احمد، لاحمد بن حنبل ابی عبداللّٰہ الشیبانی (ت۲۴۱ھ) موسسہ قرطبہ مصر۔

(۷۳) مسند زید بن علی لزید بن علی بن الحسین بن ابی طالبؑ (ت۱۲۲ھ)، منشورات دارالحیاة بیروت۔

(۷۴) مصنّف ابن ابی شیبہ للکوفی ابوبکر بن ابی شیبہ عبداللّٰہ بن محمد (ت۲۳۵ھ) تحقیق کمال یوسف الحوت، مکتبة الرشد الطبعة الاولی الریاض ۱۴۰۹ھ۔

(۷۵) معجم ابن الاعرابی لابی سعید احمد بن محمد بن زیاد (ت۳۴۰ھ) تحقیق عبدالحسن بن ابراھیم، دار ابن الجوزی، الطبعة الاولیٰ/السعودیہ ۱۴۱۸ھ۔

(۷۶) معجم مارستعجم من اسماء البلاد والمواضع: للبکری الاندلسی،

عبداللّٰہ بن عبدالعزیز (ت۴۸۷ھ) تحقیق مصطفی السقاء، عالم الکتب الطبعة الثالثہ بیروت ۱۴۰۳ھ۔

(۷۷) مفاتیح العلوم للخوارزمی محمد بن احمد بن یوسف الاتب الخوارزمی (ت۳۸۷ھ)، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

(۷۸) مقتل الخوارزمی الموفق بن احمد المکی (ت۵۶۸ھ) تحقیق محمد السماوی مکتبة المفید، قم/ایران۔

(۷۹) مقدمہ ابن الصلاح فی علوم الحدیث لابی عمرو عثمان بن عبدالرحمان الشھرزوری (ت۶۴۳ھ) تحقیق نورالدین عتر، دارالفکر المعاصر بیروت ۱۳۹۱ھ۔

(۸۰) المطالب العالیہ للعسقلانی الشافعی ابن حجر احمد بن علی (ت۸۵۲ھ) تحقیق د۔ سعد بن ناصر بن عبدالعزیز الشتری، دارالعاصمہ/دارالغیث، الطبعة الاولی السعودیہ ۱۴۱۹ھ۔

(۸۱) المعجم الاوسط للطبرانی سلیمان بن احمد (ت۳۶۰ھ) تحقیق طارق بن عوض اللّٰہ بن محمد عبدالمحسن بن ابراھیم الحسینی دارالحرمین القاھرہ ۱۴۱۵ھ۔

(۸۲) المعجم الکبیر للطبرانی سلیمان بن احمد بن ایوب (ت۳۶۰ھ تحقیق حمدی بن المجید السلفی، مکتبة الزھرا الطبعة الثانیہ، الموصل ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۳م۔

(۸۳) المغرب فی ترتیب العرب للمطرزی ناصرالدین (ت۶۱۰ھ) تحقیق

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer, let him claim it wherever he finds it
موسسة آل البیت علیهم السلام
لاهور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com

محمود فاخوری/عبدالحمید مختار، مکتبہ اسامہ بن زید، الطبعۃ الاولیٰ سوریا ۱۳۹۹ھ۔

(۸۴) مناقب امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام للکوفی محمد بن سلیمان القاضی (من اعلام القرن الثالث) تحقیق الشیخ محمد باقر المحمودی، مجمع احیاء الثقافۃ الاسلامیہ، الطبعۃ الاولیٰ قم ۱۴۱۲ھ۔

(۸۵) المنتخب من مسند عبد بن حمید، عبد بن حمید بن نصر ابومحمد الکشی (ت ۲۴۹ھ) تحقیق صبحی البدری السامرائی/محمود محمد خلیل الصعیدی، مکتبۃ السنۃ الطبعۃ الاولیٰ القاہرہ ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸م۔

(۸۶) موارد الظمأن الی زوائد ابن حبان للہیثمی علی بن ابی بکر (ت ۸۰۷ھ) تحقیق محمد بن عبدالرزاق حمزہ، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

(۸۷) نظم درر السمطین للزرندی الحنفی جمال الدین محمد بن یوسف بن الحسن بن محمد المدنی (ت ۷۵۰ھ) مکتبہ امیرالمومنین العامہ، الطبعۃ الاولی/النجف ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۸م۔

(۸۸) وسائل الشیعہ الی تحصیل مسائل الشریعہ، للحر العاملی الشیخ محمد بن محسن (ت ۱۱۰۴ھ) تحقیق و نشر موسسہ آل البیت لاحیاء التراث الطبعۃ الثانیہ قم ۱۴۱۴ھ۔

(۸۹) وفاء الوفاء باخبار دارالمصطفی للسمہودی علی بن عبداللّٰہ بن احمد الحسنی الشافعی (ت ۹۱۱ھ) تحقیق محمد محی الدین عبدالمجید، دارالکتب العلمیہ الطبعۃ الاولیٰ، بیروت ۱۴۱۹ھ۔

(۹۰) ینابیع المودۃ لذوی القربیٰ للقندوزی الشیخ سلیمان بن ابراھیم الحنفی (ت ۱۲۹۴ھ) تحقیق سید علی جمال اشرف الحسینی، دار اسوہ للطباعۃ والنشر، الطبعۃ الاولی ۱۴۰۶ھ۔

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

www.eBooksApp.com
Wisdom is the lost property of the Believer,
let him claim it wherever he finds it
موسسۃ آل البیت علیہم السلام
لاہور پاکستان
IslamicMobility
اسلامکا
IslamicMobility.com